هو العلی الکبیر

علامہ علاء الدین قرشی کی مشہور و معروف کتاب، کلیات قانون شیخ رح کا لاجواب خلاصہ

فن کلیات میں موجودہ طبی درسگاہوں کا معتبر نصاب اعنی

موجز القانون

عربی و اردو

مع تشریحی نقشہ جات

مترجمۂ

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی و مدیر رسالہ المسیح

سنہ ۱۳۴۹ھ

۱۹۳۰ء

ملنے کا پتہ:- دفتر المسیح قرول باغ۔ دہلی

طبع اول تعداد ۱۰۰۰

(مطبوعہ مطبع برقی محبوب المطابع دہلی)

قیمت عیر

دیباچہ

عرصہ ہوا میں نے موجز القانون کا ترجمہ مع ضروری شر
شائع کیا تھا، جو طبی درسگاہوں میں نہایت مقبولیت اور پ
کی نگاہوں سے دیکھا گیا، لیکن اس کے بعد جبکہ قانونچہ کا ترج
اصل عربی عبارت کے شائع کیا گیا، تو یہ طرز جدید نہایت مر
اور اکثر احباب نے تقاضا کیا کہ اگر قانونچہ کے مانند موجز القانون ک
ترجمہ بھی مع اصل عربی عبارت کے شائع کیا جائے، تو نہایت بہ
اور اس سے عربی وارُدو داں دونوں قسم کے طلباء مستفید ہو سکیں
لہٰذا احباب کے ارشاد کی تعمیل اور قانونچہ عربی وارُدو کی
پسندیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے، موجز القانون عربی کو مع ار
ترجمہ و ضروری اضافہ اور تشریحی تصاویر کے شائع کر رہا ہوں۔ ا
ہے کہ خدا اسے بھی دوسری خدمات کی طرح قبول عام کی برکت عنا
فرمائے گا +

محمد کبیر الدین

یکم ستمبر ۱۹۳۰ء
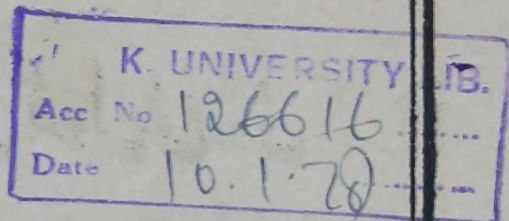
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین

امابعد

فقال الشیخ الامام الحبر الکامل علاء الدین علی ابن الحزم القرشی المتطبب

امابعد

شیخ الوقت، امام کامل، دریائے علم، علاء الدین علی قرشی فرماتے ہیں کہ

رتبت ھذا الکتاب علی اربعۃ فن الفن الاول فی قواعد جزئی الطب اعنی علمیۃ وعملیۃ قول کلی +

میں نے اس کتاب کو چار فنوں یعنی چار حصوں میں ترتیب دیا ہے، چنانچہ **فن اوّل** میں علم طب کے دونوں اجزاء (جزء علمی وجزء عملی) کے اصول وقواعد کا عام بیان ہوگا +

علم طب کی تعریف۔ علم طب اوس علم کا نام ہے جس کے ذریعہ سے بدن انسان کے حالات صحت وحالات مرض معلوم ہوتے ہیں۔ اور جسکی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ اگر صحت ہے تو اوس کی نگہداشت کی جائے، اور مرض پیدا نہ ہونے دیا جائے اور اگر مرض ہے تو حتی الامکان اوس کے ازالہ کی کوشش کی جائے +

الفن الثانی فی الادویۃ والاغذیۃ المفردۃ والمرکبۃ +

فن دوم میں مفرد اور مرکب دواؤں کا اور غذاؤں کا بیان ہوگا +

مفرد دوائیں وہ کہلاتی ہیں جو دوسری دواؤں سے ملائی نہ گئی ہوں بلکہ اپنی قدرتی حالت پر ہوں۔ اور **مرکب دوائیں** انکے برعکس۔ مترجم

الفن الثالث فی الامراض المختصۃ بعضو عضو واسبابھا وعلاماتھا ومعالجاتھا +

فن سوم میں اُن امراض کا ذکر ہوگا جو خاص خاص اعضاء میں مخصوص طور پر پیدا ہوتے ہیں (جنکو امراض خاصہ کہتے ہیں) نیز ان کے اسباب۔ علامات اور علاجوں کا بیان ہوگا +

الفن الرابع فی الامراض التی لاتختص بعضو دون عضو آخر واسبابها وعلاماتها ومعالجاتها +

فن چہارم میں ان بیماریوں کا ذکر ہوگا جو مخصوص ہو کر کسی خاص عضو میں نہیں پیدا ہوتی ہیں (ان کو امراض عامہ کہتے ہیں) نیز ان کے اسباب۔ علامات اور علاجوں کا بیان ہوگا +

والتزمت فیہ مراعات المشہورات فی امر المعالجات من الادویۃ والاغذیۃ و قوانین الاستفراغات وغیرھا +

اور میں نے اس کتاب میں مشہور باتوں کی رعایت کو ضروری سمجھا ہے۔ یعنی میں نے مشہور دوائیں۔ مشہور غذائیں اور استفراغ کے مشہور قانون و اصول وغیرہ لازمی طور پر لکھے ہیں +

استفراغ۔ بدن سے مواد خارج کرنے کا نام استفراغ ہے۔ خواہ دستوں کی راہ سے خارج ہو یا قے۔ پیشاب۔ پسینہ۔ بخارات۔ تھوکنا۔ نزلہ خون کی صورت میں ہو + مترجم

وانا اسأل اللہ التوفیق والعصمۃ والتمس من الاصدقاء ان یعفوا الزلل ولیسد واالخلل +

خدا سے ہمارا سوال ہے کہ وہ ہمیں اس کارِ خیر (تالیف کتاب) کی توفیق دے، اور ہمیں خطا و غلطی سے بچائے اور دوستوں سے التماس ہے کہ ہماری لغزشوں کو معاف فرمائیں اور ہماری کمی کو پورا کریں +

الفن الاول

یشتمل علی الجملتین +

الجملۃ الاولی فی قواعد الجزء النظری من الطب ویشتمل علی اربعۃ اجزاء

فنِ اوّل

فن اول کی تقسیم دو جملوں میں کی گئی ہے

جملہ اوّل

جملہ اول میں علم طب کے جزء علمی کے (جسکو جزء نظری بھی کہتے ہیں) اصول : قواعد

بتلائے جائیں گے اور اس جملہ کو "چار جزؤں" پر تقسیم کیا گیا ہے +

الجزء الاوّل

جزء اوّل

من اجزاء الجزء النظری فی الامور الطبیعیة بقول کلی +

جزء اوّل میں "امور طبیعیہ" کا عام بیان ہوگا +

امور طبیعیہ کی تعریف، مندرجہ ذیل سات امور "امور طبیعیہ" کے نام سے نامزد ہوتے ہیں۔ ارکانؔ۔ مزاجؔ۔ اخلاطؔ۔ اعضاؔ۔ روحیںؔ۔ قوتیںؔ اور افعالؔ۔ اور امور طبیعیہ کی تعریف اِس طور پر کرتے ہیں کہ "امور طبیعیہ" وہ چند امور ہیں۔ جن سے انسان کا بدن تیار ہوا ہے اور انسان کا وجود انہیں امور پر موقوف ہے۔ چنانچہ ان امور میں سے اگر کسی ایک امر کو بھی معدوم مان لیا جائے تو انسان کا بدن بھی معدوم ہو جائیگا۔ اور اسکا وجود نہ رہ سکیگا۔

فنقول الطب ینقسم الی جزء نظری والی جزء عملی وکلا هما علم ونظر والنظری اجزاؤه اربعة العلم بالامور الطبیعیة والعلم باحوال بدن الانسان والعلم بالاسباب والعلم بالدلائل

اس فہرست کتاب کے بیان کرنے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ "علم طب" دو حصوں کی طرف منقسم ہے حصہ اوّل کو "جزء نظری" (یا جزء علمی) اور حصہ دوئم کو "جزء عملی" بولتے ہیں۔ اور طب کے یہ دونوں حصے فی الحقیقت علم ہی ہیں (اگرچہ حصۂ دوئم کا نام "عملی" ہے) + جزء نظری (یا جزء علمی) کو پھر چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اوّل امور طبیعیہ کا علم۔ دوئم بدن انسان کے حالات کا علم۔ سوئم اسباب کا علم۔ چہارم علامات کا علم +

الامور الطبیعیة

الامور الطبیعیة سبعة +

احدها الارکان

وھی اربعة النار وھی حارة یابسة والھواء وھو حار رطب والماء وھو بارد رطب والارض وھی باردة یابسة +

ثانیھا المزاج

اقسامه تسعة معتدل لیس مشتقا من التعادل الذی ھو التکافؤ فی القوی و ذلك لا وجود له فی الخارج بل من العدل فی القسمة

امور طبعیّہ

امور طبیعیہ کی تعداد سات ہے +

(۱) ارکان

(ارکان کو "عناصر" بھی کہتے ہیں) ان کی تعداد چار ہے۔ اوّل۔ آگ۔ جو گرم و خشک ہے۔ دوئم ہوا جو گرم و تر ہے سوم پانی جو سرد و تر ہے۔ چہارم خاک (مٹی) جو سرد و خشک ہے +

ارکان کی تعریف۔ اوپر کے بیان سے تم کو معلوم ہو چکا کہ ارکان یا عناصر آگ۔ پانی۔ ہوا۔ اور مٹی کو کہتے ہیں۔ مگر اس کی تعریف نھیں نہیں بتائی گئی ہے۔ ارکان کی تعریف اس طور پر کرتے ہیں کہ "ارکان" چند بسیط اجسام کا نام ہے۔ جن سے انسان۔ حیوان۔ نباتات۔ اور جمادات کی ابتدائی ترکیب ہوئی ہے +

(۲) مزاج

مزاج کی قسمیں نو ہیں۔ اوّل معتدل۔ اور یہ لفظ معتدل تعادُل سے مشتق نہیں ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ساری قوتیں برابر ہوں (یعنی معتدل کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس میں چاروں کیفیتیں گرمی و تری و سردی و خشکی بالکل برابر ہوں۔ کیونکہ ایسے معتدل کا جس میں ساری قوتیں برابر ہوں)

پایا جانا ناممکن ہے۔ بلکہ یہ لفظ معتدل
عَدَل فی القسمۃ سے بنا ہوا ہے
(جس کے معنے تقسیم میں انصاف
کرنے کے ہیں) یعنی اصطلاح طب
میں معتدل اُسے کہتے ہیں۔ جس میں
مذکورۂ بالا چاروں کیفیتیں اوس کے
افعال کے لحاظ سے مُناسب مقدار
میں ہوں (خواہ فی الحقیقت وہ گرم ہو
یا سرد)

وغیر معتدل اما مفرد
وھو اربعۃ حارٌ وبارد
ویابسٌ ورطب واما
مرکب وھو اربعۃ
حارٌ یابس وحارٌ رطب
وبارٌد یابس وبارد
رطب *

دویم غیر معتدل۔ غیر معتدل کی دو
قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب۔ غیر
معتدل مفرد کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) گرمؔ
(جس میں گرمی ضرورت سے زیادہ ہوتی
ہے) (۲) سَردؔ (جس میں سردی ضرورت
سے زیادہ ہوتی ہے وعلیٰ ہذا) (۳)
خشکؔ (۴) ترؔ۔ اور غیر معتدل مرکب
کی بھی چار قسمیں ہیں (۱) گرمؔ وخشک
(جس میں گرمی وخشکی دونوں کی زیادتی
ہوتی ہے۔ وعلیٰ ہذا) (۲) گرمؔ وتر۔
(۳) سردؔ وخشک (۴) سردؔ وتر *

"مزاج مفرد" یا "غیر معتدل مفرد" اوسے کہتے ہیں جس میں محض
ایک ہی کیفیت ضرورت سے زیادہ ہو۔ مثلاً گرمی کی زیادتی اور "مرکب" اوسے
کہتے ہیں جس میں دو کیفیتیں ضرورت سے زیادہ ہوں۔ مثلاً گرمی وخشکی دونوں
کی زیادتی ہو * مترجم

واعدل الامزجۃ | تمام مزاجوں میں زیادہ معتدل

مزاج الانسان واعدال اصنافه سکان خط الاستواء ثم سکان الاقلیم الرابع والشبان اعدل والصبیان یساوونهم فی الحرارة لکنهم ارطب فلذلك حرارتهم الین وحرارة الشبان احد والکهل والشیخ باردان یابسان والشیخ ارطب بالرطوبة الغریبة البالة +

انسان کا مزاج ہے۔ اور انسان کے مختلف اصناف (قسموں) میں خط استوار کے باشندے زیادہ معتدل ہیں۔ اس کے بعد چوتھی اقلیم کے باشندے معتدل ہیں +

عمروں کے لحاظ سے جوان زیادہ معتدل ہوتے ہیں۔ اور بچے گرمی میں اگرچہ جوانوں کے برابر ہوتے ہیں مگر بچوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے بچوں کی حرارت نرم و ہلکی اور جوانوں کی حرارت تیز ہوتی ہے ادھیڑ اور بوڑھے سرد و خشک ہوتے ہیں۔ مگر بوڑھوں میں ایک عارضی اور اوپر اوپر سے تر کرنے والی رطوبت زیادہ ہوتی ہے +

ایک اصلی تری ہوتی ہے۔ جیسی کہ درخت کی تازہ لکڑی میں اور ایک عارضی رطوبت ہوتی ہے۔ جیسی کہ خشک لکڑی میں جو پانی سے تر ہو گئی ہو + مترجم

واعدل الاعضاء جلد انملة السبابة ثم جلد الانامل الباقیة ثم جلد الاصابع ثم جلد الراحة ثم جلد الکف ثم جلد الید ثم الجلد مطلقاً

تمام اعضاء میں زیادہ معتدل شہادت کی انگلی (سبابہ) کے اگلے پوروے کی جلد ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسری انگلیوں کے اگلے پوروں کی جلد اسکے بعد عام انگلیوں کی جلد۔ اس کے بعد ہتھیلی کے گڑھے (راحہ) کی جلد اسکے بعد ہتھیلی (کف) کی جلد۔ اس کے بعد ہاتھ کی جلد اور اس کے بعد سارے بدن

واحرها القلب ثم الکبد ثم اللحم وابردها الشعر ثم العظم ثم الغضروف ثم الرباطات ثم الاعصاب ثم النخاع ثم الدماغ ÷	کی عام جلد معتدل ہوتی ہے ÷ اور تمام اعضاء میں زیادہ گرم قلب ہوتا ہے۔ اوس کے بعد جگر اور اسکے بعد گوشت اور تمام اعضاء میں زیادہ سرد بال اور اسکے بعد ہڈی ہوتی ہے۔ اسکے بعد کری (غضروف) اسکے بعد رباط۔ اس کے بعد پٹھے (اعصاب) اس کے بعد حرام مغز اور اسکے بعد دماغ ہوتا ہے ÷

رباط۔ پٹھوں کے مانند سفید بے حس عضو ہوتے ہیں۔ اور علی العموم ہڈیاں اور انکے جوڑ انہی سے بندھتے ہیں۔ **اعصاب**۔ دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام اعضاء میں حس و حرکت کی قوت پہونچاتے ہیں ÷ مترجم

وارطبها السمین ثم الشحم ثم اللحم الرخو ثم الدماغ ثم النخاع	تمام اعضاء میں زیادہ تر سمین یعنی پتلی چربی ہوتی ہے۔ اسکے بعد شحم یعنی موٹی چربی اسکے بعد ڈھیلے گوشت یعنی گلٹیاں۔ اسکے بعد دماغ اسکے بعد حرام مغز ہوتا ہے ÷

سمین پتلی چربی ہے۔ جو علی العموم گوشت کے ساتھ ہوتی ہے۔ **شحم** گاڑھی چربی ہے جو علی العموم جھلیوں پر ہوتی ہے ÷ مترجم

وایبسها الشعر ثم العظم ثم الغضروف ثم الرباطات ثم العصب ÷	تمام اعضاء میں زیادہ خشک بال ہوتے ہیں۔ انکے بعد ہڈی۔ اسکے بعد کری۔ اسکے بعد رباط اور اس کے بعد پٹھے ہوتے ہیں ÷
ثالثها الاخلاط	**(۳) اخلاط**
وهی اربعة افضلها الدم وهو حار رطب وفائدته تغذیة البدن والطبیعی	اخلاط شمار میں چار ہیں۔ سب میں بہتر خونؔ ہے۔ خون کا مزاج گرم و تر ہوتا ہے۔ خون کا فائدہ بدن کی پرورش کرنا

منه احمر اللون لا نتن له معتدل القوام حلو وغير الطبيعي منه ما خالف ذلك لونا او رائحة او قواما او طعما +

(یا غذا، پہونچانا) ہے طبعی اور اچھے خون کا رنگ سُرخ ہوتا ہے اس میں بدبو نہیں ہوتی ہے۔ اسکا قوام معتدل اور مزہ شیریں ہوتا ہے۔ غیر طبعی اور بُرا خون رنگ کے لحاظ سے یا بو یا قوام۔ یا مزہ کے لحاظ سے طبعی خون کا مخالف ہوتا ہے +

ثم البلغم وهو بارد رطب وفائدته ان يستحيل دما اذا فقد البدن الغذاء وان يرطب الاعضاء فلا يجففها الحركة وان يدخل فى تغذية بعض الاعضاء مثل الدماغ +

بلغم[۲] خون کے بعد بہتر بلغم ہے۔ بلغم کا مزاج سرد و تر ہوتا ہے۔ بلغم کا فائدہ[د] یہ ہے کہ جب[۱] بدن میں غذاء (یا خون) باقی نہ رہے تو یہ بلغم خون بنکر بدنی پرورش کرے اور ایک[۲] فائدہ یہ بھی ہے کہ اعضاء کو تر رکھے۔ تاکہ وہ حرکت و رگڑ کی وجہ سے خشک نہ ہو جائیں۔ اور ایک[۳] فائدہ یہ بھی ہے کہ دماغ کے مانند بعض سرد و تر اعضاء کی غذا میں داخل ہو +

والطبيعي منه ما قارب الاستحالة الى الدم وغير الطبيعي اما من جهة الطعم كالمالح وهو يميل الى الحرارة واليبوسة والحامض وهو يميل الى البرد واليبس والمسيخ وهو خالص البرد كثير الفجاجة والعفص وهو يميل الى البرد واليبس +

بلغم طبعی وہ ہے جسکا خون بننا آسان ہو[تو] بلغم یا مزہ کے لحاظ سے غیر طبعی ہوتا ہے یا قوام کے لحاظ سے۔ چنانچہ مزہ کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی چار قسمیں ہیں (۱) **بلغم مالح** (نمکین بلغم)، یہ گرمی و خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے (۲) **بلغم حامض** (ترش)، یہ سردی اور خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے (۳) **بلغم مسیخ** یا تفِہ (پھیکا)، یہ بالکل سرد اور بہت کچا ہوتا ہے (۴) **بلغم عفص** (کَسیلا)، یہ بھی سردی و خشکی کیطرف مائل ہوتا ہے +

واما من جهة القوام كالرقيق جداً المائی والغليظ جداً الجصی والمختلف القوام المخاطی +

اور قوام کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی تین قسمیں ہیں (۱) **بلغم مائی** (پانی کے مانند) جو نہایت رقیق ہوتا ہے (۲) **بلغم جصی** (گچ کے مانند) یہ نہایت غلیظ ہوتا ہے + (۳) **بلغم مخاطی** (رینٹھ کے مانند) اسکا قوام مختلف ہوتا ہے +

ثم الصفراء وهی حارة يابسة وفائدتها تلطيف الدم وتنفيذه وان تدخل فی تغذية مثل الرية وان ينصب منها جزء الی الامعاء فيغسلها من الثفل والبلغم اللزج.

۳ صفراء

خون اور بلغم کے بعد اخلاط میں صفراء (پت) بہتر ہے صفراء کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے صفراء کا فائدہ یہ ہے کہ خون کو رقیق ولطیف بنا کر (باریک باریک رگوں میں) نفوذ کرا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پھیپھڑے جیسے (گرم وخشک اور ہلکے اعضاء کی غذا میں داخل ہوتا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ کچھ صفراء آنتوں پہ گرتا ہے۔ اور آنتوں کو (اپنی تیزی کی وجہ سے) پاخانہ اور لیسدار بلغم سے دھو دیتا ہے +

والطبيعی منها احمر اللون ناصع خفيف حاد +

صفراء طبعی کے اوصاف یہ ہیں کہ اسکی سرخی شوخ ہوتی ہے (یا یہ کہ اسکی سرخی زعفران کے مانند زردی مائل ہوتی ہے) اس کا وزن ہلکا ہوتا ہے اور اس میں حدت (تیزی) ہوتی ہے +

وغير الطبيعی ما خالف ذلك اما لاختلاطه بالبلغم الغليظ وهی المحية

صفراء غیر طبعی وہ ہے جو ان باتوں میں طبعی کے مخالف ہوتا ہے۔ صفراء کے غیر طبعی ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ وہ

او الرقيق وهى المرة الصفراء او بالسوداء الاحتراقية وهى الصفراء المحترقة او الاحتراقه فى نفسه وهو الكراثى والزنجارى والاحتراق فى الزنجارى اقوى فلذلك يشبه السموم ۔

غلیظ بلغم سے مل جاتا ہے اسے **صفراء مُحّیّہ** (انڈے کی زردی کے مانند) کہتے ہیں۔ یا وہ رقیق بلغم کے ساتھ مل جاتا ہے اسے **مِرَّہ صفراء** کہتے ہیں۔ یا یہ کہ جلے ہوئے سوداء (سوداء احتراقی) کے ساتھ ملجاتا ہے۔ اسے **صفراء محترقہ** (جلا ہوا صفراء) کہتے ہیں۔ یا یہ کہ صفراء بذات خود جل جاتا ہے۔ جیسے **صفراء کُرّاثی** (گندنے کے مانند) اور **صفراء زنجاری** (زنگار کے مانند) کہتے ہیں۔ اور صفراء زنجاری میں احتراق (جل جانا) بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ صفراء زہروں کے مشابہ ہوتا ہے ۔

ثم السوداء وهى باردة يابسة ۔

سوداء تمام اخلاط میں کم درجہ سوداء کا ہے۔ سوداء کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے ۔

وفائدتها افادة الدم غلظا ومتانة وان تدخل فى تغذية مثل العظام وان ينصب جزء منها الى فم المعدة فينبه على الجوع ويحرك الشهوة ۔

سوداء کا فائدہ یہ ہے کہ خون کو گاڑھا کرتا ہے۔ اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہڈیوں کے مانند سرد وخشک اعضاء کی غذا میں داخل ہوتا ہے۔ اور تیسرا فائدہ یہ ہے کہ کچھ سوداء فم معدہ (معدہ کے منہ) پر گرتا ہے۔ جس سے بھوک بھڑک اُٹھتی ہے اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے ۔

والطبيعى منها هو دردى الدم

سوداء طبیعی۔ خون کا دُردی (تل چھٹ)

وغیر الطبیعی ما یحدث عن احتراق ای خلط کان حتی السوداء نفسہا +

رابعہا الاعضاء

فمنہا مفردۃ کالعظام والغضروف والرباط والعصب والوتر والغشاء واللحم والشحم والسمین والشرائین والاوردۃ

وکلہا یحدث عن المنی الا اللحم فانہ یتولد من متین الدم ویعقدہ الحر الا السمین والشحم فانہما یتولدان من مائیۃ الدم ویعقدہما البرد ویحلہما الحر +

ومنہا مرکبۃ اما ترکیبا اولیا کالعضل او ثانیا

ہوتا ہے +

سوداء غیر طبعی۔ ہر ایک خلط کے (حتی کہ خود سوداء کے) جل جانے سے پیدا ہوتا ہے +

(۴) اعضاء

اعضاء کی دو قسمیں ہیں (۱) اعضاء مفردہ (۲) اعضاء مرکبہ +

عضو مفرد یہ ہیں۔ ہڈی۔ کری (غضروف) رباط۔ پٹھے۔ وتر (جو عضلات یا مچھلی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ اور رنگ میں سفید ہوتے ہیں) جھلیاں۔ گوشت۔ شحم (موٹی چربی) سمین (پتلی چربی) شرائین (یعنے قلب کی متحرک اور تڑپنے والی رگیں) وریدیں (یعنی جگر کی رگیں جو تمام بدن میں دکھائی دیتی ہیں) +

یہ تمام اعضاء منی سے بنتے ہیں۔ صرف گوشت گاڑھے خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گوشت کی بستگی حرارت سے ہوتی ہے۔ اور سمین و شحم خون کی مائیت (پانی) سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کی بستگی سردی سے ہوتی ہے اسی وجہ سے گرمی انہیں پگھلا دیتی ہے +

اور اعضاء مرکبہ یا پہلی ترکیب سے مرکب ہوتے ہیں جیسے عضلات (یا مچھلیاں)

کالعین او ثالثا کالوجہ او رابعا کالراس مثلاً	یا دوسری ترکیب سے جیسے آنکھ۔ یا تیسری ترکیب سے جیسے چہرہ۔ یا چوتھی ترکیب سے جیسے سر +
ومن الاعضاء المرکبۃ اعضاء رئیسۃ ای مبدأ واصل لقوی ضروریۃ +	**اعضاء رئیسہ** بھی اعضاء مرکبہ میں سے ہوتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ ضروری قوتوں کا مبداء اور جڑ ہوتے ہیں +

ضروری قوت وہ ہے کہ جس کے بدون انسان کا زندہ رہنا یا انسانی نسل کا باقی رہنا ناممکن ہے۔ اعضاء رئیسہ ضروری قوتوں کا مبداء ہوتے ہیں یعنی یہ قوتیں یہیں سے نکلتی ہیں۔ اور یہیں سے تمام بدن میں پھیلتی ہیں + مترجم

اما بحسب بقاء الشخص و ھی ثلثۃ القلب ویخدمہ الشرائین والدماغ ویخدمہ العصب والکبد ویخدمھا الاوردۃ	یہ قوتیں یا انسانی افراد کی زندگی کے لئے ضروری ہوتی ہیں یا انسانی نسل کے قائم رہنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں چنانچہ وہ اعضا جو انسانی افراد کی زندگی کے ضروری قوتوں کا مبداء اور جڑ ہوتے ہیں یہ تین اعضاء رئیسہ ہیں (۱) قلب جس کی خدمت شرائین کرتی ہیں + (۲) دماغ۔ جس کی خدمت اعصاب (پٹھے) کرتے ہیں۔ (۳) جگر جس کی خدمت وریدیں کرتی ہیں +

شرائین۔ اعصاب اور وریدوں کی خدمت سے مراد یہ ہے کہ یہ اعضاء قلب۔ دماغ۔ اور جگر کی قوتوں کو تمام بدن میں لے جاتے ہیں۔ نیز انکی روحوں کو تمام بدن میں پہونچاتے ہیں + مترجم

واما بحسب بقاء النوع وھی ھذہ الثلثۃ والانثیان ویخدمھا مجری المنی	اور جو اعضاء انسانی نسل کی ضروری قوتوں کا مبداء اور جڑ ہیں وہ چار اعضاء رئیسہ ہیں تین یہی مذکورہ بالا اعضاء قلب و دماغ

الی مستقرھا +

اور جگر ہیں اور چوتھا دونوں خصیئے ہیں۔ خصیوں کی خدمت منی کا مجری (پانی کا راستہ) کرتا ہے، جو منی کے جائے قرار (رحم) تک واقع ہے +
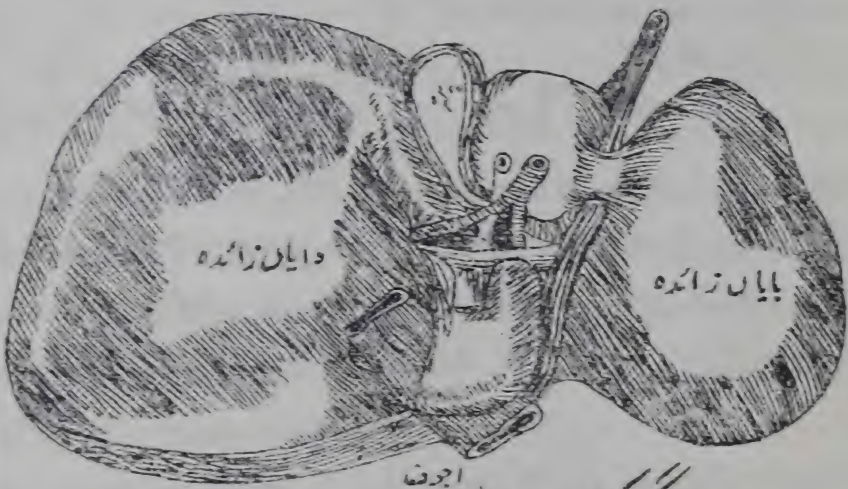
جگر کی زیرین سطح

خامسها الارواح

ولا نعنی بها النفس کما یراد بها فی الکتب الالهیة بل نعنی بها جسما لطیفا بخاریا یتکون عن لطافة الاخلاط کتکون الاعضاء عن کثافتها +

(۵) ارواح

روحوں سے ہماری مراد نفس (جان) نہیں ہے جیسا کہ دینی کتابوں میں سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ روح سے ہماری مراد وہ لطیف اور بخاری (بخارات کے مانند) جسم ہوتا ہے جو لطیف اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح سے اعضاء کثیف اور غلیظ اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں +

کہا جاتا ہے کہ روح بھاپ کے مانند ایک نہایت لطیف اور پاکیزہ جسم کا نام ہے۔ جو تمام بدن میں سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور یہ جسم نہایت لطیف اور پاکیزہ خون سے قلب میں قلب کی حرارت سے تیار ہوتا ہے + مترجم۔

والارواح هی الحاملة للقوی فلذلك اصنافها کاصنافها +

چونکہ روحیں تمام قوتوں کی حامل (سواری) ہیں (یعنی تمام قوتیں روح ہی کے اندر ہوتی ہیں) اسوجہ سے روحوں کی قسمیں بعینہ قوتوں کے مانند ہیں +

سادسها القوی

وهی ثلثة اجناس احدها القوة الطبیعیة +

(۶) قوی

قوتوں کی تین قسمیں ہیں (۱) قوت طبعی (۲) قوتِ نفسانی (۳) قوتِ حیوانی۔

قوت طبعی وہ قوت ہے۔ جسکا عمل غذاء و منی میں انسان کی پرورش کے لئے ہوتا ہے۔ یا سلسلۂ نسل کے قائم رکھنے کے لئے۔ جس کی تفصیل ذیل میں آتی ہے۔ اِس قوت کا مرکز جگر ہے + مترجم۔

فمنها متصرفة فی الغذاء لاجل بقاء الشخص وذلك

قوت طبعی کا تصرف غذا میں یا انسانی افراد و اشخاص کی بقا و زندگی کے لئے ہوتا

اما التغذیۃ وھی الغاذیۃ اولزیادۃ فی اقطارہ علی نسبۃ یقتضیہا نوعہ وھی النامیۃ +

ومنھا متصرفۃ لاجل النوع وھی قوتان احدٰھما تفصل من امشاج البدن جوھر المنی وتھئ کل جزء منہ بعضو مخصوص وھی المولدۃ وثانیھما تشکل کل جزء منہ باذن خالقھا الشکل الذی یقتضیہ نوع المنفصل عنہ او ما یقاربہ من التخطیط والتجویف وغیرھما وھی المصورۃ +

ہے) یا انسانی نوع کے نسل کی بقا کے لئے۔ پہلی قوت (یعنی جسکا تصرف انسانی افراد کی زندگی کے لئے ہوتا ہے) یا انسان کو غذا پہونچاتی ہے جسے غاذیہ (غذا دینے والی) کہتے ہیں۔ یا اس کو تینوں قُطروں (لمبائی۔ چوڑائی۔ اور موٹائی ہیں اس نسبت پر بڑہاتی ہے جسکا مقتضیٰ نوع انسان ہوتا ہے۔ اور اسے نامیہ (بڑہانے والی) کہتے ہیں +

دوسری قوت (یعنی جسکا تصرف بقائے نسل انسانی کے لئے ہوتا ہے) کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ قوت ہے جو بدن کے تمام اخلاط (یا تمام مرکبات) سے جوہر منی کو جدا کرتی ہے اور خصیوں میں لاکر اوس کے ہر ایک حصے اور ہر ایک جزو کو کسی مخصوص عضو کے بننے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے اور اس قوت کو مُوَلِّدَہ (پیدا کرنیوالی) کہتے ہیں (۲) وہ قوت ہے جو منی کے ہر ایک جزو اور ہر ایک حصہ کو اپنے پروردگار (قدرت) کے حکم سے وہ شکل وصورت پہنا دیتی ہے جسکی مقتضی وہ نوع ہوتا ہے جس نوع سے یہ منی جدا ہوتی ہے۔ یا یہ کہ کوئی ایسی شکل وصورت پہناتی ہے جو اس نوع کی صورت وشکل سے قریب ہو۔ شکل و

صورت پہنانے سے مراد یہ ہے کہ تمام اعضا میں خطوط پیدا کرتی ہے (یعنی اعضاء کی شکلیں بنا کر ایک کو دوسرے سے ممتاز کرتی ہے) نیز اعضاء میں جوف (گڑھے) بناتی ہے۔ علاوہ اسکے دوسرے کام کرتی ہے (جو اعضاء کی سطح سے تعلق رکھتے ہوں۔ مثلاً چکنا کرنا۔ کھردرا بنانا وغیرہ) اسے **قوت مُصَوِّرَہ** (صورت پہنانے والی) کہتے ہیں +

والغاذیة یخدمها قوی اربع الجاذبة للنافع والماسكة له مدة طبخ الهاضمة والهاضمة للاحالة والدافعة للفضلة +

قوت غاذیہ کی خدمت چار قوتیں کرتی ہیں (یعنی جب تک یہ چاروں قوتیں اپنے اپنے کام انجام نہ دیں۔ قوت غاذیہ کا کام پورا نہیں ہوسکتا۔ (۱) **قوت جاذبہ** (جذب کرنیوالی) جو نفع بخشنے والی شئے (یعنی غذا) کو جذب کرتی ہے (۲) **قوت ماسکہ** (روکنے والی) جو غذا کو اس وقت تک روکے رکھتی ہے جب تک کہ قوت ہاضمہ ہضم کرے (۳) **قوت ہاضمہ** جو غذا کو ہضم کرتی ہے (یعنی اس میں تغیر و تبدل کرتی ہے) (۴) **قوت دافعہ** (دفع کرنے والی) جو فضلات کو دفع کرتی ہے +

وهذه الاربع یخدمها كیفیات اربع اعنی الحرارة والبرودة والرطوبة والیبوسة +

اور ان چاروں قوتوں کی چار کیفیتیں خدمت کرتی ہیں۔ یعنی گرمی۔ سردی۔ تری اور خشکی +

اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چاروں قوتوں کا فعل انہی چاروں کیفیتوں پر موقوف ہے مثلاً گرمی سے ہضم ہوتا ہے۔ سردی سے غذا رک سکتی ہے۔ علیٰ ہذا۔ مترجم

والغاذیۃ تخدم النامیۃ وھما تخدمان المولدۃ +

قوت غاذیہ قوت نامیہ کی خدمت کرتی ہے۔ اور یہ دونوں قوتیں مگر قوت مولدہ کی خدمت کرتی ہیں +

چنانچہ قوت غاذیہ قوت نامیہ کے لئے غذا مہیا کرتی ہے۔ تاکہ نامیہ اُس غذا کے ذریعہ اعضاء کو بڑھا سکے۔ علیٰ ہذا قوت غاذیہ قوت مولدہ کو منی بنانے کے لئے غذا (خون) دیتی ہے۔ اور قوت نامیہ منی پیدا کرنے والے اعضاء کو بڑھا کر اس قابل کر دیتی ہے کہ اس میں منی پیدا ہو سکے +۔ مترجم

والجنس الثانی من القوی وھو القوی النفسانیۃ فمنھا محرکۃ ومنھا مدرکۃ +

قوت نفسانی

کی دو قسمیں ہیں (۱) محرکہ (حرکت دلانے والی قوت) (۲) مُدرِکہ (ادراک کرنے والی قوت) +

قوت نفسانی وہ قوت ہے۔ جس سے تمام اعضا میں حس و حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس قوت کا مرکز دماغ ہے +۔ مترجم۔

والمحرکۃ منھا باعثۃ علی الحرکۃ وھی الشوقیۃ وتخدمھا الشھوانیۃ والغضبیۃ +

قوت محرکہ

(حرکت دینے والی قوت) قوت محرکہ کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ قوت جو حرکت کی باعث ہوتی ہے۔ اُسے **شوقیہ** (شوق یا رغبت والی) کہتے ہیں اسکی خادم دو قوتیں ہیں۔ **شہوانیہ** اور **غضبیہ**

ومنھا فاعلۃ للحرکۃ بان تشنج العضل فیجذب الوتر فینقبض العضو او ترخی العضل فیمتد الوتر فینبسط العضو فتبارک اللہ احسن الخالقین +

(۲) وہ قوت ہے جو حرکت کراتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ یہ قوت عضلات میں تشنج (سکیڑ) پیدا کرتی ہے۔ جس سے عضلہ کا وتر کھنچ جاتا ہے۔ پس عضو سکڑ جاتا ہے یا یہ کہ قوت مذکورہ عضلات کو ڈھیلا کر دیتی ہے۔ جس سے عضلہ کا وتر بڑھ

جاتا ہے۔ پس عضو پھیل جاتا ہے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ +

یہ ایک قرآنی آیت ہے جس کے معنے ہیں۔ خداوند تعالیٰ مُبارک (برگزیدہ) اور بہترین خالق (پیدا کرنیوالا) ہے +

یہ عضلہ جب سکڑتا ہے تو کلائی اوپر کھنچ جاتی ہے

وتر (نس)

واما المدركة فاما مدركة فی الظاهر ومدركة فی الباطن +
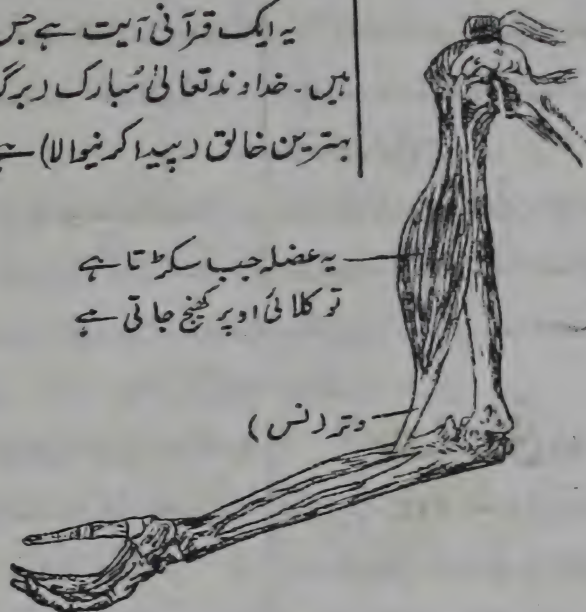
قوتِ مُدرِکہ (ادراک کرنے والی یا معلوم کرنے والی قوت)

قوت مدرکہ کی دو قسمیں ہیں۔ "قوت مُدرکہ بیرونی" (جو دماغ سے باہر واقع ہیں)۔ "قوت مُدرکہ اندرونی" (جو دماغ کے اندر واقع ہیں) +

اما المدركة فی الظاهر فهی خمس كالجواسيس للمدركة فی الباطن +

(الف) **قوت مدرکہ بیرونی** کی تعداد پانچ ہے جو قوت مدرکہ اندرونی کے لئے مخبر اور جاسوس کے مانند ہیں +

یعنی یہ بیرونی قوتیں مخبروں کے مانند ہر ایک قسم کی بیرونی معلومات اندرونی قوتوں تک پہونچاتی ہیں۔ مثلاً آنکھ تمام چیزوں کی شکل اور کان تمام قسم کی بیرونی

آوازیں دماغ کی اندرونی قوت کے پاس پہونچاتے ہیں + مترجم

قوۃ البصر وموضعها التقاطع الصلیبی بین العصبتین الآتیتین الی العینین من شانها ادراك الالوان والاضواء والاشکال +

(۱) **قوت بینائی** - اس قوت کا مقام وہ ہے جہاں آنکھ کی طرف آنے والے دونوں پٹھے باہم صلیب (×) کے مانند ملتے ہیں (اس مقام کو تقاطع صلیبی کہتے ہیں)۔ قوت بینائی کا کام رنگوں روشنیوں اور شکلوں کو معلوم کرنا ہے +

وقوۃ السمع وموضعها العصب المفروش علی الصماخ من شانها ادراك الاصوات +

(۲) **قوت سماعت** (سننے کی قوت) اس قوت کا مقام وہ پٹھا ہے جو کان کے سوراخ میں بچھا ہوا ہے۔ اس قوت کا کام آوازوں کو معلوم کرنا ہے +

وقوۃ الشم وموضعها العصبتان الزائدتان الشبیهتان بحلمتی الثدی من شانها ادراك الرائحة

(۳) **قوت شم** (سونگھنے کی قوت) یہ قوت ان دو پٹھوں میں ہوتی ہے جو سرپستان کے مانند بڑھے ہوتے ہیں (اور ناک کے اوپر دماغ کے نیچے ہوتے ہیں) اس قوت کا

المنصعدة مع الهواء المستنشق +

کام بُو کو دریافت کرنا ہے جو ناک میں کھینچی ہوئی ہَوا کے ساتھ چڑھتی ہے +
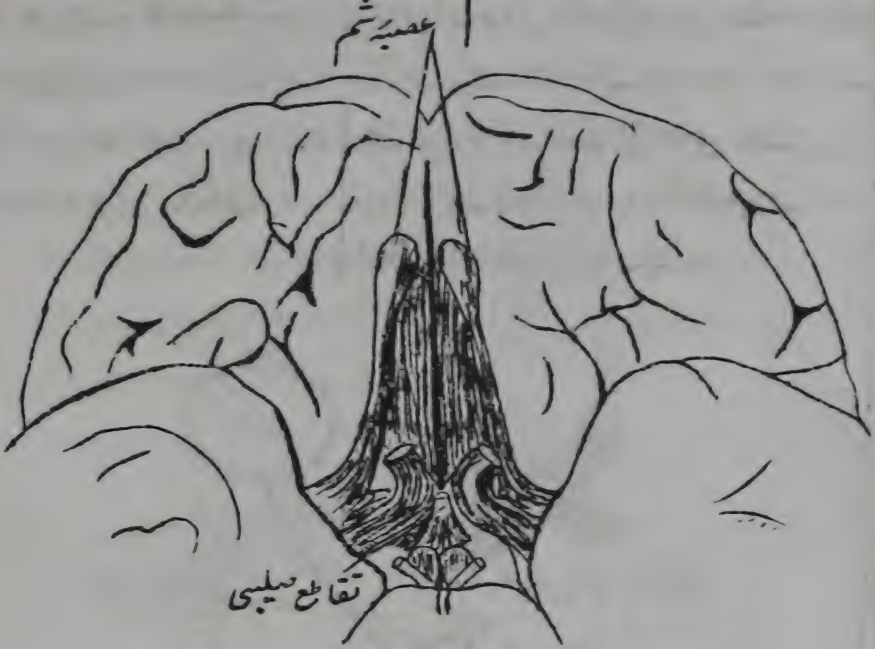
وقوة الذوق وموضعها العصب المفروش الذى فى جرم اللسان من شانها ادراك الطعوم +

(۴) قوت ذوق (چکھنے کی قوت) یہ قوت اس پٹھے میں ہوتی ہے۔ جو زبان میں پھیلا ہوا ہے۔ اس قوت کا کام مزو نکو دریافت کرنا ہے +

وقوة اللمس وموضعها الجلد واکثر اللحم من شانها ادراك الملموسات من حرها وبردها ویبوستها و رطوبتها وخشونتها وملاستها وصلابتها ولینها +

(۵) قوت لمس (چھونے کی قوت) یہ قوت تمام بدن کی جلد اور اکثر گوشتوں میں ہوتی ہے۔ اس قوت کا کام چھوئی ہوئی چیزوں کی گرمی۔ سردی خشکی۔ تری کھُردراپن۔ چکنا پن۔ سختی اور نرمی معلوم کرنا ہے +

واما المدركة فى الباطن

(ب) اندرونی قوت مُدرکہ۔ ان

فمنها مدركة للصور المحسوسة بادراك الحواس الظاهرة وهي الحس المشترك +

اندرونی قوتوں میں سے ایک قوت کا نام حس مشترک ہے۔ جو انہیں چیزوں کو ادراک کرتی ہے۔ جن چیزوں کو بیرونی قوتوں نے ادراک کیا ہے +

اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر ایک قسم کی قوت ہے جہاں پانچوں بیرونی قوتوں کی خبریں پہونچتی ہیں۔ مثلاً آنکھوں سے شکلیں۔ کان سے آواز۔ ناک سے بو۔ زبان سے مزہ اور تمام بدن کی جلد سے گرمی و سردی وغیرہ یہاں پہونچتی ہے۔ اور "حس مشترک" مشترک اور یکجائی طور پر سب کو معلوم کرتا ہے۔ مترجم +
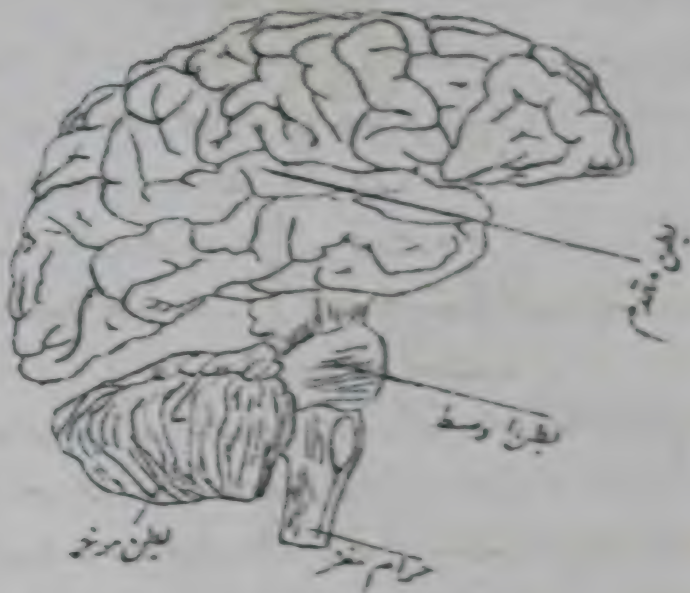
وموضعه مقدم البطن المقدم من الدماغ وخزانته الخيال +

حس مشترک کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا اگلا حصہ ہے جس مشترک کا خزانہ خیال ہے +

یعنی حس مشترک اپنے سارے معلومات اور ساری خبروںکو دریافت کرنیکے بعد خزانہ خیال میں محفوظ رکھنے کے لئے سپرد کر دیتا ہے تاکہ

بوقت ضرورت پھر اسکی یاد آسکے۔ اور اسی قوت کیوجہ سے وہ باتیں یاد آیا کرتی ہیں۔ جنکا تعلق بیرونی حواس سے ہوتا ہے یعنی شکلیں صورتیں۔ آوازیں۔ مزے۔ بوئیں وغیرہ +

وموضعه مؤخر البطن المقدم +

خیال کا مقام دماغ کے بطن مقدم کا پچھلا حصہ ہے +

ومنها مدركة للمعانى الجزئية القائمة بتلك الصور وهى الوهم +

(۳) وہم انہیں اندرونی قوتوں میں سے "قوت وہم" ہے۔ جو ان جزئی اور خاص معانی کو دریافت کرتی ہے۔ جو انہیں صور کے ساتھ قائم ہوتے ہیں +

دوستی۔ دشمنی وغیرہ ایسے امور ہیں جو نہ آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں اور نہ کان سے سُنے جاسکتے ہیں۔ اور نہ کسی دوسرے بیرونی حواس سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کسی دوسری قوت سے معلوم کئے جاتے ہیں۔ وہ قوت "وہم" ہے + مترجم

وموضعها البطن الاوسط وخزانته الحافظة +

قوت وہم کا مقام دماغ کا درمیانی بطن۔ یا درمیانی حصہ ہے۔ اور وہم کا خزانہ حافظہ ہے +

یعنی جس طرح حس مشترک صورتوںکو ادراک کرکے اپنے خزانہ خیال میں سپرد کردیتا ہے۔ اسی طرح قوت وہم ان صورتوںکے معانی کو (مثلاً محبت وعداوت کو) ادراک کرکے خزانہ حافظہ میں رکھدیتی ہے اور پھر یاد کرنے کے وقت یہ معنے یاد آجاتے ہیں۔ مترجم +

وموضعها البطن المؤخر +

حافظہ کا مقام دماغ کا پچھلا حصہ (بطن مؤخر) ہے +

ومنها متصرفة +

انہیں اندرونی دماغی قوتوں میں سے پانچویں قوت کا نام متصرفہ ہے +

تم یاد کرو کہ کبھی تم نے خواب میں ایسی شکلیں عجیب وغریب دیکھی ہونگی

جنہیں تم نے بیرونی طور پر کبھی نہ دیکھا ہوگا - اور کبھی تم نے خواب میں
ایک دوست کو دشمنی کرتے ہوئے - یا دشمن کو دوستی و محبت کرتے ہوئے
دیکھا ہوگا - یہ کس قوت کا کام ہے؟ یہ اسی قوت متصرفہ کا کام ہے - جو
ایک اچھی خاصی شکل بگاڑ کر بُری دکھلا سکتی ہے اور بُری کی اچھی بنا کر
پیش کر سکتی ہے - جو دوست کو دشمن ظاہر کر سکتی ہے - اور دشمن کو
دوست - اسی قوت کے ذریعہ انسان سوچ اور سمجھ سکتا ہے - مترجم +

وتسمی باعتبار استخدام النفس الناطقة لها مفكرة و باعتبار استخدام الوهم لها فی الصور والمعانی الجزئیة متخیلة +

اس لحاظ سے کہ یہ قوت نفس ناطقہ کی خدمت کرتی ہے اس کا نام مُفَکِّرَہ رکھا جاتا ہے اور اس لحاظ سے کہ قوت وہم کے خاص خاص صُوَر اور معانی میں خدمت کرتی ہے اسکا نام مُتَخَیِّلَہ رکھا جاتا ہے +

نفسِ ناطقہ یا وہم کی خدمت کرنے کے معنے یہ ہیں کہ یہ قوت صور تو اول و
معانی میں تغیر و تبدل کر کے پیش کیا کرتی ہے - تاکہ سوچنے اور نتیجہ نکالنے
پر قدرت حاصل ہو سکے - چونکہ قوت وہم محض جزئی اور خاص معانی کو
ادراک کرتی ہے - جیسا کہ ہم بتلا چکے ہیں - اسلئے وہم کی خدمت محض
خاص خاص صُوَر اور معانی میں کرتی ہے - اور انہیں میں تغیر و تبدل
اور ادل بدل کر کے وہم کے سامنے پیش کرتی ہے - اور عام معانی اور
کلی مفہوم میں تغیر و تبدل کر کے نفسِ ناطقہ کے سامنے پیش کرتی ہے -
کیونکہ جزئی معانی کو اگر وہم ادراک کرتی ہے تو کلی اور عام مفہوم کو
نفسِ ناطقہ ادراک کرتا ہے - جو محض انسان کا خاصہ ہے - مترجم +

الجنس الثالث من القوی هی القوة الحیوانیة وهی القوة التی تعد الاعضاء لقبول القوی النفسانیة

(۳) قوت حیوانیہ

قوت حیوانیہ وہ قوت ہے - جو تمام اعضاء کو نفسانی قوتوں کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے +

یعنی اگر تمام بدن میں قوت حیوانی نہ ہو - تو خواہ دماغ سے نفسانی قوتیں
لگاتار اعصاب کے ذریعہ آتی رہیں - مگر اعضاء اس قوت کو ہرگز

قبول نہیں کرتے۔ یعنی انہیں حس وحرکت کا فعل ہرگز نہیں ہوتا ہے۔
غرض حیوانی قوتوں سے بدن کو حیات حاصل ہوتی ہے۔ مترجم +

سابعها الافعال

فمنها مفردة تتم بقوة واحدة كالجذب والدفع ومنها مركبة تتم بقوتين فصاعداً كالازدراد فانه يتم بقوتين الجاذبة الطبيعية والدافعة الارادية

الجزء الثانی
من
اجزاء الجزء النظری
فی
احوال بدن الانسان

(۷) افعال

امور طبیعیہ میں سے ساتواں افعال ہے۔ افعال کی دو قسمیں ہیں۔ مفرد[1]۔ مرکب[2]۔ **افعال مفردہ** وہ افعال کہلاتے ہیں جو محض ایک قوت سے پورے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جذب ودفع۔ اور **افعال مرکبہ** وہ افعال کہلاتے ہیں جو دو قوتوں سے یا زیادہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً ازدراد (لقمہ کا نگلنا) دو قوتوں سے حاصل ہوتا ہے (۱) قوت جاذبہ طبعی (جو معدہ اور مری میں ہوتی ہے۔ اور جو لقمہ کو طبعی کشش سے جذب کرتی ہے) (۲) قوت دافعہ ارادی (جو حلق کے عضلات میں ہوتی ہے۔ اور انسان اپنے ارادہ اور اختیار سے لقمہ کو معدہ کی طرف ڈھکیلنے کی غرض سے اس قوت کو استعمال کرتا ہے) +

جزو دوم
حالات بدن

جزء علمی کے اجزاء میں سے دوسرے جزء کے اندر بدن انسان کے حالات کا ذکر

احوال ابداننا ثلثة الصحة وهی هیأة بدنیة یکون الافعال بها لذاتها سلیمة والمرض وهی هیأة متضادة لها و حالة لاصحة ولا مرض اما لانتفاء کونهما فی الغایة کحال الشیخ والطفل والناقه اولاجتماعهما فی وقت واحد	کیا جاتا ہے۔ بدن انسان کے حالات تین ہیں (۱) صحت۔ صحت اُس بدنی حالت (ہیئت) کا نام ہے۔ جس کی وجہ سے بدن کے سارے کام باقاعدہ اور درست ہوتے ہیں (۲) مرض۔ مرض اوس حالت کا نام ہے جو صحت کے مخالف اور متضاد ہوتی ہے۔ (۳) لاصحت ولامرض۔ یہ تیسری حالت نہ صحت میں داخل ہے۔ اور نہ مرض میں۔ اس تیسری حالت کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ بدن میں نہ غایت درجہ کی صحت ہوتی ہے اور نہ غایت درجہ کا مرض۔ جیسا کہ بوڑھوں۔ بچوں اور مرض سے اُٹھے ہوئے ناتوانوں کا حال ہوتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صحت اور مرض ایک ہی وقت میں جمع ہو جاتے ہیں جس کی دو صورتیں ہیں ۔
امافی عضوین کحال الاعمیٰ	(الف) صحت اور مرض دونوں علیحدہ اعضاء میں ہوں۔ جیسا کہ اندھوں کا حال ہوتا ہے (صحت تمام بدن میں ہوتی ہی اور مرض آنکھ میں ہوتا ہے) ۔
اوفی عضو واحد امافی جنسین متباعدین کصحیح المزاج ومریض الترکیب اومتقاربین کصحیح الخلقة ومریض المقدار اوفی وقتین کمن یمرض شتاء	(ب) صحت اور مرض دونوں ایک ہی عضو میں جمع ہو جائیں۔ اسکی پھر دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ صحت و مرض دور کی دو جنسوں میں ہوں۔ مثلاً یہ کہ مزاج کے لحاظ سے کوئی شخص تندرست ہو اور اعضاء کی بناوٹ اور ترکیب کے لحاظ سے مریض ہو۔ دوئم یہ کہ

او شیخا ولیصح صیفا او شابا +	صحت و مرض قریب کی دو جنسوں میں ہوں مثلاً یہ کہ کوئی شخص خلقت کے لحاظ سے (یعنی شکل وغیرہ کے لحاظ سے) تندرست ہو اور (کسی عضو کی) مقدار کے لحاظ سے بیمار ہو۔ یا صحت و مرض دو وقتوں میں ہوتے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص موسم سرما میں یا بڑھاپے میں مریض ہو جاتا ہو۔ اور موسم گرما میں یا جوانی کے وقت تندرست ہو +

دور کی جنسیں ان جنسوں کو کہتے ہیں جو کسی تیسری جنس کے ماتحت نہ آسکیں۔ اور **قریب کی جنسیں** (اجناس متقارب) انکو کہتے ہیں جنکے اوپر کوئی تیسری جنس ہو۔ مثلاً مزاج اور ترکیب کے اوپر کوئی اور جنس نہیں ہے۔ مگر مقدار اور شکل کے اوپر ایک جنس "ترکیب" موجود ہے۔ کیونکہ ترکیب کے اندر چار امور داخل ہیں (۱) خلقت جسکے اندر شکل وغیرہ داخل ہے (۲) مقدار (۳) وضع (۴) عدد۔ غرض ترکیب کے تحت میں شکل اور مقدار ہیں۔ مترجم +

وکل مرض اما مفرد او مرکب اور ہر ایک مرض یا مفرد ہوتا ہے یا مرکب +

مرض مفرد۔ اوس مرض کو کہتے ہیں۔ جو اکیلا ہو۔ اور دوسرے مرضوں سے ملکر ایک مرض نہ بن گیا ہو۔ اور **مرض مرکب** اوسے کہتے ہیں۔ جو چند مرضوں سے ملکر ایک مرض بن گیا ہو۔ ان کی مثالیں آگے آتی ہیں۔ مترجم +

والمفرد اما ان یکون عرضه اولا للاعضاء المفردة وهو امراض سوء المزاج او للاعضاء المرکبة وهو امراض الترکیب او یمکن عروضه	مرض مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ اول یہ کہ اوسکا وقوع اولاً (پہلے پہل) اعضاء مفردہ میں ہو۔ اسکو سوء مزاج کے امراض کہتے ہیں۔ دویم یہ کہ اوسکا وقوع اولاً اعضاء مرکبہ میں ہو۔ اسکو **امراض ترکیب** کہتے ہیں۔

لکل واحد منہما اولاً وھو امراض تفرق الاتصال +

سویم یہ اوس کا وقوع اولاً دونوں قسم کے اعضاء میں ہو سکے۔ اسکو **امراض تفرق اتصال** کہتے ہیں +

۲ امراض سوء المزاج وھی ثمانیة الخارجة عن الاعتدال +

سوء مزاج کے امراض۔ وہی مزاج غیر معتدل کی آٹھ قسمیں ہیں (جنکا ذکر مزاج کی بحث میں آچکا ہے) +

یعنی سوء مزاج اصل میں مزاج کے بگڑ جانے کا نام ہے۔ یعنی مزاج کے غیر معتدل ہونے کو سوء مزاج کہتے ہیں۔ جس کی قسمیں آٹھ ہیں۔ مترجم +

ویکون ساذجة او مادیة

سوء مزاج کی دو قسمیں ہیں (۱) سوء مزاج سادہ (۲) سوء مزاج مادی

سوء مزاج سادہ اُسے کہتے ہیں۔ جس میں کسی عضو کا مزاج کسی خلط کی وجہ سے نہ بدل گیا ہو۔ بلکہ اس عضو میں فقط گرمی یا سردی یا تری یا خشکی کسی وجہ سے پیدا ہو گئی ہو۔ جیسا کہ دھوپ میں چلنے سے گرمی اور سرد پانی پینے سے سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور **سوء مزاج مادی** میں مزاج کی خرابی کسی مادہ یا خلط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مترجم +

والمادیة قد تکون مجاورة او مداخلة مورمة او غیر مورمة +

سوء مزاج مادی میں گاہے اوسکا مادہ عضو کے اندر سرایت کئے ہوئے نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اوس کی سطح سے قریب اور مجاور ہوتا ہے۔ اور گاہے اِس عضو کے اندر سرایت کئے ہوئے اور داخل ہوتا ہے جس صورت میں کہ مادہ عضو کے اندر ہوتا ہے۔ اِس میں گاہے ورم پیدا کرتا ہے اور گاہے ورم پیدا نہیں کرتا ہے +

واما امراض الترکیب فاربعة **امراض ترکیب** کی چار قسمیں ہیں:۔

امراض الخلقة و امراض المقدار و امراض العدد

امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع +

وامراض الوضع +

وامراض الخلقة اربعة امراض الشكل كالرأس المسفط وبرياح الافرسة

امراض خلقت کی چار قسمیں ہیں اول **امراض شکل** (جس میں عضو کی شکل خراب ہوجاتی ہے) مثلاً رأس مُسَفَّط (چپٹا سر) اور پیٹھ کا کبڑا ہوجانا +

"رأس مُسفط" اوس سر کو کہتے ہیں جس میں سر کی اگلی بلندی یا پچھلی بلندی یا دونوں بلندیاں نہ رہیں۔ مترجم +

وامراض المجاری امابان تتسع كالانتشار اوتتضيق كضيق مجاری النفس اوتنسد كالسد ادمجری المرارة +

دویم **امراض مجاری** (جس میں عضو کے مجاری (راستے) خراب ہوجاتے ہیں) اس کی تین صورتیں ہیں۔ یا مجاری زیادہ کشادہ ہوجائیں۔ جیسا کہ مرض انتشار (آنکھ کی پتلی کا پھیل جانا) میں ہوتا ہے۔ یا یہ کہ مجاری زیادہ تنگ ہوجائیں، جیسا کہ سانس کے راستے تنگ ہوجاتے ہیں، یا یہ کہ مجاری بالکل بند ہوجائیں جیسا کہ پتہ کا راستہ (یرقان میں) بند ہوجاتا ہے +

وامراض التجاويف امابان تكبر وتتسع كالتساع كيس الانثيين اوتضيق وتصغر كصغر المعدة اوتستفرغ وتخلو كخلو القلب عن الدم والروح عند الفرح المهلك اوتنسد وتمتلی كالسكتة +

سویم **امراض تجاویف** (جسمیں کسی عضو کی وسعت میں خرابی آجاتی ہے) اسکی صورت یا یہ ہوتی ہے کہ عضو کی وسعت بڑی یا فراخ ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ خصیوں کی تھیلی (رگا ہے) کشادہ ہوجاتی ہے۔ یا یہ کہ عضو کی وسعت تنگ اور چھوٹی ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ گاہے معدہ چھوٹا ہوجاتا ہے۔ یا یہ کہ عضو کی وسعت فارغ اور خالی ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ مہلک قسم کی خوشی کی حالت میں قلب کی وسعت خون اور روح سے خالی ہوجاتی ہے یا یہ کہ عضو کی وسعت بند اور پُر ہوجاتی ہے جیسا کہ مرض سکتہ میں دماغ کی وسعتیں بند ہوجاتی ہیں) +

وامراض سطوح الاعضاء اما بان تملس کملاسة المعدة والرحم او تخشن کخشونة قصبة الریة +

چہارم امراض سطوح (سطحوں کے امراض ۔ جن میں کسی عضو کی سطح خراب ہوجاتی ہے) ان کی صورت یا یہ ہوتی ہے کہ عضو کی سطح چکنی ہوجاتی ہے ۔ جیسا کہ معدہ اور رحم کی سطحیں (دگا ہے) چکنی ہوجاتی ہیں ۔ یا یہ کہ عضو کی سطح کھردری ہوجاتی ہے ۔ جیسا کہ قصبۂ ریہ (ہوا کی نالی گاہے) کھردری ہوجاتی ہے +

وامراض المقدار فاما بالزیادة او بالنقصان وکل واحدة اما عام اوخاص کالسمن المفرط و عظم اللسان وکالھزال المفرط وضمور الحدقة +

امراض مقدار (جس میں کسی عضو کی مقدار میں خرابی آجاتی ہے) ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا گھٹ جاتی ہے ۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو صورتیں ہیں ۔ عام (جس میں عام بدن کی مقدار زیادہ ہوجاتی یا کم ہوجاتی ہے) + خاص (جس میں محض کوئی خاص عضو بڑھ جاتا یا گھٹ جاتا ہے ۔ مثلاً نہایت درجہ کی فربہی اور زبان کا موٹا ہوجانا اور مثلاً غایت درجہ کی لاغری اور آنکھ کے ڈھیلے کا چھوٹا ہوجانا) +

واما امراض العدد فاما بالزیادة او بالنقصان وکل واحدة منھما اما طبیعی او غیر طبیعی کالاصبع الزائدة والدودة والظفرة ونقصان

امراض عدد (جن میں کسی عضو کی تعداد بگڑ جاتی ہے) ان میں عضو کی تعداد یا زیادہ ہوجاتی ہے یا کم ہوجاتی ہے ۔ ان دونوں صورتوں میں سے ہر ایک کی دو صورتیں ہیں ۔ طبعی اور غیر طبعی (طبعی طور پر

الاصبع خلقة اولتاٰكل +

تعداد کے زیادہ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اوس قسم کی اور اس کے جنس کی کوئی شئے بدن میں موجود ہو) مثلاً ایک اونگلی کا زائد ہونا اور (غیر طبعی طور پر تعداد کے زیادہ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ وہ زیادتی اس قسم کی ہو کہ اوس کی جنس بدن میں موجود نہ ہو) مثلاً پیٹ میں کیڑوں کا پیدا ہوجانا اور آنکھوں میں مرض ناخونہ کا ہونا (اور طبعی طور پر تعداد کے کم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اوس کی کمی پیدائشی ہو) مثلاً پیدائشی طور پر انگلی کا کم ہونا۔ اور (غیر طبعی طور پر کم ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُسکی کمی پیدائشی نہ ہو) مثلاً گل کر کسی انگلی کا کم ہوجانا +

واما امراض الوضع فهو مايقتضى الموضع والمشاركة كزوال عضوعن موضعه بخلع اوبغير خلع اوحركته فيه حيث يجب سكونهٗ كالرعشة اوسكونه حيث يجب حركته كتحجر المفاصل اوكامتناع حركة العضوالى جارها وعنه اوتعسرهما +

امراض وضع (جس میں عضو کی وضع بگڑ جاتی ہے۔ یعنی عضو اپنے مقام سے ٹل جاتا ہے۔ یا یہ کہ اوسکا تعلق و مشارکت جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے بگڑ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ عضو کی وضع میں اوسکا مقام اور اوس کی مشارکت و تعلق جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتی ہے داخل ہے۔ اسی وجہ سے مصنف فرماتے ہیں) کہ وضع عضو کے مقام اور عضو کی اس مشارکت کو چاہتا ہے۔ جو دوسرے اعضاء کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً کسی عضو کا اپنے مقام سے زائل ہو جانا خلع کے طور پر (جوڑ سے اوکھڑ کر) یا خلع کے بغیر۔ یا مثلاً کسی عضو کا اپنی جگہ میں حرکت کرنا۔ حالانکہ وہاں سکون ضروری ہو۔ جیسا کہ مرض رعشہ (میں مثلاً ہاتھ کانپتا ہے) یا مثلاً کسی عضو کا اپنے مقام میں سکون کرنا۔ حالانکہ وہاں حرکت ضروری ہو۔ جیسا کہ جوڑوں کے سخت ہو جانے میں ہوتا ہے۔ یا مثلاً کسی عضو کا اپنے قریب کے عضو کی طرف یا اوس کے خلاف جانب حرکت نہ کر سکنا۔ یا دشوار ہونا +

واما امراض تفرق الاتصال فيختلف اسمائها باختلاف محالها فان وقع في الجلد يسمى خدشا وسحجا وفي اللحم جراحة فان تقادم فقرحة وفي العظم والغضروف في العرض اما كاسرا او فاسخا او مفتتا +

امراض تفرق اتصال

(جن میں اعضاء کی ساخت میں تفرق (علیحدگی) آجاتا ہے۔ اور اتصال جاتا رہتا ہے) تفرق اتصال کے امراض کے نام مختلف مقامات کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں چنانچہ جلد کا تفرق اتصال **خدش** (خراش) اور **سحج** (چھل جانا) کہلاتا ہے۔ اور گوشت کا تفرق اتصال **جراحت** کہلاتا ہے۔ جراحت اگر دیرینہ ہو جائے (یعنی پیپ پڑ جائے) تو اسکو قرحہ (زخم) کہتے ہیں۔ ہڈی اور کری کا تفرق اتصال جو ان کی چوڑائی میں ہو (لمبائی میں نہیں) اوسے **کاسر یا فاسخ یا مُفتّت** کہتے ہیں +

"کاسر" اوس وقت کہتے ہیں جبکہ ہڈی یا کرنی کے دو ٹکڑے یا چند بڑے بڑے ٹکڑے ہو جائیں اور "فاسخ" اوسوقت کہتے ہیں جبکہ اونکے چند چھوٹے ٹکڑے ہو جائیں اور "مُفتِّت" اوس وقت کہتے ہیں جبکہ وہ ٹوٹ کر نہایت صغیر ذرات میں تقسیم ہو جائیں۔ مترجم +

والطولی صادعا والعصب والعروقی العرضی باترا والطولی شقا والمفتح لفوھات العروق بانقا والقلب لایحتمل الجراحۃ ویصحبھا الموت

ہڈی اور کرہی کا تفرق اتصال اگرانکی لمبائی میں ہو تو اوسے **صادع** کہتے ہیں۔ پٹھوں اور رگوں کا تفرق اتصال جو انکے عرض (چوڑائی) میں ہو اوسے **باتر** کہتے ہیں۔ اور اگر انکے طول (لمبائی) میں ہو تو اوسے **شق** کہتے ہیں۔ اور وہ تفرق اتصال جس سے رگوں کے مُنہ کھل جاتے ہیں **بانق** کہلاتا ہے۔ قلب جراحت کی برداشت نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی موت آتی ہے (کیونکہ یہ سب سے نازک رئیس ہے) +

واما الامراض المرکبۃ فھی التی تحدث عن اجتماع امراض کالسل فانہ یحدث عن حمی دقیۃ وقرحۃ فی الرئۃ والامراض تلحقھا التسمیۃ اما من جھۃ التشبیہ کداء الفیل والاسد +

امراض مرکبہ وہ امراض ہیں جو چند مرضوں کے اکٹھے ہونے سے پیدا ہوتے ہیں جس طرح مرض **سل** دق کے بخار اور پھیپھڑے کے زخم سے پیدا ہوتا ہے +

تسمیۂ امراض مرضوں کے نام یا کسی مشابہت کیوجہ سے رکھے جاتے ہیں جیسے داء **الفیل** (ہاتھی کی بیماری۔ جس میں مریض کے پاؤں پھول کر ہاتھی کے پاؤں سے مشابہ ہو جاتے ہیں) اور جیسے

داء الاسد (شیر کی بیماری۔ جذام کو داء الاسد کہتے ہیں، کیونکہ جذام والوں کا چہرہ شیر کے چہرہ کے مانند ہو جاتا ہے) یا مرضوں کے نام مقام مرض کے لحاظ سے رکھتے ہیں۔ مثلاً **ذات الجنب** (پہلو کی بیماری۔ پہلو کے ورم کو ذات الجنب کہتے ہیں) اور جیسے **ذات الریہ** (پھیپھڑے کی بیماری۔ ذات الریہ پھیپھڑے کے ورم کو کہتے ہیں) یا مرضوں کے نام اون کے سبب کے لحاظ سے رکھے جاتے ہیں جس طرح ہم لوگ مرض مالنخولیا کو **سوداوی مرض** کہا کرتے ہیں (کیونکہ مالنخولیا کا سبب "خلط سودا" ہوتا ہے) یا مرضوں کے نام اون کے عوارض کے لحاظ سے رکھتے ہیں۔ مثلاً **صرع** (مرگی کا نام "صرع" (گر پڑنا) اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ مرگی میں مریض گر پڑتا ہے۔ غرض "صرع" یعنی گر پڑنا اس مرض مرگی کے عوارض میں سے ہے۔ ہر ایک مرض یا اصلی ہوتا ہے یا کسی دوسرے مرض کی شرکت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو مرض دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اوس کی حالت مرض اصلی کی حالتوں کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور ضرر و تکلیف پہلے اصلی مرض میں ہوتی ہے +

او من محلها کذات الجنب والریة +

او من سببها کقولنا للمالنخولیا انه مرض سوداوی

او من عرضها کالصرع

وکل مرض اما ان یکون اصلیا او بالشرکة فیختلف حاله باختلاف حال الاصلی ویتقدم الضرر فی الاصلی۔

اگر کوئی مرض کسی دوسرے مرض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، تو
اوسے "مرض شرکی" کہتے ہیں۔ ورنہ اصلی۔ مترجم

والشرکۃ قد تکون لتجاور العضوین اولان احدھما طریق الی الآخر کما یرم الحالب لجراحۃ فی الرجل اولان احدھما یخدم الآخر کالعصب للدماغ او مبدأ لفعلہ اولان احدھما علی سمت الآخر فیرتفع الیہ بخارہ اولان احدھما مصب للآخر کالابط للقلب والاربیۃ للکبد و خلف الاذنین للدماغ

مرضوں کی شرکت یا اس وجہ سے ہوتی ہے کہ دو اعضاء باہم قریب و متصل ہوں یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کا راستہ ہو۔ جیسا کہ پاؤں کی جراحت (زخم) کی وجہ سے کنج ران میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کا خادم ہو۔ جس طرح پٹھے دماغ کے خادم ہیں (اس لئے دماغ کی وجہ سے پٹھے اور پٹھوں کی وجہ سے دماغ مریض ہو جاتا ہے) یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے افعال کا مبدا ہو (یعنی بدون اُس کے اوسکا فعل نہ ہو سکتا ہو جیسا کہ دماغ بیرونی حواس آنکھ۔ کان۔ ناک وغیرہ کے لئے مبدا ہے۔ اِس لئے دماغ کے مریض ہونے سے یہ سب بھی مریض ہو سکتے ہیں) یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے سمت (مقابلہ) میں واقع ہو۔ جس سے ایک عضو کے بخارات دوسرے عضو تک چڑھ سکیں (جیسے معدہ کی سمت میں دماغ واقع ہے۔ جو معدہ کے بخارات سے مریض ہو جاتا ہے) یا یہ کہ ایک عضو دوسرے عضو کے مواد و فضلات کے دفع ہونے کا مقام ہو۔ جس طرح بغل قلب کا۔ کنج ران جگر کا اور کان کے پیچھے دماغ

وکل مرض متغیر اما ان یظھر اشتداده او انتقاصه او لایظھر واحد منھما فالاول ھو وقت التزاید والثانی ھو وقت الانحطاط والثالث ان کان قبل وقت التزاید فھو وقت الابتداء وان کان بعده فھو وقت الانتھاء +

کے فضلات کے دفع ہونے کا مقام ہے +

جو مرض زائل ہوکر صحت کی طرف لوٹ آتا ہے (اوس میں چار زمانے ہوتے ہیں کیونکہ) اس میں یا زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ یا کمی ظاہر ہوتی ہے۔ یا نہ زیادتی ظاہر ہوتی ہے اور نہ کمی۔ اول کو **وقت تزاید** (بڑھنے کا وقت) اور دوسرے کو **وقت انحطاط** (کم ہونے کا وقت) کہتے ہیں۔ اور تیسرے کو جس میں نہ زیادتی ظاہر ہوتی ہے اور نہ کمی۔ اگر وقت تزاید (بڑھنے کے وقت) سے پہلے ہے تو اُسے **وقت ابتداء** (شروع کا وقت) کہتے ہیں۔ اور اگر بڑھنے کے بعد ہے تو اُسے **انتہاء** کا وقت کہتے ہیں (جبکہ مرض سختی کی انتہاء کو پہونچ جاتا ہے۔ اور کچھ عرصہ تک اس سختی کی ایک حالت میں رہتا ہے اس کے بعد زمانہ انحطاط یا گھٹنے کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے) +

یہ چاروں زمانے محض ان امراض میں پائے جائیں گے جو زائل ہوکر تندرستی کیطرف لوٹ آتے ہیں۔ ورنہ ممکن ہے کہ بعض مہلک امراض ابتداء میں۔ یا تزاید میں یا انتہاء میں مریض کو ہلاک کردیں۔ اور دوسرے زمانے نہ آنے پائیں۔ مترجم +

الجزء الثالث
من
اجزاء الجزء النظری
فی
الاسباب

السبب مایکون اولاً
یجب عنه حالة من احوال
بدن الانسان او ثباتها

کل واحل من الاحوال
ثلثة اسباب ثلاثة لان
سبب اما ان لا یکون بدنیا
حرارة الشمس و برودة
هواء والغضب والفزع
الفرح و یسمی بادیا و یکون
ل نیا فان اوجب الحالة
یر و اسطة کایجاب لعفونة
حمٰی یسمی و اصلا و ان
جبها بواسطة کایجاب

جزؤ سوئم
اسباب

جزءِ علمی (یا جزءِ نظری) کے چار اجزاء میں سے تیسرے جزء میں اسباب کا بیان ہے +

سبب سبب اوسے کہتے ہیں۔ جو پہلے ہو۔ اور اوس کی وجہ سے کوئی نئی حالت بدن انسان کے حالات (صحت[1] مرض[2]۔ لاصحۃ و لا مرض[3]) میں سے پیدا ہو جائے یا یہ کہ اس کی وجہ سے وہ حالت اپنے حال پر قائم رہے (جس طرح اچھی غذا اور اچھی ہوا صحت کے اسباب ہیں۔ اور ان کی وجہ سے صحت اپنی اصلی حالت پر قائم رہتی ہے) +

بدن انسان کی تینوں حالتوں کے لئے تین اسباب ہوتے ہیں۔ سبب[1] بادی۔ سبب واصل[2]۔ سبب[3] سابق۔ کیونکہ سبب یا یہ کہ بدنی[1] نہوگا (یعنی اوسکا تعلق بدن سے نہوگا نہ وہ سبب از قسم خلط ہوگا۔ نہ از قسم مزاج) مثلاً آفتاب کی گرمی۔ ہوا کی سردی غصہ اور خوف۔ اسے **سبب بادی** کہتے ہیں۔ یا یہ کہ سبب[2] بدنی ہوگا (یعنی وہ سبب از قسم مزاج ہوگا۔ یا از قسم خلط) چنانچہ اگر یہ سبب کسی حالت کو بغیر کسی واسطہ اور

الامتلاء للحمى العفنية فيسمى سابقا +

ذریعہ کے پیدا کرے تو اُسے **سبب واصل** کہتے ہیں جس طرح اخلاط کی عفونت (گندگی) سے بخار پیدا ہو جاتا ہے اور اگر وہ کسی واسطے اور ذریعہ سے پیدا کرے تو اُسے **سبب سابق** کہتے ہیں جس طرح امتلاء (مواد سے پُر ہونا) سے عفونت کا بخار پیدا ہوتا ہے +

مواد سے بدن جب پُر ہو جاتا ہے تو پہلے اس میں عفونت پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد عفونت کا بخار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے امتلاء کو بخار کے لئے ہم "سبب سابق" کہہ سکیں گے۔ برخلاف ازیں عفونت کو بخار کا "سبب واصل"۔ مترجم +

وفعل السبب اما ان يكون بالذات كتبريد الماء البارد او بالعرض كتسخينه بحقن الحرارة

سبب کا فعل (یعنی اثر) یا ذاتی طور پر ہوتا ہے جس طرح سرد پانی سے سردی پیدا ہوتی ہے۔ اور یا اوسکا اثر عارضی طور پر ہوتا ہے جس طرح سرد پانی (لگانے) بدن کی حرارت کو بند کر دینے کی وجہ سے گرمی پیدا کرتا ہے +

پانی حقیقت میں سرد ہے۔ اس سے بدن میں سردی کا پیدا ہونا ذاتی ہے، مگر اس سے گرمی کا پیدا ہونا امر عارضی ہے کیونکہ پانی کا بذات خاص کوئی گرم اثر نہیں ہے۔ چنانچہ سرد پانی سے نہانے کے بعد بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے + مترجم۔

وکل سبب اما ان يكون ضروريا اولا يكون كذلك

ہر ایک سبب ضروری[1] ہوتا ہے۔ یا غیر ضروری[2] +

ضروری سبب اُسے کہتے ہیں جسکے بدون تا زندگی چارہ نہو۔ مثلاً کھانا۔ پینا۔ ہوا۔ پانی وغیرہ۔ اور غیر ضروری اسباب وہ ہیں جو اسکے

برخلاف ہوں - خواہ بالکل مخالف اور مہلک ہوں - جیسے زہر وغیرہ اور
خواہ کسی حالتِ مرض وغیرہ میں مفید ہوں - مترجم +

وغیر الضروری قد یکون مضاداً للطبیعة وقد لا یکون

غیر ضروری اسباب گاہے طبیعت کے مخالف اور مضاد ہوتے ہیں - جیسے زہر - اور گاہے مضاد و مخالف نہیں ہوتے ہیں - (جیسے دوائیں وغیرہ) +

الاسباب الضروریة

اسباب ضروریہ

(جن کے بغیر تا زیست چارہ نہیں ہوتا ہے) چھ ہیں - (۱ ہوا - ۲ کھانا - پینا ۳ بدنی حرکت و سکون - ۴ نفسانی حرکت و سکون - ۵ نیند و بیداری - ۶ استفراغ و احتباس - (ہر ایک کی تفصیل کا انتظار کرو)

الاسباب الضروریة ستة

احدها الهواء

اوّل ہوا

چھ ضروری اسباب میں سے پہلا ضروری سبب وہ ہوا ہے جو ہمارے چاروں طرف موجود ہے

المحیط بالابدان

غرض وہ ہوا جو ہم سے بہت زیادہ بلندی پر واقع ہے - اور جو نہایت
گرم یا نہایت سرد ہوتی ہے - وہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہے
اور نہ ہمیں اوس کی حاجت ہے - مترجم +

ویضطر الیه لتعدیل الروح بالاستنشاق واخراج فضلاته

ہوا کی ضرورت روح کو معتدل کرنے (یعنی روح کی گرمی زائل کرنے) کے لئے اور روح کے فضلات خارج کرنے کے لئے پڑتی ہے - پہلی صورت (یعنی ہوا کی تعدیل) سانس کھینچنے سے اور دوسری صورت (یعنی اخراج فضلات) سانس پھینکنے سے حاصل ہوتی ہے +

ہَوَا سانس کے ذریعہ اندر جا کر روح کی گرمی زائل کر دیتی ہے۔ اور جب سانس کے ذریعہ باہر آتی ہے تو اپنے ساتھ روح کے فضلات وغیرہ باہر خارج کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے سانس کی ہَوَا گندہ اور گرم ہو جاتی ہے۔ مترجم +

وما دام صافیا معتدلا لا یخالطه بخار اجام او بطائح او اسن الماء او نتن الجیف او الجزاة مباقل ردیة او اشجار خبیثة کالشوحط والتین او غبار متراادف او دخان کان حافظا للصحة محدثا لها فان تغیر تغیر حکمه +

جب تک ہوا صاف اور معتدل ہو۔ اس میں اجام (سرکنڈوں کی زمین) کے بخارات۔ پانی کے گڑھوں اور نالوں کے بخارات۔ اور گندہ پانی کے بخارات نہ مل گئے ہوں اور نہ مُردوں کی بدبو۔ نڑی قسم کے بقول (ساگ پات ونباتات) کے بخارات نہ بُرے قسم کے درختوں کے بخارات (مثلاً شوحط کے۔ انجیر کے بخارات شامل ہو گئے ہوں۔ نہ زیادہ غبار اور نہ دھواں اوس میں مل گئے ہوں۔ وہ ہَوَا صحت کی حفاظت کرتی۔ اور صحت پیدا کرتی ہے۔ اور اگر ہَوَا متغیر ہو جاتی ہے تو اسکا یہ حکم بھی متغیر ہو جاتا ہے +

یعنی اگر ہَوَا کے مذکورہ بالا اوصاف جاتے رہیں تو وہ نہ صحت کی حفاظت کر سکتی ہے اور نہ وہ صحت پیدا کر سکتی ہے۔ شَوحَط ایک درخت ہے جس سے کمان بنتے ہیں۔ مترجم +

وتغیراته اما طبیعیة او غیر طبیعیة وغیر الطبیعیة اما مضادة للطبیعة او غیر مضادة لها +

ہَوَا کے تغیرات یا طبعی ہوتے ہیں۔ یا غیر طبعی (ہوا کے موسمی تغیر کو "طبعی تغیر" کہتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی آتا ہے) ہَوَا کے غیر طبعی تغیرات یا طبیعت کے مضاد و مخالف (مہلک) ہوتے ہیں۔ یا غیر مخالف

والتغیرات الطبیعیة هی لتغیرات الفصلیة وکل فصل فانه یورث الامراض المناسبة له ویزیل المضادة له فان الصیف یثیر الصفراء ویوجب امراضها کالغب والحمی المحرقة والعطش والکرب

ہوا کے طبعی تغیرات وہی موسمی تغیرات ہیں۔ ہر ایک موسم اپنے امزاج کے مناسب امراض پیدا کرتا ہے۔ اور اپنے (مزاج کے) مخالف امراض زائل کرتا ہے چنانچہ گرمی کا موسم (چونکہ گرم ہوتا ہے اس لئے) صفرا زیادہ کرتا ہے اور صفراوی امراض پیدا کرتا ہے۔ مثلاً غبّ (تیسرے روز کی باری کا بخار) محرقہ بخار (جو شدت کے ساتھ چار ہی روز تک رہتا ہے) پیاس اور کرب وبے چینی۔

والشتاء یورث الزکام والنزلة والسعال ویکثر فیه البلغم وامراضه

اور سردی کا موسم (چونکہ سرد ہوتا ہے۔ اسلئے سردی کے امراض مثلاً) زکام۔ (سردی) نزلہ اور کھانسی پیدا کرتا ہے۔ اور اس موسم میں بلغم اور بلغمی امراض زیادہ ہوتے ہیں۔

والخریف یکثر فیه الامراض لتغیر الهواء فیه من برد اللیالی والغدوات الی حر الظهائر ولتقدم الصیف المخلخل للبدن المحلل للقوی المثیر للصفراء المحرق للاخلاط

اور موسم خریف[1] میں امراض کی کثرت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس موسم میں ہوا مختلف چلتی ہے۔ رات کو اور صبح کے وقت سرد ہوتی ہے اور دوپہر کے وقت گرم ہو جاتی ہے (اسوجہ سے طبیعت میں سخت پریشانی ہوتی ہے) اور اس وجہ سے کہ موسم خریف سے پہلے گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ جس سے بدن ڈھیلا اور پولاسا ہو جاتا ہے۔ اور جس سے قوتیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اور جس سے صفرا زیادہ

[1] خریف کا موسم گرمی کے بعد اور سردی سے پہلے ہوتا ہے۔ مترجم

ولكثرة الفواكه فيه ويكثر فيه السوداء ويقل الدم فيه لمضادة مزاجه فكانه كافل للصيف ببقايا امراضه

ہوجاتا ہے اور جس سے اخلاط جل جاتے ہیں اور اس وجہ سے کہ موسم خریف میں میووں کی کثرت ہوتی ہے (جو تری کیوجہ سے اچھی طرح ہضم نہیں ہوتے اور امراض پیدا کرتے ہیں) موسم خریف میں سودا زیادہ اور خون کم ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اِس موسم کا مزاج خون کے مزاج کے مخالف ہے (خون گرم وتر ہے۔ تو موسم خریف کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے) اِس وجہ سے یہ موسم خریف موسم گرما کے بچے کھچے امراض کا کفیل (ذمہ دار) ہے (یعنی گرما میں امراض کی کثرت ہوتی ہے۔ اور جو امراض باقی رہ جاتے ہیں وہ خریف میں پیدا ہوجاتے ہیں) +

والربيع يتحرك فيه الاخلاط المحتبسة شتاء وتسيل الى الاعضاء الضعيفة فيحدث فيه الخراجات واورام الحلق +

اور موسم ربیع[1] میں وہ اخلاط حرکت میں آجاتے ہیں۔ جو سردی کے موسم میں (سردی کیوجہ سے) بند ہوتے ہیں۔ اور کمزور اعضاء کیطرف بہ نکلتے ہیں۔ جس سے پھوڑے پھنسی اور حلق میں ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

ويتحرك فيه كل مرض ذى مادة كانت مادته ساكنة فى الشتاء ۔

نیز موسم ربیع میں وہ سارے امراض حرکت میں آجاتے ہیں جنکے ساتھ مواد ہوتے ہیں۔ اور جنکا مادہ موسم سرما میں ساکن ہوتا ہے۔

وذلك لا لرداءة بل لحركة

اِن امراض کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ یہ موسم ردی ہوتا ہے

[1] ربیع کا موسم موسم سرما کے بعد اور گرما سے پہلے آتا ہے اسکا مزاج گرم وتر ہے مترجم

اللطیف فانہ اصح الفصول والنسبہا للحیوٰۃ والصحۃ +

بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس میں ہلکی سی اور لطیف حرارت ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ موسم تمام موسموں میں زیادہ صحیح اور زندگی و صحت کے لئے سب سے زیادہ مناسب ہے +

واما التغیرات الغیر الطبیعیۃ ولا المضادۃ لھا فیکون اما من اسباب سماویۃ ومن اسباب ارضیۃ +

ہَوا کے غیر طبعی تغیرات جو طبیعت کے مخالف نہوں وہ یا ایسے اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جو آسمان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ایسے اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں +

اما السماویۃ فکما یجتمع مع الشمس کثیرۃ من الدراری فتوجب تسخینا حتی فی الشتاء وکما یحصل عند کسوف الشمس من برد دفعۃ حتی فی الصیف +

آسمانی اسباب

(جو آسمان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہَوا میں تغیر پیدا کر دیتے ہیں) جیسے کہ (لگا ہے) آفتاب کے ساتھ کثرت سے ستارے (آسمان پر) اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جس سے موسم سرما میں بھی گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جیسے سورج گرہن کے وقت موسم گرما میں بھی فوراً سردی پیدا ہو جاتی ہے +

واما الارضیۃ فکما یکون لسبب اختلاف المساکن +

ارضی اسباب

(جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں) اور ہَوا میں تغیر پیدا کرتے ہیں) جیسا کہ مختلف ممالک کی وجہ سے (ہَوا میں تغیر و اختلاف ہوتا ہے) +

واختلاف المساکن اما لاجل

مختلف ممالک (کے ہَوا) کا اختلاف یا

عرضها او لمجاورة البحار او الجبال لها او لوضعها او لتربتها +	اون کے "عرض" کی وجہ سے ہوتا ہے یا سمندروں یا پہاڑوں کے پاس ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا ان کی "وضع" (بلندی و پستی) کی وجہ سے یا انکی مٹی کی وجہ سے ہوتا ہے +
والعرض هو مقدار البعد عن خط الاستواء الذی هو فی غایة الاعتدال +	عرض اوس مسافت کی مقدار کا نام ہے۔ جو خط استوا سے (جو کہ نہایت معتدل ہے کسی ملک تک) ہوتی ہے +

خط استوا نہایت معتدل مانا گیا ہے خط استوا سے جو ملک کسی قدر یا زیادہ فاصلہ پر واقع ہیں اوس کے اس درمیانی فاصلہ کا نام "عرض" رکھا جاتا ہے۔ جو ملک خط استوا سے بہت زیادہ فاصلہ پر ہیں انکی ہوا زیادہ سرد ہوتی ہے۔ غرض اس کی وجہ سے مختلف ملکوں کی ہوا مختلف ہوتی ہے۔ مترجم +

والاقلیم الثانی والثالث مفرط الحرارة والسادس والسابع مفرط البرودة فلذلک قرب الرابع من الاعتدال +	دوسری اور تیسری اقلیم نہایت گرم ہوتی ہے۔ اور چھٹی اور ساتویں اقلیم نہایت سرد۔ اسی وجہ سے چوتھی اقلیم (جو ان دونوں کے وسط میں واقع ہے) تقریباً معتدل ہوتی ہے +
ومجاورة البحر ترطب الهواء + والبلد البحری یعتدل حره وبرده لعصیان هوائه علی المؤثر +	سمندر کی نزدیکی ہوا کو تر کر دیتی ہے سمندری شہر گرمی و سردی کے لحاظ سے معتدل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی ہوا موثر (کے اثر) سے نافرمان ہوتی ہے +

اس دلیل کا مدعا یہ ہے کہ ہوا میں گرمی آفتاب کے نزدیک ہونیسے اور سردی آفتاب کے دور ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ غرض آفتاب کی نزدیکی اور دوری ہوا میں مؤثر ہے۔ اور سمندری شہروں کی ہوا پانی

کی رطوبت اور بخارات کی کثرت کی وجہ سے غلیظ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے نہ وہ آفتاب کی نزدیکی کے اثر سے زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ آفتاب کے دُور ہونیسے زیادہ سرد ہوتی ہے۔ کیونکہ لطیف کے برخلاف غلیظ چیزیں کسی مؤثر کے اثر کو جلد قبول نہیں کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے سمندری ملکونکی ہَوا نہ زیادہ گرم ہو سکتی ہے۔ اور نہ زیادہ سرد۔ مترجم

والجبل الشمالی یسخن لمنعه هبوب الریاح الشمالیة الباردة الیابسة وحبسه الریاح الجنوبیة الحارة الرطبة ولعکسه شعاع الشمس علی البلد +

وہ پہاڑ جو شہر کے شمال (اُتر) کیجانب ہو وہ (شہر کو) گرم کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ پہاڑ شمال کی ہوا، کو شہر میں آنے سے روک دیتا ہے۔ جو کہ سرد و خشک ہوتی ہے۔ اور جنوبی ہوا (دکھن کی ہوا) کو شہر کے اندر ہی روک لیتا ہے۔ جو کہ گرم و تر ہوتی ہے اور اس لئے کہ اُتر کا پہاڑ آفتاب کی شعاعوں کا عکس شہر پر ڈالتا ہے +

کیونکہ آفتاب ہم سے ہمیشہ دکن کی طرف کم و بیش مائل رہتا ہے۔ اس لئے آفتاب کا عکس پہاڑ پر پڑتا ہے۔ اور پہاڑ کا شہر پر جس کر وہ شہر گرم ہو جاتا ہے۔ مترجم +

والجنوبی بالعکس +

اور دکن کا پہاڑ اتر کے پہاڑ کے برعکس ہوتا ہے +

یعنی دکن کا پہاڑ شہر کو سرد کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ پہاڑ شمالی ہوا کو شہر میں جانے دیتا ہے جو کہ سرد ہوتی ہے۔ اور جنوبی ہوا کو جانے سے روک دیتا ہے۔ جو کہ گرم ہوتی ہے۔ نیز آفتاب کی کرنوں کو شہر پر پڑنے سے روک دیتا ہے اور درمیان میں حائل ہو جاتا ہے۔ مترجم +

والمغربی خیر من المشرقی لستر المشرقی الشمس مدة فینتقل اهل البلد من

شہر کے پچھم کیطرف کا پہاڑ پورب کیطرف کے پہاڑ سے بہتر ہے۔ کیونکہ پورب کا پہاڑ (صبح کے وقت) آفتاب کو شہر سے ایک

برد الليل الى شمس قوية دفعة +

عرصہ تک چھپائے رکھتا ہے۔ (اور پھر ایک دم تیز روشنی شہر پر پڑتی ہے) اسلئے شہر والے رات کی سردی سے ایک دم تیز دھوپ کی طرف منتقل ہوتے ہیں (یعنے انپر ایک دم تیز روشنی پڑتی ہے) اور

والمنعة ريح المشرق وهي خير من المغربية وان قاربتا الاعتدال لهبوب المشرقية اول النهار مصاحبة لحركة الشمس وهبوب المغربية آخر النهار مضادة لحركتها +

اس لئے کہ پچھم کا پہاڑ پورب کی ہوا (ہوا وصبا) کو شہر ہی میں روک لیتا ہے۔ چونکہ پچھم کی ہوا سے بہتر ہوتی ہے۔ اگرچہ پورب اور پچھم دونوں کی ہوائیں تقریباً معتدل ہوتی ہیں۔ پورب کی ہوا کے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پورب کی ہوا (علی العموم) صبح کے وقت آفتاب کی حرکت کے ساتھ ساتھ چلا کرتی ہے۔ اور پچھم کی ہوا (علی العموم) شام کے وقت آفتاب کی حرکت کے مخالف جانب چلا کرتی ہے (یعنی آفتاب اگر پورب سے پچھم جاتا ہے تو پچھم کی ہوا پچھم سے پورب آتی ہے) مترجم +

والبلد المرتفع ابرد واصح والمستوى الوضع اصح والتربة الكبريتية تجفف وتسخن والنزية ترطب وتعفن والجبلية تصلب الابدان +

بلند شہر زیادہ سرد اور زیادہ صحیح ہوا کرتا ہے۔ اور وہ شہر جس کی وضع برابر ہو (اوس میں بلندی و پستی نہو) وہ بھی نہایت صحیح ہوتا ہے۔ گندھک کی زمین (جہاں گندھک کی کان ہو) خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہے۔ اور سیلی زمین رطوبت اور گندگی پیدا کرتی ہے۔ پہاڑی زمین بدن کو سخت کرتی ہے۔ سرد ہوا بدن کو قوی

والهواء البارد يشد البدن

ویقویه ویجود الهضم ویحسن اللون واهراضه الزکام والنزلۃ والصرع والفالج والرعشۃ واللقوۃ + والهواء الحار مرخ مضعف مسیئی للهضم متقل للدماغ مکدر للحواس وامراضه الخناق والحمیات والرمد واما التغیرات المضادۃ للمجری الطبعی فکالوباء -

اور مضبوط کرتی - ہضم اچھا کرتی اور رنگ نکھارتی ہے - سرد ہوا کے امراض زکام (سردی) نزلہ - مرگی - فالج - رعشہ ہیں - گرم ہوا بدن کو ڈھیلا اور ضعیف کرتی - ہاضمہ کو خراب کرتی - دماغ کو بوجھل کر دیتی - اور حواس کو مکدر و پریشان کرتی ہے - اور گرم ہوا کے امراض خناق (ورم حلق) بخار اور آشوب چشم (آنکھ آنا) ہیں + ہوا کے وہ تغیرات جو طبیعت کے مخالف (یعنی مہلک) ہوتے ہیں - اوسکی مثال "وبا" ہے (جس میں ہوا زہریلی ہو کر لوگوں کو ہلاک کرتی ہے) +

وثانیها ما یوکل ویشرب — دویم کھانا پینا

(ماکول ومشروب) بدن میں انکا اثر

وهو یؤثر فی البدن اما بکیفیته فقط وهذا هو الدواء او بمادته فقط وهو الغذاء او بصورته فقط وهو ذوالخاصۃ الموافقۃ کالفادزهر او المخالفۃ کالسم +

یا فقط ان کی کیفیت (گرمی - سردی - تری - خشکی) کی وجہ سے ہوتا ہے - جسے دواء کہتے ہیں - یا فقط ان کے مادہ (جسمیت) کی وجہ سے ہوتا ہے - جسے غذاء کہتے ہیں - یا انکی صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے ذوالخاصہ کہتے ہیں - خواہ اُس کا فعل (طبیعت کے) موافق ہو - جیسے کہ فادزہر (یا تریاق) یا اوس کا فعل (طبیعت کے) مخالف ہو - جیسے کہ زہر +

دواء جو ہمارے بدن میں جاتی ہے - فقط اوسکی کیفیت (گرمی وسردی وغیرہ) کا اثر ہوتا ہے - مثلاً کالی مرچیں جس طرح غذاء ہمارے بدن میں جا کر بدن کی پرورش کرتی ہے - اور مثلاً وہ خون بنکر گوشت و پوست وغیرہ بنجاتی ہے - اس طرح دواء ہمارے بدن کی پرورش نہیں کرتی ہے -

اور نہ وہ گوشت و پوست بن سکتی ہے۔ بلکہ اوس سے محض گرمی یا
سردی (مثلاً) پیدا ہو جاتی ہے۔ غذا، و دوا، کے علاوہ ایک ؀
قسم کی چیز بھی ہوتی ہے۔ جسکا اثر نہ کیفیت کی وجہ سے ہوتا ہے
اور نہ مادہ کی وجہ سے مثلاً سانپ یا بچھو کے کاٹنے سے جو اثر ہوتا
ہے۔ اور مثلاً آدمی مرجاتا ہے۔ یہ اثر نہ کیفیت (گرمی و سردی وغیرہ)
سے ہو سکتا ہے اور نہ مادہ (جسمیت) کی وجہ سے۔ کیونکہ ان دونوں
زہریلے جانوروں کا اثر اگر گرمی یا سردی کی وجہ سے مان لیا
جاوے۔ تو چاہیے کہ آگ اور پانی کی وجہ سے یہی اثر ہو۔ کیونکہ
آگ سے زیادہ کوئی چیز گرم نہیں۔ اور پانی سے زیادہ کوئی شئے سرد
نہیں۔ اسی وجہ سے ماننا پڑتا ہے کہ کیفیت اور مادہ کے علاوہ
کوئی تیسری چیز بھی ہے۔ جو اثر کرتی ہے۔ اور وہی **صورت**
نوعیہ ہے۔ جس سے ہر ایک چیز کی ماہیت بنتی ہے۔ اور مثلاً
جس کی وجہ سے ہم سانپ کو "سانپ" اور جس کی وجہ سے بچھو کو "بچھو"
کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس قسم کی چیز کو جسکا اثر کیفیت و مادہ سے
نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اسکی خاص ماہیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے
ہوتا ہے **ذوالخاصہ** کہتے ہیں۔ مترجم +

اوبمادته وکیفیته وهوالغذاء الدوائی اوبکیفیته وصورته وهوالدواء الذی له خاصیة اوبمادته وصورته وهوالغذاء الذی له خاصیة اوبمادته وکیفیته وصورته وهو الغذاء الدوائی الذی له خاصیة	یا انکا اثر اون کے مادہ اور کیفیت (دونوں) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جسے **غذاء دوائی** کہتے ہیں۔ یا انکی کیفیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے **ذوالخاصہ** کہتے ہیں۔ یا اُن کے مادہ اور صورت نوعیہ کیوجہ سے ہوتا ہے جسے غذائے ذوالخاصہ کہتے ہیں۔ یا اُن کے مادہ۔ کیفیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے جسے **غذا دوائی ذوالخاصہ** کہتے ہیں +

والغذاء قد یکون غلیظا ولطیفا ومتوسطا + وکل واحد منها قد یکون صالح الکیموس وقد یکون فاسدہ +

غذاء رگاہے غلیظ ہوتی ہے (جس سے غلیظ اخلاط پیدا ہوتے ہیں) اور گاہے لطیف ہوتی ہے (جس سے رقیق یا پتلے اخلاط پیدا ہوتے ہیں) اور گاہے متوسط (درمیانی درجہ کی۔ جس سے اوسط درجہ کے اخلاط پیدا ہوتے ہیں) انمیں سے ہر ایک غذار گاہے صالح الکیموس ہوتی ہے (جس سے عمدہ اور بہتر اخلاط پیدا ہوتے ہیں) اور گاہے فاسد الکیموس (جس سے ردی اخلاط پیدا ہوتے ہیں) +

وکل واحد منها قد یکون کثیر التغذیة وقد یکون قلیلها +

پھر ان میں سے ہر ایک گاہے کثیر الغذاء ہوتی ہے (جس سے اخلاط بکثرت اور فضلات کم پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے زردی بیضہ) اور گاہے قلیل الغذا ہوتی ہے (جو کثیر الغذاء کے برخلاف ہوتی ہے۔ جیسے ساگ پات وغیرہ) +

والماء لا یغذو لبساطته وانما یستعمل لترقیق الغذاء وطبخه وبدرقته لینفذه فی المجاری الضیقة +

پانی چونکہ بسیط ہے اس لئے یہ بدن میں غذا نہیں پہونچاتا ہے۔ ہاں غذا کو رقیق کرنے پکانے اور باریک باریک رگوں میں پہونچانے کے لئے یہ استعمال کیا جاتا ہے +

اس سے تم کو معلوم ہو گیا کہ پانی اور ہوا اور اس کے مانند بسیط اجسام غذا میں صرف نہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بسیط اجسام کسی اور غرض و منفعت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جس طرح سانس کی ہوا۔ روح کی گرمی کم کرنے کے لئے۔ مترجم +

ثالثها الحرکة والسکون البدنیان (۳) حرکت وسکون بدنی (حرکت بدنی)

جیسے چلنا پھرنا۔ دوڑنا وغیرہ۔ وعلیٰ ہذا سکون بدنی میں بدن کو سکون ہوتا ہے)

ويختلف الحركة بالشدة والضعف والكثرة والقلة والسرعة والبطوء فالسريعة القليلة القوية تسخن اكثر مما تحلل والبطيئة الضعيفة الكثيرة بالعكس وافراط الحركة والسكون مبرد +

حرکت مختلف ہوتی ہے کبھی ہے **شدید** (سخت) اور کبھی ہے **ضعیف**۔ کبھی ہے **کثیر** (زیادہ) اور کبھی ہے **قلیل** (کم) کبھی ہے **تیز** اور کبھی ہے **سست**۔ چنانچہ وہ حرکت جو تیز۔ قلیل (تھوڑی) اور سخت ہو۔ وہ (بدن کے مواد کو تحلیل کرتی اور بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ مگر) تحلیل کرنے سے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہے اور وہ حرکت جو سست ضعیف اور زیادہ (دیر تک) ہوتی ہے۔ وہ اوسکے برعکس ہے۔ حرکت و سکون دونوں کی زیادتی سردی پیدا کرتی ہے +

کیونکہ زیادہ حرکت سے بدن کی حرارت تحلیل ہوجاتی ہے اور زیادہ سکون سے بدن میں تر مواد اور رطوبتیں بکثرت اکٹھی ہوجاتی ہیں۔ مترجم +

والسكون اعون على الهضم والحركة على الانحدار +

سکون (غذا کے) ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اور حرکت (غذا و فضلات کے) انحدار (اوترنے) میں مدد دیتی ہے +

غذا کے پکنے کو ہضم کہتے ہیں۔ اور پکنے کے بعد غذا و فضلات کے اعضا کی طرف جانے کو انحدار کہتے ہیں۔ مثلاً معدہ میں غذا ہضم ہونے کے بعد کچھ غذائی اور کام کے حصے جگر کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور فضلات آنتوں کی طرف جو پاخانہ کی صورت میں آنتوں سے خارج ہوجاتے ہیں۔ مترجم +

رابعها الحرکة والسکون النفسانیان

(۴) حرکت وسکون نفسانی

(غصہ۔ خوشی۔ لذات۔ ڈر۔ غم۔ شرمندگی کو **حرکت نفسانی** کہتے ہیں کیونکہ یہ حالتیں نفس میں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً خوشی یا غم نفس ہی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ نفس ہی خوش ہوتا ہے۔ اور نفس ہی غمگین ہوتا ہے خاص بدن کو ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں ان حالتوں کی وجہ سے بدن کے اخلاط اور روح میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگرچہ بظاہر اعضاء اور بدن میں کوئی حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ مثلاً غصہ میں خون اور روح اندر سے باہر کیطرف آجاتے ہیں۔ اور "ڈر" میں باہر سے اندر کیطرف چلے جاتے ہیں۔ غرض یہ احوال حرکتِ نفسانی کہلاتے ہیں اور ان کی غیر موجودگی **سکون نفسانی**۔ مترجم)

فالحرکة النفسانیة یلزمها حرکة الروح اما الی خارج دفعة کما عند الغضب اوقلیلا قلیلا کما عند الفرح المعتدل واللذة اوالی داخل دفعة کما عند الفزع او قلیلا قلیلا کما عند الغم اوالی داخل وخارج کما عند الخجل +

حرکت نفسانی میں روح ضرور متحرک ہوتی ہے۔ یا (اندر سے) باہر کی طرف یکبارگی (دفعۃً) حرکت کر جاتی ہے جیسا کہ غصہ میں۔ یا باہر کیطرف باہستگی حرکت کرتی ہے جیسا کہ خوشی اور لذت میں یا باہر سے اندر کی طرف دفعۃً حرکت کر جاتی ہے۔ جیسا کہ ڈر میں یا اندر کی طرف باہستگی حرکت کرتی ہے۔ جیسا کہ غم میں۔ یا باہر اور اندر دونوں طرف حرکت کرتی ہے۔ جیسا کہ خجل (پشیمانی) کی صورت میں ہوتا ہے +

چنانچہ پشیمانی میں روح کی حرکت اندر کی طرف شرم وحیا اور انفعال کی وجہ سے ہوتی ہے اور باہر کیطرف اوس شئے سے جو شرمندگی کا باعث ہوئی ہے۔ مقابلہ کرنے اور اُسے دفع کرنیکے لئے ہوتی ہے۔ مترجم

ویلزم ذلك سخونة ما تحرکت الیه وبرودة ما تحرکت عنه +

ان حالتوں میں جس طرف روح حرکت کرتی ہے۔ وہاں گرمی پیدا ہوجاتی ہے اور جس طرف سے حرکت کرکے آتی ہے وہاں سردی +

مثلاً غم کی حالت میں روح باہر سے اندر کیطرف حرکت کرتی ہے اسلئے باہر سردی اور اندر گرمی پیدا ہوجاتی ہے۔ مترجم +

والمفرط من ذلك قاتل +

حرکات نفسانی میں روح کی حرکت کی افراط (زیادتی) مہلک ہوتی ہے (مثلاً نہایت ڈر کی حالت میں روح بالکل اندر چلی جاتی ہے۔ اس لئے وہ گھٹ جاتی ہے اور انسان ہلاک ہوجاتا ہے)۔

وافراط السکون النفسی مبلد

سکون نفسانی افراط سردی اور کند ذہنی پیدا کرتی ہے (مثلاً یہ کہ انسان کو کبھی۔ غم۔ غصہ۔ خوشی۔ شرمندگی وغیرہ نہ پیدا ہو تو چونکہ اس حالت میں نہ روح میں حرکت ہوتی ہے اور نہ بدن میں گرمی اس لئے ذہن کند ہوجاتا ہے) +

خامسها النوم والیقظة

(۵) نیند و بیداری

النوم بالسکون اشبه والیقظة بالحرکة +

(نوم ویقظہ) نیند سکون سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے اور بیداری حرکت سے +

کیونکہ نیند میں سکون کی طرح تمام اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ روح اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ ہضم اچھا ہوتا ہے۔ اور بدن میں طوبت پیدا ہوتی ہے۔ اور بیداری میں حرکت کے مانند روح باہر کیطرف ہوتی ہے۔ تمام اعضاء یا بعض اعضاء میں حرکت ہوتی رہتی ہے۔

اور کام کرتے رہتے ہیں۔ مترجم *

والنوم یغور الروح فیہ الی داخل فیبرد الظاھر ولذلک یحوج الی دثار اکثر وافراط النوم یرطب بافراطہ فیبردہ

نیند میں روح اندر کیطرف چلی جاتی ہے۔ اس وجہ سے باہر سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے (نیند میں) لحاف وچادر وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ سونے سے نہایت رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے سردی پیدا ہو جاتی ہے۔

واذا وجد النوم خلاء یبرد بانحلال الروح وان وجد النوم خلطا او غذاء مستعدا للھضم ھضمہ فیسخن وان وجد خلطا او غذاء عاصیا علی الھضم نشرہ فیبرد *

نیند جبوقت معدہ اور بدن کو غذا اور خلط سے خالی پاتی ہے۔ تو روح کو تحلیل کر کے بدن میں سردی پیدا کر دیتی ہے اور جب کوئی غذا قابل ہضم پاتی ہے تو اوسے ہضم کر دیتی ہے۔ اس لئے اس سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی ناقابل ہضم خلط یا ناقابل ہضم غذا پاتی ہے تو اوسے بدن میں منتشر کر دیتی اور پھیلا دیتی ہے۔ اس لئے اس سے سردی پیدا ہو جاتی ہے *

جب نیند کی صورت میں معدہ اور بدن خالی ہوتے ہیں تو روح کیوں تحلیل ہوتی ہے؟ اس وجہسے کہ نیند میں اندر کی طرف گرمی کی شدت ہو جاتی ہے، اسلئے وہ تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور جب ناقابل ہضم غذا یا خلط کو پاتی ہے تو اُسے کیوں پھیلا دیتی ہے؟ اسلئے کہ نیند کیحالت میں اندر گرمی جب بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ غذا یا خلط میں اپنا عمل کرتی ہے۔ تو چونکہ وہ ناقابل ہضم ہوتی ہے۔ اسلئے حرارت کے عمل سے پھیل جاتی ہے۔ کیونکہ حرارت کا فعل پھیلانا اور منتشر کرنا بھی ہے۔ مترجم *

والسهر المفرط يضعف الدماغ ويسئ الهضم بتحليل القوة ويجوع بتحليل المادة +

زیادہ جاگنا دماغ کو ضعیف کرتا ہے اور قوتوں کو تحلیل کرنے کی وجہ سے ہضم کو خراب کر دیتا ہے۔ اور مادوں کو تحلیل کرنے کی وجہ سے بھوک لگاتا ہے +

جاگنے میں قوتیں کیوں تحلیل ہوتی ہیں؟ اس وجہ سے کہ جاگنے کی حالت میں تمام اعضاء اپنے کام کرتے رہتے ہیں جس سے روح صرف و تحلیل ہوتی ہے۔ اور روح کی تحلیل سے قوت کا تحلیل ہونا ضروری ہے۔ اور جاگنے میں بدن کے مواد کیوں تحلیل ہوتے ہیں؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ بیداری حرکت سے مشابہ ہے اور حرکت سے بدن کے مواد تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ مترجم

ونوم النهار ردی یفسد اللون ویضر الطحال ویبخر الفم ویرخی القوی النفسانیة کلها فیبلد الذهن واذا اعتید فلا یجوز ترکه الا بتدریج والتململ بین النوم والسهر ردی

دن کا سونا بُرا ہے۔ بدن کے رنگ کو خراب کرتا ہے۔ طحال کے لئے مُضر ہے منہ میں گندگی (بخر) پیدا کرتا ہے۔ دماغی قوتوں کو ڈھیلا اور سست کرنے کی وجہ سے ذہن کو کند کرتا ہے۔ اگر دن کو سونے کی عادت پڑ گئی ہو تو اسے یکبارگی ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ بلکہ بآہستگی چھوڑنا چاہیئے۔ اُچٹتی نیند یا نیند اور بیداری کے درمیان بیقرار کروٹیں بدلتے رہنا بُرا ہے

سادسها الاستفراغ والاحتباس

(۶) استفراغ واحتباس

والمعتدل منهما نافع وحافظ للصحة وافراط الاستفراغ یجفف البدن ویبرده الا ان یکون المستفرَغ بارداً

ان دونوں کا معتدل اور اوسط درجہ پر ہونا مفید اور صحت کا محافظ ہے۔ مگر استفراغ کی زیادتی (یعنی بدن کے مواد کا زیادہ خارج ہونا) بدن میں خشکی اور سردی

یابسًا فیسخن ویرطب بالعرض ۔

پیدا کرتی ہے۔ ہاں اگر خارج ہونیوالے مواد سرد و خشک ہوں تو عارضی طور پر گرمی و تری پیدا ہوتی ہے ورنہ حقیقت میں استفراغ کا ذاتی اثر خشکی اور سردی پیدا کرنا ہی ہے)

وافراط الاحتباس یلزمه السدد والعفونة وسقوط الشهوة وثقل البدن ۔

اور احتباس کی زیادتی سے (بدن کے مواد نہ خارج ہونے سے) لازمی طور پر سُدّے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (بدن کے مواد میں) عفونت آجاتی ہے۔ بھوک دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں بوجھ پیدا ہو جاتا ہے ۔

الاسباب الغیر الضروریة

غیر ضروری اسباب

واما الاسباب الغیر الضروریة ولا المضادة للطبیعة فکالاندفان فی الرمل والتمرغ فیه فینشف الرطوبة الغریبة وینفع الاستسقاء والترهل وکل ذلك بالحقیقة داخل فی الاستفراغ ۔

جو طبیعت کے مضاد و مخالف نہوں اون کی مثال بالو (ریگ) میں دفن ہونا اور اس میں لوٹنا ہے جس سے بدن کی عارضی رطوبت خشک ہو جاتی ہے اور مرض استسقا اور مرض ترہّل (عضو کا ڈھیلا پن) میں مفید پڑتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ سب امور "استفراغ" میں داخل ہیں (کیونکہ استفراغ کی طرح بدن سے رطوبتیں ان میں بھی خارج ہوتی ہیں)

وکذلك الادهان بالزیت والادهان المحللة ومن ذلك رش الماء البارد علی الوجه فانه ینعش الحرارة الغریزیة ویقویها وینفع الغشی الحادث

انہیں غیر ضروری اسباب میں سے روغن زیتون اور دوسرے محلل (تحلیل کرنے والے) روغنوں کی مالش کرنی بھی ہے نیز انہیں میں سے چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے مارنے بھی ہیں۔ چنانچہ ایسا کرنے سے بدن کی

عن الكرب الحمامي وغيره +

حرارت غریزی تیز اور قوی ہو جاتی ہے اور اس غشی (بیہوشی) میں مفید پڑتا ہے جو حمام کی تکلیف سے یا دوسری وجہ سے پیدا ہوئی ہو +

الاسباب المضادة

اسباب مضادہ (نہ غیر ضروری)

واما الاسباب المضادة للمجرى الطبيعي فكالغرق وقطع السيف وحرق النار واستعمال السموم +

اسباب جو طبیعت کے مضاد و مخالف (یعنی مہلک) ہوتے ہیں۔ انکی مثالیں پانی میں ڈوب جانا۔ تلوار سے کٹ جانا۔ آگ سے جل جانا۔ اور زہروں کا استعمال کرنا ہیں +

الاسباب الجزئية

جزئی اسباب (یہاں تک عام اسباب کا ذکر تھا)

ولنعد اسبابًا جزئيةً المسخنات وهي الحركة الغير المفرطة واستعمال المسخنات اغذيةً وادويةً داخلا اوخارجا بغير افراط والغذاء المعتدل المقدار والعفونة والتكاثفُ +

اب ہمارے لئے مناسب ہے کہ جزئی اور خاص اسباب کا ذکر کریں۔ چنانچہ مسخنات (یعنی گرمی پیدا کرنے والے اسباب) یہ ہیں اوسط درجہ کی حرکت۔ گرم غذاؤں کا بغیر کثرت کے استعمال کرنا (ورنہ گرم غذاؤں کے بکثرت استعمال سے زیادہ گرمی پیدا ہوکر آخر میں یہ حرارت تحلیل ہو جاتی ہے جس سے بجائے گرمی کے سردی پیدا ہوجاتی ہے) اور گرم دواؤں کا اندرونی یا بیرونی طور پہ بلا افراط و زیادتی کے برتنا (ورنہ افراط کے ساتھ استعمال کرنے میں بالآخر سردی پیدا ہو جاتی ہے جیساکہ

اوپر بیان کیا گیا) معتدل غذائیں (جن سے خون پیدا ہوتا ہے جو کہ گرم ہے) مواد کی گندگی (گندگی ہمیشہ گرمی سے پیدا ہوتی ہے) بدن کے مسامات کا بند ہو جانا (جس سے بدن کی گرمی اندر ہی گھٹی رہتی ہے)

والمبردات کل ما یسخن اذا افرط والفجاجة واستعمال المبردات ادویة واغذیة داخلاً وخارجاً +

مُبرّدات (سردی پیدا کرنیوالے اسباب) یہ ہیں۔ وہ اسباب جو افراط سے گرمی پیدا کرتے ہیں (کیونکہ ان اسباب سے حرارت بدنی۔ روحیں اور بدن کی رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً شدید ریاضت۔ نہایت غصہ وغیرہ مگر ان سے اول میں گرمی ہوتی ہے۔ اور انجام میں سردی)۔ اخلاط و غذا کا کچا رہنا۔ سرد غذاؤں کا اور سرد دواؤں کا اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرنا +

والمرطبات استعمال المرطبات اغذیة وادویة من داخل او خارج والحمام المرطب والدعة وکثرة الغذاء واجتناب المحللات واستفراغ الخلط المجفف +

مُرطّبات (رطوبت پیدا کرنیوالے اسباب) تر غذاؤں کا اور تر دواؤں کا اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کرنا۔ تر حمام کرنا (جس میں نیمگرم پانی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے) آرام و راحت غذا کی کثرت تحلیل کرنے والے اسباب (مثلاً ریاضت وغیرہ) سے پرہیز کرنا خشکی پیدا کرنے والی خلط کا بدن سے خارج کرنا (مثلاً سوداء کا مسہل دینا) +

المجففات كلما يفرط تحليلا داخلا وخارجا وحبس الغذاء عن العضو واستعمال المجففات فهذه اسباب امراض الامزجة المفردة وعن تركيبها يعرف اسباب امراض الامزجة المركبة ٭

مُجَفِّفات (خشکی پیدا کرنیوالے اسباب) تمام وہ اسباب جو اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کرنے سے بافراط تحلیل کرتے ہیں (مثلاً شدید حرارت اور سخت گرم اشیاء) کسی عضو سے غذا کو روک لینا خشکی پیدا کرنے والے اسباب کا (بیرونی یا اندرونی طور پر) استعمال کرنا ٭

یہ مذکورہ بالا اسباب سوء مزاج مفرد (حرارت۔ برودت۔ رطوبت ویبوست) کے اسباب ہیں۔ انہیں اسباب کے ملانے سے سوء مزاج مرکب (حرارت ویبوست حرارت ورطوبت، برودت ویبوست، برودت ورطوبت) کے اسباب معلوم ہو سکتے ہیں ٭

مفسدات الشكل قد تكون من اصل الخلقة لخلل في القوة المصورة او عصيان المادة وعند الانفصال من الرحم لرداءة هيأة الانفصال او لرداءة اخذ القابلة وعند التقميط او لسرعة الحركة قبل وقتها او لاسباب بادية او مرضية كالجذام

مُفسِدات شکل (شکل بگاڑنیوالے اسباب) یہ اسباب یا اصل پیدائشی ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ (رحم کی) قوت مصورہ (شکل بنانے والی قوت) میں کوئی خرابی ہو اور مثلاً یہ کہ مادہ (منی جس سے بچہ بنتا ہے) نافرمان ہو (یعنی اچھی شکل کے قابل نہ ہو۔ مثلاً یہ کہ منی نہایت رقیق یا نہایت غلیظ ہو) یا یہ اسباب رحم سے بچے کے نکلنے کے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ بچہ کے نکلنے کی ہیئت، صورت خراب ہوگئی ہو (مثلاً بجائے اول سر کی طرف سے

خارج ہونے کے پاؤں کی طرف سے خارج ہو) اور مثلاً بچہ کے لئے دائی کی گرفت اچھی ہو (جس سے مثلاً بچہ کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں) یا ۳ اسباب تقمیط کے وقت یعنی پیدائش کے بعد بچہ کو سر سے پاؤں تک کپڑے میں لپیٹنے کے وقت پیدا ہوتے ہیں (مثلاً بچہ بُرے طور پر لپیٹا گیا ہو جس سے اوس کے اعضاء ٹیڑھے ہو گئے ہوں) یا شکل ۴ اس وجہ سے بگڑ جاتی ہے کہ بچہ قبل از وقت (یعنی اعضاء کے سخت ہونے سے پہلے) چلنے پھرنے اور حرکت کرنے لگتا ہے۔ یا شکل ۵ کسی بیرونی سبب سے یا کسی مرض کی وجہ سے مثلاً جذام سے بگڑ جاتی ہے +

واسباب باقی الامراض التركيبية الاولى بها ان تعد فی الكلام الجزئی +

دوسرے امراض ترکیب (مثلاً امراض وضع۔ امراض عدد وغیرہ وغیرہ) کے اسباب کے لئے بہتر ہے کہ وہ جزئی (خاص) امراض میں گنائے جائیں (یعنی معالجات میں یہ سب امراض اور ان کے اسباب آجائیں گے +)

الجزء الرابع

من اجزاء الجزء النظری فی العلامات +

جزءِ چہارم بیان علامات

جزءِ علمی کے چاروں اجزاء میں سے چوتھے جزء میں علامات کا بیان ہوگا +

علامت[1] اوس حالت کا نام ہے جس سے صحت یا مرض کا پتہ چلتا ہے۔ مترجم +

العلامة قد تكون دالة على
امر ماض فينتفع به الطبيب
وحده اذ قد يستدل بادراكه
لها على فضيلته وقد تكون
على امر حاضر فينتفع به
المريض وحده اذ قد يحصل
بذلك الوقوف على حقيقة
مرضه وقد تكون على امر
مستقبل فينتفعهما معا +

علامات۔ گاہے گذشتہ حالتوں کو
بتاتی ہیں جس سے فقط طبیب کو فائدہ
پہونچتا ہے۔ کیونکہ گذشتہ احوال کے
معلوم کر لینے سے طبیب کی قابلیت سمجھی
جاتی ہے۔ اور گاہے موجودہ حالتوں کو
بتاتی ہے۔ جس سے صرف مریض کو فائدہ
پہونچتا ہے۔ کیونکہ اس سے مرض کی حقیقت
اور ماہیت پر وقوف وعلم ہوجاتا ہے۔
اور گاہے پیدا ہونے والی حالتوں کو بتاتی
ہے۔ جس سے طبیب اور مریض دونوں
کو فائدہ پہونچتا ہے +

طبیب کو اس وجہ سے فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ پیدا ہونے والے
واقعات سے مطلع کر دیتا ہے۔ جس سے اوسکی مہارت سمجھی جاتی ہے اور مریض کو
اسوجہ سے فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ قبل از وقت اوسکی روک تھام کر سکتا ہے۔ مترجم

والعلامات منها مايدل على الامزجة
ومنها مايدل على التركيب وعلامات
الامزجة عشرة اجناس

احدها الملمس

فالمساوى للمعتدل المزاج
معتدل والمخالف له مخالف
في الجهة التي انفعل عنها +

علامتوں کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ جو بدن کے مزاج کو بتاتی ہیں (۲)
وہ جو بدن کی ترکیب (ساخت اور بافت) کو بتاتی ہیں +
مزاج کی علامتیں (جس سے بدن کا مزاج معلوم ہوتا ہے) اوس میں

اوّل ملمس

(چھونیکا مقام مثلاً بدن) چنانچہ ملمس
(بدن حرارت و برودت وغیرہ کے لحاظ سے) اگر معتدل
شخص کے برابر ہو یعنی چھونیسے نہ گرمی معلوم ہو نہ سردی
تو اوسے معتدل سمجھنا چاہئے اور اگر معتدل شخص کی مخالف ہو
تو سمجھنا چاہیئے کہ بدن اوس کیفیت کے لحاظ سے
غیر معتدل ہے جس سے معتدل شخص متاثر ہوتا ہے +

غرض چھونے والا شخص معتدل ہونا چاہیئے۔ ورنہ اگر اوسکا ہاتھ مثلاً گرم
ہے تو وہ گرمی سے متاثر نہوگا۔ وعلی ہذا اگر اوسکا ہاتھ سرد ہے تو وہ سردی

سے متاثر نہ ہوگا۔ معتدل انسان اگر کسی کے بدن کو چھو کر نہ گرمی اور نہ سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ بدن نہ گرم ہے اور نہ سرد ہے بلکہ معتدل ہے۔ اور اگر گرمی یا سردی محسوس کرے تو سمجھنا چاہیے کہ بدن گرم ہے یا سرد۔ مترجم *

ثانیها اللحم والسمین

والشحم فکثرة ذلك للرطوبة وعدمه للیبوسة وکثرة اللحم للرطوبة والحرارة وکثرة السمین والشحم للبرودة والرطوبة *

دوم۔ گوشت سمین (پتلی چربی)۔ شحم (موٹی چربی)

ان سب چیزوں کی کثرت رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور ان سب کی کمی خشکی کی وجہ سے۔ گوشت کی کثرت رطوبت وحرارت کی وجہ سے ہوتی ہے اور سمین وشحم کی کثرت سردی وتری کی وجہ سے ہوتی ہے *

ثالثها الشعر فکثرته

وغلظته وجعودته وسواده للحرارة والیبوسة واضداد ذلك للبرودة والرطوبة

سوئم۔ بال

(شعر) بالوں کی کثرت۔ انکا موٹا۔ گھونگروالے اور کالا ہونا گرمی وخشکی کیوجہ سے ہوتا ہے۔ اور انکا برعکس ہونا (مثلاً بالوں کی کمی انکا پتلا۔ سیدھا اور مثلاً سُرخ یا سفید ہونا) سردی وتری کی وجہ سے ہوتا ہے *

رابعها لون البدن

فالبیاض للبرودة وغلبة البلغم والحمرة للحرارة وغلبة الدم وترکیبهما للاعتدال والسمرة للحرارة والصفرة للحرارة وغلبة الصفراء او لقلة الدم کما فی الناقهین والکمودة لافراط البرودة والسوداء

چہارم۔ بدن کی رنگت

بدن کی سفیدی سردی وبلغم کے غلبہ سے اور سُرخی گرمی اور خون کے غلبہ سے ہوتی ہے۔ اور سفیدی سُرخی کا مرکب ہونا اعتدال حرارت برودت کیوجہ سے ہوتا ہے۔ بدن کا گندمی رنگ ہونا گرمی کیوجہ سے بدن کی زردی گرمی اور غلبہ صفرا کیوجہ سے یا خون کی کمی سے ہوتی ہے جیسا کہ مرض سے اُٹھے ہوئے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ بدن کی سیاہی ونیلا پن سردی کی زیادتی اور سودا کی وجہ سے ہوتی ہے۔

خامسها هیاة بنیة الاعضاء

پنجم اعضا کی ساخت کی حالت

چنانچہ سینے

فسعة الصدر والعروق وظهورها وعظم النبض والاطراف وظهور المفاصل للحرارة واضداد ذلك للبرودة

اور رگوں کا فراخ اور ظاہر ہونا۔ نبض اور ہاتھ پاؤں کا بڑا ہونا۔ جوڑوں کا ظاہر ہونا حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے اور ان کے برعکس سردی کی وجہ سے۔

سادسها کیفیة الانفعال

ششم کیفیت انفعال

یعنی بدن کا سردی

فسرعة الانفعال من ای کیفیة کانت دلیلٌ علی غلبتها +

وگرمی سے متاثر ہونا۔ چنانچہ جس کیفیت سے بدن جلد متاثر ہو اسی کیفیت کے غلبہ کی دلیل ہے (مثلاً بعض لوگ سرد ہوا۔ سرد موسم اور سرد چیزوں سے زیادہ متاثر ہوتے اور ضرر پاتے ہیں۔ بعض لوگ گرم سے۔ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ سردی سے ضرر پانیوالے سرد ہیں اور گرمی سے ضرر پانے والے گرم) +

سابعها الافعال الطبیعیة

ہفتم بدن کے طبعی افعال

چنانچہ بدن کے کام اگر

فالکاملة للاعتدال والناقصة والباطلة للبرودة والمشوشة للحرارة وسرعتها للحرارة وبطوئها للبرودة +

کامل اور پورے طور پر ہوں تو اعتدال کی دلیل ہے۔ اور اگر بدن کے افعال ناقص اور باطل ہوں تو سردی کی علامت ہے۔ اور اگر بدن کے افعال پریشان (مُشَوَّش) ہوں تو حرارت کی دلیل ہے اگر افعال تیز ہوں تو گرمی کی اور سست ہوں تو سردی کی دلیل ہے +

افعال کے ناقص ہونے اور پریشان ہونے میں فرق ہے کیونکہ نقصان کی صورت میں حرکت کم ہوتی ہے۔ اور افعال کے پریشان ہونے کی

حالت میں حرکت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر وہ باقاعدہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ بے ترتیب اور بے قاعدہ اور حرارت سے حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے افعال کا پریشان ہونا حرارت کی دلیل ہے۔ اور نقصان برودت کی۔ مترجم +

ثامنہا الفضول المندفعة فحادّ الرائحة وقویُّ الصبغ للحرارة واضدادہ للبرودة +

ہشتم۔ بدن سے خارج ہونیوالے فضول

(مثلاً پیشاب و پسینہ وغیرہ) چنانچہ اگر یہ فضول تیز بو اور سخت رنگین ہوں تو حرارت کی دلیل ہی اور اس کے برعکس سردی کی +

تاسعہا النوم والیقظة فکثرة النوم للبرودة والرطوبة وکثرة الیقظة للحرارة والیبس والمعتدل منہما للاعتدال +

نہم نیند و بیداری

چنانچہ نیند کی کثرت سردی و تری کی وجہ سے اور بیداری کی کثرت گرمی و خشکی کی وجہ سے اور انکا معتدل اور درمیانی حالت پہ ہونا اعتدال کی وجہ سے ہوتا ہے +

عاشرہا الانفعالات النفسانیة فقوتہا وسرعتہا وکثرتہا للحرارة وتبلدہا للبرودة وثباتہا للیبوسة وسرعة ... زوالہا للرطوبة والجبن ... دلیل البرد وضعف القلب

دہم انفعالات نفسانیہ

(مثلاً غم غصہ۔ خوشی وغیرہ۔ جنکو پہلے حرکات نفسانی کہا گیا ہے) چنانچہ انکا قوی اور سخت ہونا (مثلاً سخت غصہ ہونا) انکا تیز ہونا (مثلاً جلد غصہ کا آنا) اور انکی کثرت (مثلاً بار بار غصہ کا آنا) حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے اور ان کا سست ہونا (مثلاً غصہ کا کم آنا۔ یا مشکل سے خوشی کا پیدا ہونا) سردی

کی وجہ سے ہوتا ہے اور انکا ثابت رہنا (مثلاً غصہ کا قائم رہنا اور جلد نہ جانا) خشکی کی وجہ سے - اور انکا جلد زائل ہوجانا تری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بزدلی اور نامردی سردی اور ضعف قلب کی دلیل ہے۔

والقحة والطیش والجرأة والحدة وکثرة الکلام وسرعته واتصاله للحرارة وکثرة الحیاء والوقار للبرودة +

بےحیائی دلاوری (بہادری) جرأت (نڈر ہونا) اور سخت غصہ ور ہونا۔ گفتگو اور باتوں کی کثرت۔ گفتگو میں تیزی۔ اور نیز گفتگو کا مسلسل اور متصل ہونا حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور زیادہ حیا۔ وقار برودت کی وجہ سے ہوتا ہے +

مذکورہ علامات مزاج مفرد کے علامات ہیں۔ جس میں فقط ایک ہی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ مترجم +

واما علامات الامزجة المرکبة فهی تعرف من ترکیب علامات المفردة +

لیکن مزاج مرکب کے علامات (جس میں دو کیفیتیں زیادہ ہوجاتی ہیں) انہیں مذکورہ بالا مزاج مفرد کی علامتوں کے ملانے سے معلوم ہوسکتی ہیں +

فهذه علامات الامزجة الجبلیة واما الامزجة العارضة فان تکون هذه العلامات عارضة وان تکون تلک الامزجة العارضة ضارة +

یہ مذکورہ بالا علامتوں کی دس جنسیں خلقی (پیدائشی اور اصلی) مزاجوں کی تھیں۔ مگر عارضی مزاجوں میں یہی مذکورہ بالا علامتیں عارضی طور پر پیدا ہوجاتی ہیں (یعنی پیدائشی مزاجوں کی طرح ہمیشہ سے نہیں ہوتی ہیں) نیز یہ عارضی مزاج اس شخص کے لئے مضر اور تکلیف دہ ہوتا ہے (برخلاف ازیں پیدائشی مزاج اس

	شخص کے لئے مضر نہیں ہوتا ہے۔ جیساکہ کوئی شخص خلقۃً گرم مزاج پیدا کیا گیا ہو)
فان کان المزاج العارض مادیا دل علی الصفراوی الوخز والنخس وقلیل ثقل +	چنانچہ اگر عارضی مزاج مادی ہو (یعنی اوس کے ساتھ کوئی مادہ اور خلط ہو) تو **صفراوی مزاج** کی علامتیں مندرجہ ذیل ہوں گی۔ وخز (سوئی کی سی چبھن) نخس (کسی موٹی شے کی چبھن) بدن میں قدرے بوجھ +

وخز اور نخس میں فرق یہ ہے کہ اول میں سوئی کی سی چبھن معلوم ہوتی ہے۔ اور نخس میں انگلی یا لکڑی کی سی چبھن۔ مترجم +

وعلی الدموی الثقل والحمرۃ والتمدد وانتفاخ البدان +	اور **دموی مزاج** (یعنی خونی مزاج) کی علامت یہ ہے کہ بدن میں بوجھ سرخی اور تمدد (تناؤ) نیز بدن پھولا ہوا (موٹا) ہوتا ہے +
وعلی البلغمی البیاض وقلۃ العطش وکثرۃ الریق والنعاس والثقل الزائل +	اور **بلغمی مزاج** میں بدن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ پیاس کم لگتی ہے۔ تھوک اونگھ و پینک کی کثرت ہوتی ہے۔ بدن میں بوجھ زائد ہوتا ہے +
وعلی السوداوی القحل والسھر وثقل اقل	اور **سوداوی مزاج** کی علامت یہ ہے کہ بدن میں قحل (خشکی) ہوتا ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ بدن میں بوجھ ہوتا ہے۔ مگر کم +
والاحلام ایضا تدل علی نوع المادۃ فان رویۃ الخیالات الصفرۃ والنیران والشعل تدل علی الصفراء	**خواب** بعض قسم کے خواب بھی بدن کے مواد کی نوعیت بتاتے ہیں (کہ بدن میں فلاں قسم کا مادہ ہے) چنانچہ خواب میں زرد شکلوں کا۔ آگ اور شعلوں کا دیکھنا

موجز عربی	ترجمہ
ورؤية الاشياء الحمر تدل على الدم ورؤية المياه والبرد والرعد تدل على البلغم ورؤية الاشياء السواد والادخنة والمخاوف تدل على السوداء +	صفراء کی دلیل ہے۔ اور سرخ کا دیکھنا خون کی علامت ہے۔ اور پانی۔ اولوں اور بادل کی کڑک کا دیکھنا بلغم کی علامت ہے۔ اور سیاہ چیزوں کا دیکھنا۔ دھوؤں کا دیکھنا اور خوفناک اور ڈراؤنے خواب دیکھنا سوداء کی علامت ہے +
وقد يدل على كل ذلك السن والبلد والعادة والفصل والتدبير المتقدم +	ہر ایک خلط کے غلبہ پر گاہے انسان کی عمر۔ اوسکا شہر۔ اوس کی عادتیں۔ اور موسم اور اس کے پچھلے تدابیر (کھانا پینا وغیرہ) بھی دلالت کرتے ہیں +

مذکورہ بالا تمام علامتیں مزاج سے تعلق رکھتی ہیں +

موجز عربی	ترجمہ
واما علامات امراض التركيب	مگر امراض ترکیب کے علامات کی قسمیں تین ہیں +
فمنها جوهرية كالاستدلال من الخلقة	(۱) **علامات جوہریہ** (یعنی وہ علامات جو اعضاء کے جوہر اور جسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ انکے حالات اور عوارض سے تعلق نہیں رکھتے ہیں) مثلاً وہ علامات جو اعضاء کی خلقت (شکل وغیرہ) سے تعلق رکھتے ہوں +
ومنها عرضية كالاستدلال من الجمال +	(۲) **علامات عرضیہ** (یعنی وہ علامات جو اعضاء کے عوارض سے تعلق رکھتے ہوں اون کے جوہر اور انکے افعال سے تعلق نہ رکھتے ہوں) مثلاً وہ علامات جو اعضاء کے جمال (خوبصورتی) سے تعلق رکھتے ہوں +
ومنها تمامية كالاستدلال من الافعال +	(۳) **علامات تمامیہ** (یعنی وہ علامات جو اعضاء کے افعال سے

وکلا افعال ان کانت سلیمۃ فالصحۃ تامۃ وان نقصت او بطلت دلت علی البرودۃ او علی رداءۃ الترکیب وان تشوشت فللحرارۃ ✦

تعلق رکھتے ہوں) مثلاً وہ علامات جو اعضا کے افعال سے سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ افعال اگر باقاعدہ ہوتے ہیں۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ پوری صحت ہے۔ اور اگر ناقص یا بالکل باطل ہوں تو سردی کی۔ یا اعضا کی ساخت کے خراب ہوجانے کی دلیل ہے۔ اور اگر افعال پریشان ہوں (جیسے علامت کی ساتویں قسم میں بیان کرچکے ہیں) تو حرارت کی علامت ہے ✦

جمال (خوبصورتی) کی دو قسمیں ہیں (۱) جمال کسبی (مصنوعی خوبصورتی) جو خواہ مخواہ کے تکلف سے مثلاً عمدہ لباس پہننے سے۔ کنگھی کرنے۔ بال جھاڑنے صابون ملنے اور غازہ لگانے سے حاصل ہوتا ہے (۲) جمال حقیقی (اصلی خوبصورتی) جس کے معنے یہ ہیں کہ تمام اعضا کی ہیئت اور مزاج نہایت بہتر حالت میں ہو۔ تمام اعضا کی بج دہج نہایت باقاعدہ اور ڈیل ڈول پوری سجاوٹ پر ہو۔ مترجم ✦

والعلامۃ اما ان تدل علی نفس الحالۃ کعلامات الورم او علی سببھا کالعلامات الدالۃ علی کون الورم دمویا او علی اینھا کدلالۃ افراط منشاریۃ النبض فی ذات الجنب علی ان الورم حجابی ✦

علامتیں ۱گاہے کسی خاص حالت (صحت یا مرض) کو بتلاتی ہیں، مثلاً ورم کے علامات اور گاہے (صحت و مرض کو نہیں بتاتی ہیں بلکہ) اوس حالت کے سبب کو بتاتی ہیں۔ مثلاً وہ علامتیں جن سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ ورم خون کے سبب سے پیدا ہوا ہے اور گاہے اوس حالت کی جگہ اور اوس کا مقام بتاتی ہیں۔ مثلاً مرض ذات الجنب[۱]

[۱] ذات الجنب یا پہلو کا ورم گاہے اوس جھلی میں ورم ہوتا ہے جو پسلیوں کے اندر لگی ہوئی ہے اور گاہے پسلیوں کے گوشت میں اور گاہے حجاب حاجز میں ہوتا ہے ✦

میں نبض کا زیادہ منشاری ہونا یعنی آرہ کے دندانوں کے مانند ہونا اس امر کو بتاتا ہے کہ ورم کا مقام "حجاب حاجز" ہے (یعنی ورم کا مقام وہ پردہ ہے جو سینہ اور شکم کے مابین واقع ہے۔ اور جو تنفس کے لئے پھیپھڑے کو حرکت دیتا ہے) اور

او علی وقتہا کالعلامات الدالۃ علی المنتھی او علی الاحوال اللازمۃ لھا کالعلامات الدالۃ علی البحران ٭

گاہے علامت اس حالت کے وقت کو بتاتی ہے (کہ مرض ابتدائی حالت میں ہے یا انتہائی میں) مثلاً وہ علامات جن سے پتہ چل جاتا ہے کہ مرض نے انتہا کے وقت میں ہے۔ اور گاہے علامتیں اُن حالتوں کو بتاتی ہیں جو کسی مرض میں لازمی طور پر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ علامتیں جن سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض اب "بحران" کی حالت میں ہے ٭

بحران اس وقت کو کہتے ہیں جبکہ مرض اور طبیعت کے درمیان (جو باہم دشمن ہیں) سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ اُس وقت مریض کی بری حالت ہو جاتی ہے۔ بدن میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا بحران جنگ کا بڑا دن ہوتا ہے۔ مترجم ٭

او علی تخصیص تلک الاحوال کالعلامات الدالۃ علی ان البحران اسھالی ٭

اور گاہے علامتیں انہیں مذکورہ بالا لازمی حالتوں کی خصوصیت بتاتی ہیں۔ مثلاً وہ علامتیں جن سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بحران (خصوصیت کے ساتھ) "اسہالی" ہے (یعنی بحران مرض کے مواد کو دستوں کی راہ خارج کر دے گا) ٭

ولان النبض والبول والبراز من العلامات الكلية الدالة علی الاحوال البدنية فلنقل فيها +

اور چونکہ نبض - قارورہ - اور براز (پاخانہ) صحت و مرض کے عام علامات میں سے ہیں (یعنی یہ کسی خاص مرض اور کسی خاص حالت کی علامات نہیں ہیں - بلکہ عام علامات ہیں) اس لئے انکا بیان بھی (اس مقام میں جہاں کلی اور عام بیانات لکھے جا رہے ہیں) ضروری ہے +

القول فی النبض

بیان نبض

وهو حركة وضعية للشرائين قبضا وبسطا لتعديل الروح بالنسيم واخراج فضلاته +

نبض شریانوں کی ایک خاص حرکت کا نام ہے - جس میں شریانوں کی وضع بدلتی رہتی ہے - یعنی وہ پھیلتی اور سکڑتی رہتی ہیں (اس حرکت کو "حرکت وضعیہ" کہتے ہیں) شریانوں کی ان حرکات کی غرض روح کو سرد ہوا کے ذریعہ ٹھنڈک پہونچانا (تعدیل کرنا) اور روح کے گرم بخارات کو باہر نکالنا ہے

حرکت وضعیہ اوس حرکت کو کہتے ہیں جس سے حرکت کرنیوالے جسم کی وضع بدلتی رہے - مگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہے اور اُسکے مقام میں کوئی تغیر نہو - مثلاً چکی کا چکر لگانا - اور آسمان کا گھومنا - اور حرکت اَینی (یا حرکت مکانی) اوس حرکت کو کہتے ہیں جس سے حرکت کرنیوالے جسم کا مکان بدلتا رہے - خواہ وہ ایک مکان سے منتقل ہو کر دوسرے مکان میں آجائے - یا وہ اپنے ہی مقام میں قائم رہے - مگر مکان کی ہیئت بدل جائے - پہلی مثال چلنے پھرنے کی حرکت ہے - اور دوسری مثال مکان کا تنگ ہو جانا اور فراخ ہو جانا ہے +

واجناس ادلته عشرة +

نبض کی دس چیزیں صحت و مرض کی دلیل (علامت) بنتی ہیں (یعنی نبض میں دس چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ اور انہیں دس امور کا لحاظ کیا جاتا ہے) +

احدها المقدار

واقسامه تسعة طویل قصیر معتدل عریض ضیق معتدل مشرف منخفض معتدل +

(۱) **مقدار** (یعنی نبض کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی یا بلندی) چنانچہ نبض کی مقدار کے لحاظ سے نبض کی نو قسمیں ہیں (۱) **طویل** (لمبی۔ جو طبعی حالت سے زیادہ لمبی ہوتی ہے) (۲) **قصیر** (چھوٹی۔ جو طبعی حالت سے چھوٹی ہوتی ہے) (۳) **معتدل** (درمیانی جو نہ زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ نہ نہ زیادہ چھوٹی) (۴) **عریض** (چوڑی۔ جو طبعی حالت سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے) (۵) **ضیق** (تنگ جو طبعی حالت سے زیادہ تنگ ہوتی ہے) (۶) **معتدل** (درمیانی۔ جو نہ زیادہ چوڑی اور نہ زیادہ تنگ ہوتی ہے) (۷) **مشرف** (بلند۔ جو طبعی حالت سے زیادہ بلند اور ابھری ہوئی ہوتی ہے) (۸) **منخفض** (پست۔ جو کم بلند ہوتی ہے) (۹) **معتدل** (درمیانی۔ جو نہ زیادہ بلند اور نہ زیادہ پست ہوتی ہے) +

فاذا رکبت هذه کانت سبعة وعشرین نوعا +

اگر انہی مذکورہ بالا نو قسموں کو مرکب کیا جاوے تو اسکی ستائیس قسمیں بنیں گی*

*یعنی لمبائی چوڑائی اور بلندی ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔ اگر انیس سے ایک ایک ایک لیکر مرکب کیا جائے۔ تو ستائیس قسمیں بنجائیں گی کیونکہ ساری قسمیں نو

ہیں اور نو کو تین میں ضرب دینے سے ستائیس ہوتے ہیں۔ کیونکہ مثلاً
لمبی نبض یا چوڑی ہوگی یا تنگ ہوگی۔ یا درمیانی حالت میں ہوگی
یہ تین قسمیں بنیں۔ انمیں سے ہر ایک یا بلند ہوگی۔ یا پست ہوگی۔ یا درمیانی
حالت میں ہوگی۔ اس طور پر صرف **لمبی نبض** کی نو قسمیں بنتی ہیں۔ اسی طرح
چھوٹی نبض اور **معتدل نبض** کو بھی قیاس کر لو جس سے ہر ایک کی
نو۔ نو قسمیں بنیں گی۔ اور نو کو تین مین ضرب دینے سے ستائیس بن جاویں گی +

جدول اقسام نبض مرکب (۲۷) بلحاظ مقدار

طویل عریض مشرف	طویل عریض منخفض	طویل عریض متوسط	طویل ضیق مشرف	طویل ضیق منخفض	طویل ضیق متوسط	طویل متوسط مشرف	طویل متوسط منخفض	طویل متوسط متوسط
قصیر عریض مشرف	قصیر عریض منخفض	قصیر عریض متوسط	قصیر ضیق مشرف	قصیر ضیق منخفض	قصیر ضیق متوسط	قصیر متوسط مشرف	قصیر متوسط منخفض	قصیر متوسط متوسط
متوسط عریض مشرف	متوسط عریض منخفض	متوسط عریض متوسط	متوسط ضیق مشرف	متوسط ضیق منخفض	متوسط ضیق متوسط	متوسط متوسط مشرف	متوسط متوسط منخفض	متوسط متوسط متوسط

لکن الزائد فی الاقطار الثلاثة هو العظیم والناقص فیها هو الصغیر +

انہی ستائیس قسموں میں سے ایک نبض خاص قسم کی ہوگی جس میں لمبائی چوڑائی اور بلندی تینوں زیادہ ہونگی (یعنی طویل عریض مشرف) اس قسم کا نام خاص ہے جسے **نبض عظیم** (بڑی) کہتے ہیں۔ اور اگر تینوں

	مقدار میں کم ہو (یعنی قصیر ضیق منخفض ہو) تو اسے **نبض صغیر** (چھوٹی) کہتے ہیں +
ثانیہا کیفیۃ قرع الحرکۃ و ذلک اما قوی او ضعیف او متوسط +	**(۲) کیفیت قرع** (نبض کے ٹھوکر کی حالت یعنی دوسری قسم میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ نبض کی ٹھوکر انگلی میں کیسی لگتی ہے) اس لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) **نبض قوی** (جس میں نبض انگلی میں زور سے ٹھوکر مارتی ہے) (۲) **نبض ضعیف** (جس میں وہ کمزور ٹھوکر لگاتی ہے) (۳) **نبض معتدل** (جس میں درمیانی حالت کی ٹھوکر لگاتی ہے) +
ثالثہا زمان الحرکۃ و ہو اما سریع او بطئ او متوسط	**(۳) زمانۂ حرکت** (اس تیسری قسم میں نبض کی حرکت کا زمانہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا ایک حرکت دیر میں ختم ہوتی ہے۔ یا جلدی) زمانہ حرکت کے لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) **سریع** (تیز جس میں نبض جلد حرکت کرتی ہے) (۲) **بطی** (سست جس میں نبض دیر میں حرکت ختم کرتی ہے) (۳) **متوسط** (درمیانی) +
رابعہا قوام الآلۃ وہو اما صلب او لین او متوسط +	**(۴) قوام آلہ** (یعنی نبض کی سختی و نرمی اس لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) **صلب** (سخت جس میں نبض انگلی کے نیچے سخت معلوم ہوتی ہے) (۲) **لین** (نرم) (۳) متوسط (درمیانی) +
خامسہا زمان السکون و	**(۵) زمانہ سکون** (اس پانچویں قسم

هو اما متواتر او متفاوت او متوسط +	میں نبض کا وہ سکون دیکھا جاتا ہے جو دو حرکتوں کے درمیان نبض کے ٹھہراؤ کے وقت معلوم ہوتا ہے) اس لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) متواتر (پے درپے چلنے والی نبض۔ جس میں نبض سکون کم کرتی یا کم ٹھہرتی۔ ہے اور جلد اس کی حرکت شروع ہو جاتی ہے) (۲) متفاوت (ٹھہرنیوالی جس میں نبض زیادہ ٹھہرتی اور زیادہ سکون کرتی ہے) (۳) معتدل (درمیانی) +
سادسها ملمس الآلة	(۶) **شریان کی کیفیت** (گرمی وسردی
وهو اما حار او بارد او متوسط +	چھٹی قسم میں نبض کی گرمی وسردی دیکھی جاتی ہے) اس لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) حار (گرم) (۲) بارد (سرد) (۳) متوسط (درمیانی) +
سابعها مقدار ما فيه من الرطوبة	(۷) **نبض کی رطوبت** (ساتویں قسم میں نبض
وهو اما ممتل او خال او متوسط +	کے اندر کی رطوبت دیکھی جاتی ہے) اس لحاظ سے بھی نبض کی تین قسمیں ہیں (۱) ممتلی (بھری ہوئی۔ جس میں نبض کے اندر رطوبت زیادہ ہوتی ہے (۲) خالی (جس میں نبض کے اندر یا بالکل رطوبت نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے) (۳) متوسط (درمیانی) +

ثامنها الاستواء فی حاله واختلافه فیها فهو اما مستو او مختلف +

(۸) نبض کی حالات کا درست رہنا یا مختلف ہونا

(اس آٹھویں قسم میں نبض کے حالات دیکھے جاتے ہیں۔ کہ آیا یہ ایک حالت پر رہتے ہیں یا بدلتے رہتے ہیں) چنانچہ اس لحاظ سے نبض کی دو قسمیں ہیں (۱) **مستوی** (جس میں نبض ایک حالت پر چلتی رہتی ہی) (۲) **مختلف** (جس میں نبض کی حالتیں مختلف ہوتی رہتی اور بدلتی رہتی ہیں) +

تاسعها الانتظام فی الاختلاف وعدم الانتظام فیه وهو اما مختلف منتظم او غیر منتظم

(۹) نبض کے مختلف ہونیکی صورت میں اوسکی نظم کا قائم رہنا یا نہ رہنا

(یعنی اس نویں قسم میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر نبض مختلف ہے تو ایا اس کا اختلاف باقاعدہ طور پر اور نظم معین پر ہے یا اوسکا اختلاف بھی بیقاعدہ طور پر ہے) اس لحاظ سے بھی نبض کی دو قسمیں ہیں (۱) **نبض مختلف منتظم** (جس میں نبض کے حالات ضرور بدلتے رہتے ہیں۔ مگر باقاعدہ طور پر اور ایک انتظام کے ساتھ۔ مثلاً ایک نبض ہے جس کی ہر ایک پہلی ٹھوکر نرم اور دوسری ٹھوکر سخت ہوتی ہے۔ اور اول سے آخر تک یہی نظام قائم رہتا ہے

وهذا الجنس داخل تحت المختلف فلهذا يجب ان يكون الاجناس تسعة

عاشرها الوزن وهو اما جيد الوزن حسنه او غير جيد الوزن سيئه +

(٢) نبض مختلف غیر منتظم (جس میں نبض کے حالات بلا کسی خاص نظام کے بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک نبض ہے جبکی کبھی تیسری ٹھوکر سخت ہو جاتی ہے کبھی دوسری کبھی دس ٹھوکروں کے بعد ایک ٹھوکر سخت ہو جاتی ہے) +

تنبیہ۔ مگر اس نویں کا ایک علیحدہ اور مستقل قسم شمار کرنا غلطی ہے۔ بلکہ نویں قسم دراصل آٹھویں قسم (مختلف) میں داخل ہے اس لئے جو پہلے کہا گیا ہے کہ "نبض کی دس چیزیں صحت و مرض کی دلیل بنتی ہیں" بجائے اسکے نو کہنا صحیح ہے +

(١٠) وزن (اس دسویں قسم میں نبض کا "وزن" دیکھا جاتا ہے یعنی نبض کے حرکات و سکون کا باہمی مقابلہ کیا جاتا ہے مثلاً انبساط کا مقابلہ انقباض سے یا حرکت کا مقابلہ سکون سے۔ غرض وزن سے مراد یہاں "بوجھ" نہیں ہے بلکہ باہمی "مقابلہ کرنا" مراد ہے) وزن کے لحاظ سے نبض کی دو قسمیں ہیں (١) حسن الوزن (اچھے وزن کی نبض جو عمر وغیرہ کے لحاظ سے بالکل درست ہوتی ہو) (٢) سیئ الوزن (بری وزن کی نبض جسکا وزن عمر وغیرہ کے لحاظ سے غیر طبعی اور خراب ہوتا ہے) +

واصنافه ثلثة +

مجاوز الوزن كالصبي يكون له وزن نبض الشبان +

او مباين الوزن كالصبي يكون له وزن نبض الشيوخ

او خارج الوزن وهو ان لا يشبه وزنه وزن سن البتة وهو ردی +

نبض "سیٔ الوزن" کی پھر تین قسمیں ہیں

(۱) **مُجاوِزُالوزن** (جس میں کسی عمر کی نبض کسی قریب عمر کی نبض کے مانند ہو جائے) مثلاً بچوں کی نبض جوانوں کی طرح چلنے لگے (یا جوانوں کی نبض بوڑھوں کی طرح چلنے لگے)۔ (۲) **مُبایِنُ الوزن** (جس میں کسی عمر کی نبض دور کی عمر کے نبض کی طرح ہو جائے) مثلاً بچوں کی نبض بوڑھوں کی نبض کے مانند ہو جائے۔ یا بوڑھوں کی بچوں کے مانند ہو جائے +

(۳) **خارج الوزن**۔ جس میں نبض اس قدر بدل جاتی ہے۔ جو کسی عمر کی نبض کے ساتھ مشابہ نہیں رہتی ہے۔ چنانچہ یہ آخری قسم سب سے زیادہ ردی اور بُری ہوتی ہے (کیونکہ اس میں طبعی حالت سے نبض بہت زیادہ دُور ہو جاتی ہے) +

ولنقل فی اسباب النبض +

نبض کی قسموں کی تفصیل کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان قسموں کے اسباب بیان کئے جائیں (کہ یہ قسمیں کس وقت کس وجہ سے پائی جاتی ہیں) +

الحاجة الى النبض هی ترويح الحار الغريزی فان ازدادت الحاجة اليه لزيادة فی الحرارة وكانت الالة مطاوعة بلينها والقوة مساعدة كان النبض

یہ سب کو معلوم ہے کہ نبض کی غرض (ضرورت و حاجت) کیا ہے؟ حرارت غریزی (اور روح) کو ٹھنڈک پہونچانا اور تعدیل کرنا ہے۔ اس لئے جب گرمی بڑھ جاتی ہے۔ اور گرمی کے بڑھنے سے نبض

عظیما +	کی ضرورت بڑھ جاتی ہے تو اس وقت نبض کی لمبائی۔ چوڑائی وغیرہ زیادہ ہوجاتی ہے اور نبض عظیم (بڑی) چلنے لگتی ہے (مگر نبض کے عظیم ہونے میں یہ شرط ہے کہ شریان سخت نہو۔ بلکہ نرم ہو اور نرم ہونے کی وجہ سے وہ خوب پھیل سکے۔ نیز قوت بھی قوی ہو جو شریان میں حرکت پیدا کرتی ہے) +
فان کانت الحاجة ازید من ذلك کان اسرع وان افرطت تواتر واما ان کانت الآلة عاصیة لصلابتها کان اسرع مع صغر ثم تواتر +	اگر گرمی کی اس درجہ شدت ہو کہ نبض کے عظیم ہوجانے کے باوجود بھی نبض کی حاجت (تعدیل) پوری نہو۔ تو نبض عظیم ہوجانے کے باوجود سریع (تیز رفتار) ہوجاتی ہے۔ اگر اس سے بھی حاجت زیادہ ہو تو "عظیم۔ اور سریع" ہونے کے باوجود متواتر ہوجاتی ہے۔ یعنی سکون کم کرنے لگتی ہے۔ اور اگر شریان سخت ہو۔ اور سختی کی وجہ سے زیادہ نہ پھیل سکے۔ تو اس صورت میں نبض عظیم نہیں ہوسکتی ہے۔ بلکہ سریع (تیز) ہوگی اور تیزی کے ساتھ صغیر (چھوٹی) ہوگی۔ اگر اس سے کام نہ چل سکیگا تو نبض "متواتر" بھی ہوجائے گی +
وان کانت القوة ضعیفة تواتر مع صغر ازید من صغر الصلابة +	اور اگر قوت کمزور ہو تو نبض نہ عظیم ہوسکتی ہے اور نہ سریع۔ بلکہ متواتر ہوجاتی ہے (یعنی اپنا سکون کم کردیتی ہے) نیز اس حالت میں صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے۔ اور اس حالت سے زیادہ چھوٹی ہوتی ہے۔

جو شریان کے سخت ہونے کی حالتیں ہوتی ہیں۔

یاد رکھو کہ نبض سریع (تیز) اور متواتر میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ سریع میں صرف حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اور متواتر میں خواہ حرکت تیز ہو یا سُست سکون کا زمانہ جو دو حرکتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ تھوڑا ہو جاتا ہے یعنی حرکت کے بعد نبض جتنی دیر کے لئے رکتی اور آرام کرتی ہے۔ متواتر ہونے کی حالت میں کم رکتی ہے + مترجم +

وقد يصغر النبض لانضغاط القوة تحت المادة الغذائية والخلطية كما فى اول النوبة وان كانت القوة فى اصلها قوية +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ باوجود قوت کے قوی ہونے کے نبض صغیر (چھوٹی) ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت (جو نبض چلاتی ہے) غذا کی کثرت یا بدنی مواد کی کثرت سے دب جاتی ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت وہ قوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی مرض کی نوبت (باری) کے شروع اور آمد کے وقت نبض صغیر ہو جاتی ہے (اور جیسا کہ کھانا کھانے کے بعد نبض صغیر ہو جاتی ہے)

ولين النبض للرطوبة وصلابته لليبوسة +

رطوبت کی وجہ سے نبض لَیِّن (نرم) ہوتی ہے۔ اور خشکی کی وجہ سے صُلب (سخت) ہوتی ہے +

وقد يصلب فى البحارين للتمدد بسبب اندفاع المادة الى جهة +

بعض قسم کے بحران میں بھی نبض گاہی سخت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ (بحران کی حالت میں) مرض کے مواد کسی راستے سے خارج ہونیکے لئے اوس طرف دفع ہوتے ہیں۔ جس سے شریان اوسی طرف کو کھینچ جاتی ہے۔ اور اس تناؤ سے نبض سخت ہو جاتی ہے +

واختلافه لثقل مادة او شدة ضعف والمفرط من ذلك يبطل النظام و حسن الوزن +

نبض کے مختلف ہونے کی وجہ مواد کا بوجھ ہوتا ہے (جس سے قوت دب جاتی ہے اور باقاعدہ حرکت نہیں دیسکتی ہے) یا اسکی وجہ نہایت کمزوری ہوتی ہے (جس سے اسکی باقاعدگی جاتی رہتی ہے) اگر یہ دونوں اسباب نہایت شدید ہوں تو نبض کے اختلاف کا نظم بھی جاتا رہتا ہے اور نبض کا وزن بھی خراب ہو جاتا ہے ورنہ نبض اگرچہ مختلف ہوتی ہے. مگر مختلف منتظم (بانظم) ہوتی ہے) +

وههنا انواع من النبض ذات اسماء يجب ان نشير اليها وقد ذكرنا العظيم والصغير +

نبض کی چند قسموں کے خاص نام ہیں جنکی طرف اشارہ کرنا ہمیں ضروری ہے۔ ان نام والی نبضوں میں سے **نبض عظیم** اور **نبض صغیر** بھی ہے. جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں +

النبض المنشاری نبض سریع متواتر صلب مختلف الاجزاء فی الشهوق والغوور والتقدم والتاخر والصلابة واللین +

نبض مُنشارِی (آرہ کے دندانوں کے مانند نبض) وہ تیز، متواتر اور سخت نبض ہے جس کے اجزاء مختلف ہوتے ہیں. کچھ اجزاء بلند اور کچھ پست. بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں اور بعض پیچھے. بعض اجزاء سخت ہوتے ہیں. اور بعض نرم +

الموجی یشبهه الا انه الین +

نبض مَوجی (دریا کی موج کے مانند) نبض منشاری کے مانند ہوتی ہے۔ مگر موجی اسکی نسبت زیادہ نرم ہوتی ہے +

الدودی یشبه الموجی لکنه صغیر +

نبض دُودِی (کیڑے کے مانند) نبض دودی موجی کے مانند ہوتی ہے. مگر دودی صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے +

والنملی یشبه الدودی لکنه اصغر واشد تواترًا وضعفًا +

نبض نَمِلی (چیونٹی کے مانند) نملی نبض دودی کے مانند ہوتی ہے لیکن نملی زیادہ چھوٹی زیادہ متواتر اور زیادہ ضعیف ہوتی ہے +

ذنب الفار نبض یاخذ من مقدار الی اعظم منه او اصغر ثم یرجع الی مقدار الاول وقد ینقطع دونه وذلك ردی +

نبض ذَنَبُ الفَار (چوہے کی دم کے مانند) وہ نبض ہے جو چھوٹی مقدار سے بڑی مقدار کیطرف جاتی ہے۔ یا بڑی مقدار سے چھوٹی مقدار کی طرف آتی ہے۔ اور پھر پہلی مقدار کیطرف (یا پہلی حالت کیطرف) لوٹ آتی ہے۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ پہلی مقدار تک نہیں پہونچتی ہے بلکہ اوس مقدار تک پہونچنے سے پہلے ختم ہوجاتی ہے۔ اور یہ ردی ہے۔ کیونکہ اس سے قوت کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے +

(شکل نبض ذنب الفار)

المطرقی نبض یقرع الاصبع وقبل لا یکفی فیتم بالاخری

نبض مطرقی

(ہتوڑہ کی ٹھوکر کے مانند) وہ نبض ہے جو انگلی میں ٹھوکر مارتی ہے اور قبل اس کے کہ ٹھوکر مار کر پورے طور پر لوٹے کہ ایک دوسری ٹھوکر اور مارتی ہے +

جس طرح اگر ہم ہتوڑہ لوہے پر مارتے ہیں۔ تو خود بخود اُٹھکر لوہے پر ایک اور ٹھوکر لگاتا ہے جو پہلی ٹھوکر سے کمزور ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس نبض کا نام ہتوڑہ کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ مترجم +

ذوالفترۃ ھو الذی یتوقع فیہ حرکۃ فیکون سکون +

نبض ذوالفترہ

(ٹھہرنیوالی نبض) وہ نبض ہے کہ جس جگہ حرکت اور ٹھوکر کی اُمید اور توقع ہوتی ہے۔ وہاں نبض غیر معمولی طور پر رُک جاتی ہے +

شلاً اُنگلیونکے نیچے نبض تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ترتیب وار حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہے۔ مگر اس خاص قسم میں یہ ترتیب بدل جاتی ہے۔ چنانچہ حرکت کے بجائے ایک لحہ کے لئے نبض رُک کر پھر چلنے لگتی ہے۔ مترجم +

الواقع فی الوسط ھو الذی یتوقع فیہ سکون فیقع حرکۃ

نبض واقع فی الوسط

(بیچ میں حرکت کرنیوالی نبض) وہ نبض ہے کہ اس میں جہاں پر سکون کی اُمید اور توقع ہوتی ہے وہاں حرکت ہو جاتی ہے +

یعنی نبض کی باقاعدگی اور ترتیب یہ ہے کہ حرکت کے بعد کسی قدر ٹھہرتی ہے پھر حرکت کرتی ہے۔ یعنی دو حرکتوں کے درمیان سکون ہوتا ہے۔ مگر اس نبض واقع فی الوسط میں یہ ہوتا ہے کہ سکون کے وقت ایک

غیر معمولی حرکت ہوجاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نام زیج میں حرکت کرنیوالی رکھا گیا ہے + **فرق** نبض مطرقی و رواقع فی الوسط میں فرق یہ ہے کہ مطرقی میں دوسری ٹھوکر پہلی ٹھوکر کے مکمل اور ختم ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ اور رواقع فی الوسط میں مکمل ہونیکے بعد۔ مترجم+

القول فی البول | بیان قارورہ (بول)

بول یعنی پیشاب وہ رقیق فضلہ ہے جو گردوں سے مترشح ہو کر دو نالیوں کے ذریعہ شانہ میں جمع ہوتا ہے۔ اور مثانہ سے پیشاب کی نالی کی راہ خارج ہوتا ہے۔ گردے میں جب خون پہونچتا ہے تو خون سے چند

گردے اور مثانہ
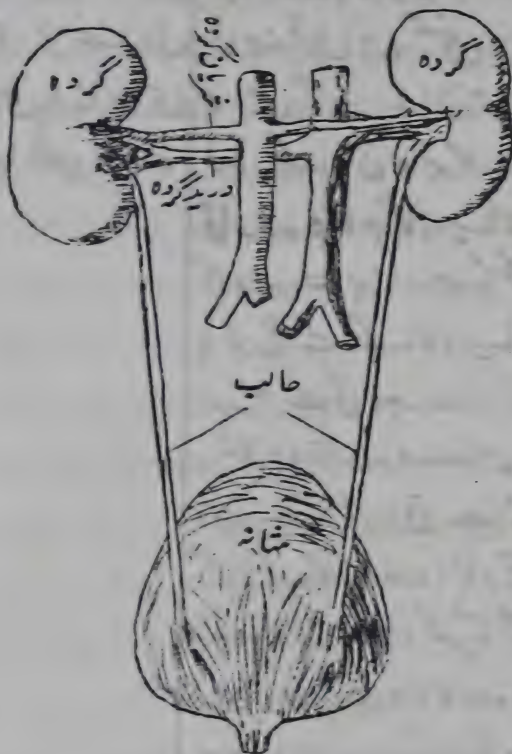
رقیق مواد اور مائیت (خون کا پانی) کو جذب کر کے علیحدہ کر دیتے ہیں اور مثانہ کی طرف روانہ کر دیتے ہیں + ایک تندرست جوان میں ۲۴ گھنٹہ کے اندر بالاوسط پونے دو سیر پیشاب بنتا ہے۔ مترجم +

اجناس ادلته سبعة

اجناس اولہ

قارورہ کے اجناس اولہ (یعنی وہ باتیں جو قارورہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ اور جن سے حالاتِ بدن معلوم ہوتے ہیں) سات ہیں رنگت۔ قوام۔ صفائی و کدورت۔ بُو۔ جھاگ (کف) رسُوب (میل)۔ مقدار +

الاول اللون و اصوله خمسة

(۱) **رنگ**۔ رنگ کے پانچ اصول (قسمیں) ہیں۔ زرد۔ سُرخ۔ سبز۔ سیاہ۔ سفید +

احدها الاصفر فمنه تبنی للبرد و اترجی للاعتدال واشقر و نارنجی و ناری واحمر ناصع کلها للحرارة علی مراتبها

(الف) زرد۔ (اصفر) زرد قارورہ کی چند قسمیں ہیں۔ **تبنی** (بھوسے کے رنگ کا۔ یعنی اگر بھوسا پانی میں بھگویا جائے تو جو رنگ پانی کا ہوگا۔ وہی رنگ **تبنی قارورہ** کا ہوگا) ایسا قارورہ سردی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ **اُترجی** (اُترج یا ترنج کے رنگ کا) ایسا قارورہ اعتدال اور صحت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ **اشقر** (اشقر وہ قارورہ ہے جس میں زردی اور قدرے سُرخی ہوتی ہے) **نارنجی** (نارنگی کے رنگ کا قارورہ) **ناری** (آگ کے رنگ کا قارورہ) **احمر ناصع** (شوخ یا زعفرانی سُرخی والا قارورہ) یہ سب کے سب درجہ بدرجہ گرمی کی وجہ سے ہوتے

ثانیھا الاحمر فمنه اصھب وردی واحمر قان واقتم وکلھا لغلبة الدم والحرارة وقد یکون البول احمر مع البرد کما فی الفالج وسوء القنیة لقلة تمیز الدم عن المائیة اولا جل وجع مقارن کما فی القولنج

ہیں (یعنی اشقر میں حرارت کم۔ اس سے زیادہ نارنجی میں۔ اس سے زیادہ ناری میں اور اس سے زیادہ احمر ناصع میں ہوتی ہے)۔

(ب) سُرخ (احمر) سُرخ قارورہ کی چند قسمیں ہیں۔ اَصْھَب (وہ قارورہ جس میں تھوڑی سی سُرخی سفیدی مائل ہوتی ہے) وَرْدِیّ (گلابی قارورہ) اَحْمَر قانی (وہ قارورہ جو نہایت سُرخ اور قدرے سیاہی مائل ہو) اَحْمَر اَقْتَم (وہ سُرخ قارورہ جو زیادہ سیاہی مائل ہو) یہ سب اقسام غلبہ خون اور زیادتی حرارت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور گاہی سردی کے ساتھ بھی قارورہ سُرخ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مرض فالج میں اور مرض سُوْءُ الْقِنْیَه میں (جس میں جگر کمزور ہوتا ہے۔ اور وہ استسقاء کا مقدمہ سمجھا جاتا ہے۔ قارورہ سُرخ ہوجاتا ہے) ان مرضوں میں قارورہ اس وجہ سے سُرخ ہوتا ہے کہ پانی سے خون کم جُدا ہوجاتا ہے (یعنی پانی سے خون جُدا کرنے والی قوت کمزور ہوجاتی ہے۔ اس لئے وہ خون پانی کے ساتھ ملا ہوا پیشاب کے ساتھ خارج ہوکر قارورہ کو سُرخ بنا دیتا ہے) یا قارورہ کبھی کسی ایسے درد کی وجہ سے جو پیشاب

کے اعضاء گردہ۔ مثانہ کے آس پاس ہوتا ہے۔ سُرخ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مرض قولنج میں (اس وجہ سے قارورہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ کہ قولنج میں آنتوں کے درد کی طرف طبیعت متوجہ اور مشغول ہو جاتی ہے۔ جس سے اس مقام میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی کے پاس گردے ہوتے ہیں۔ جو پیشاب بنایا کرتے ہیں۔ اس گرمی سے صفراء و خون وغیرہ کھنچکر آتے ہیں۔ جو پیشاب میں ملکر اسے سُرخ کر دیتے ہیں) +

والنارى ادل على الحرارة من الاحمر لان الصفراء اشد حرارة من الدم

ناری بول یعنی آگ کے رنگ کا قارورہ سُرخ کی نسبت زیادہ حرارت کو بتلاتا ہے کیونکہ ناری قارورہ صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور سُرخ قارورہ خون کی وجہ سے اور (صفراء خون کی نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے) +

ثالثها الاخضر كالفستقى والنيلنجى وهما للبرد المجمد

(ج) **سبز** (اخضر) سبز قارورہ کی چند قسمیں ہیں۔ **فستقی** (پستہ کے رنگ کا) **نیلنجی** (نیلے رنگ کا) یہ دونوں سردی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جو مواد کو جما دینے والی ہے +

وينذران فى الصبيان بفالج او تشنج

اور یہی دونوں مذکورہ بالا قسمیں بچوں میں فالج یا تشنج پیدا ہونے کی خبر دیتی ہیں

وكالزنجارى والكراثى وهما

زنجاری (زنگار کے رنگ کا قارورہ

لافراط الحرارة المحرقة

جو سفیدی مائل سبز ہوتا ہے کراثی (گندنا کے رنگ کا قارورہ جو گندنا کے مانند سبز ہوتا ہے) یہ دونوں قسم کے قارورے نہایت تیز حرارت کی وجہ سے جو اخلاط کو جلا دیتی ہے پیدا ہوتے ہیں *

رابعها الاسود وقد یکون اما لفرط الاحتراق ان کان معه صفرة ونقدمه قوة الرائحة او لجمود ان کان مع کمودة وعدم الرائحة او لحرکة مادة سوداویة کما فی البحران او لتناول صابغ کالشراب الاسود والمری

(د) سیاہ (اسود)۔ قارورہ گاہے (غلبۂ حرارت اور) مواد کے جل جانے سے سیاہ ہوجاتا ہے اور گاہے (غلبۂ سردی اور) مواد کے جم جانے سے ہوجاتا ہے (جیساکہ قارورہ کی سبزی میں گزرچکا ہے) پہلی صورت میں سیاہی کے ساتھ زردی ہوتی ہے اور قارورہ کے سیاہ ہونے سے پہلے قارورہ میں بو تیز ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت میں سیاہی کے ساتھ نیلاپن ہوتا ہے اور بو بالکل نہیں ہوتی۔ یا کسی سوداوی مادہ کی (جوکہ سیاہ ہوتا ہے) حرکت اور اُس کے خارج ہونے کی وجہ سے قارورہ سیاہ ہوجاتا ہے۔ جیساکہ بحران کی حالت میں (گاہے سوداوی امراض کے مواد قارورہ کی راہ خارج ہوکر اوسے سیاہ کردیتے ہیں) یا کسی ایسی چیز کے کھانے کی وجہ سے قارورہ سیاہ ہوجاتا ہے جو قارورہ کو سیاہ رنگ سے رنگین کردیتا ہے۔ مثلاً شراب سیاہ اور کانجی +

خامسها الابیض فمنه حقیقی کلون اللبن ویدل علی غلبة بلغم وبرد او ذوبان شحم او سمین او اعضاء اصلیة کما فی اخر الدق

ومنه مشف ویقال له الابیض مجازا ویدل اما علی عدم التصرف فی الماء البتة وهو ردی مویس عن النضج او علی سدد تمنع نفوذ الصابغ لها

(۵) سفید (ابیض) سفید قارورہ کی دو قسمیں ہیں (۱) **ابیض حقیقی** (سچا اور واقعی سفید) جسکا رنگ دودھ کے مانند سفید ہوتا ہے۔ ایسا قارورہ غلبۂ بلغم اور غلبۂ سردی پر دلالت کرتا ہے یا اس پر دلالت کرتا ہے کہ شحم (موٹی چربی) یا سمین (پتلی چربی) پگھل رہی ہے۔ یا اصلی (یعنی منی کے) اعضاء پگھل کر خارج ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ تپ دِق کے آخر میں ہوتا ہے (چونکہ یہ سب اعضاء سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس لیئے قارورہ بھی سفید ہو جاتا ہے)

(۲) **ابیض مُشف** (شفاف قارورہ جس میں کوئی رنگ نہیں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت میں سفید نہیں ہوتا ہے، بلکہ اسے مجاز[۱] کے طور پر سفید کہہ دیتے ہیں ایسا قارورہ اس امر کو بتلاتا ہے کہ پانی میں (یعنی پیشاب میں یا اس پانی میں جسے اس شخص نے پیا ہے) بالکل کوئی تصرف وعمل نہیں ہوا ہے ایسا قارورہ بُرا ہوتا ہے اور نضج سے (یعنی مواد کے پکنے سے) ناامید کر دیتا ہے۔ یا اِس قسم کا شفاف اور بے رنگ قارورہ سُدوں کی علامت ہوتا ہے (یعنی یہ بتلاتا ہے کہ پیشاب کی نالیاں اور اُس کے راستے

[۱] کوئی لفظ جبکہ اپنے اصلی معنوں میں بولا جاتا ہے۔ تو اسے حقیقت کہتے ہیں ورنہ مجاز۔ مترجم

	بند ہیں) جو ان مواد اور اجزاء کو نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں، جو پیشاب کو رنگ دیتے ہیں ÷
ثانیها القوام فالرقیق اما لعدم النضج وخصوصا فی الصبیان وهو فیهم ارداالان بولهم الطبیعی اغلظ اولسددا ولکثرة شرب الماء	(۲) **قوام** (قارورہ کا گاڑھا پن یا پتلا پن) چنانچہ **رقیق** (پتلا) قارورہ یا نضج کے نہ ہونے کی وجہ سے (یعنی مواد نہ پکنے کی وجہ سے) ہوتا ہے علی الخصوص بچوں میں پتلا قارورہ نضج نہ ہونے ہی کی وجہ سے ہوتا ہے اور بچوں میں ایسا قارورہ زیادہ بُرا ہے، کیونکہ بچوں کا طبعی پیشاب زیادہ غلیظ ہوتا ہے یا قارورہ سدّوں کی وجہ سے رقیق ہوتا ہے (جو راستوں کو بند کرکے غلیظ اجزاء کو نفوذ نہیں کرنے دیتا ہے) یا زیادہ پانی پینے سے ہوتا ہے
والغلیظ اما لعدم النضج اولنضج خلط فی غایة الغلظ	اور **غلیظ** قارورہ یا نضج نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے (جس سے غلیظ مواد پکنے اور معتدل القوام ہونے کے بغیر قارورہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں) یا کسی ایسے مواد کے پکنے کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہو جاتا ہے۔ جو نہایت غلیظ ہوتے ہیں (ایسے غلیظ مواد پکنے اور نضج پانے کے بعد بھی زیادہ رقیق اور معتدل القوام نہیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ غلیظ ہی رہتے ہیں۔ جو قارورہ کے ساتھ خارج ہو کر اسے غلیظ کر دیتے ہیں) ÷
ویفرق بینهما بما تقدم من افراط الغلظ	**فرق**۔ غلیظ قارورہ کی ان دونوں قسموں میں (یعنی اس غلیظ قارورہ میں

والمعتدل القوام للنضج

جو نضج نہ ہونے سے اور اس میں جو غلیظ مواد کے نضج سے ہوتا ہے) فرق یہ ہے کہ اس سے پہلی حالت دیکھیں۔ اگر اس سے پہلے قارورہ نہایت غلیظ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ نضج مواد غلیظ کی وجہ سے ہے اور نہ عدم نضج کی وجہ سے) اور **معتدل القوام** قارورہ نضج مواد کی وجہ سے ہوتا ہے +

نضج (مواد کا پکنا) اصطلاح میں مواد کے پکنے کو کہتے ہیں۔ جس سے مواد اگر رقیق ہیں۔ تو غلیظ۔ اور اگر غلیظ ہیں۔ تو رقیق ہو جاتے ہیں۔ غرضنکہ نضج سے مواد بآسانی خارج ہو جانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ مترجم +

ثالثها الصفاء والکدورة فالصافی للنضج وسکون الاخلاط والکدر لعدم النضج وتحرك الاخلاط لان النضج یتبعه استواء القوام وقد یکون لسقوط القوة او ورم باطنی

(۳) صفائی وکدورت

(پیشاب کا صاف یا گدلا ہونا)۔ **صاف پیشاب** نضج کی اور مواد کے سکون (ٹھہراؤ) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور **گدلا پیشاب** نضج کے نہ ہونے اور مواد کی حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نضج سے قارورہ کا قوام برابر اور ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور گاہے گدلا پیشاب قوتوں کے زائل ہو جانے سے یا اندرونی ورم کی وجہ سے ہوتا ہے

والکدر المنثور ینذر بصداع کائن او مطل

اور کدرِ منثور یعنی وہ گدلا پیشاب جسکے مکدر اجزاء تمام قارورہ میں پھیلے ہوں اس امر کی خبر دیتا ہے کہ دردسر موجود ہی یا قریب ہی ہونے والا ہے (کیونکہ ایسا

قارورہ مواد کے جوش سے ہوتا ہے جس سے بخارات سر پر چڑھکر درد سر پیدا کر دیتے ہیں) +

والغليظ يفارق الكدر باستواء قوامه وقد يكون غليظا صافيا كبياض البيض

فرق۔ گاڑھے اور گدلے قارورہ میں فرق یہ ہے کہ گاڑھے میں قارورہ کا قوام بالکل ٹھیک اور برابر ہوتا ہے۔ (اور گدلے میں قوام مختلف ہوتا ہے) نیز غلیظ قارورہ گاہے سفیدی بیضہ کے مانند صاف گاڑھا ہوتا ہے۔ (گدلا نہیں ہوتا)

رابعها الرائحة فالمنتنة جدا لافراط العفونة او قروح عفنة فی مجاری البول ان کان معه نضج وعدم الرائحة البتة لجمود و فجاجة وربما دل علی سقوط القوة والمعتدل للنضج

(۴) قارورہ کی بُو (رائحہ)

سخت بدبودار پیشاب مواد کے زیادہ سڑا نہ (عفونت) کی وجہ سے یا پیشاب کے راستوں کے گندہ زخموں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گندہ زخموں کی وجہ سے بدبو اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ قارورہ میں نضج ہو (یعنی قارورہ کے اجزاء معتدل القوام ہوں جس سے نضج سمجھا جاتا ہے) اور قارورہ میں بو کا بالکل نہ ہونا مواد کے جمے ہوئے ہونے اور کچے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے (یہ دونوں باتیں سردی سے ہوتی ہیں) گاہے پیشاب میں بُو کا بالکل نہ ہونا قوتوں کے زائل ہونے کو بتلاتا ہے اور بو کا درمیانی حالت پر ہونا نضج اور مواد کے پکنے کی وجہ سے ہوتا ہے +

خامسها الزبد فکثرته

(۵) قارورہ کا جھاگ (زبد)

قارورہ

وكثيرة وبطوء انفقائه يدل على مادة غليظة لزجة فلذلك هو في امراض الكلى ردي و ينذر ببطول المرض

میں جھاگ کا زیادہ ہونا۔ انکا بڑا ہونا انکا دیر میں ٹوٹنا غلیظ اور لیسدار مواد کے موجودگی کی علامت ہے۔ اسی وجہ سے گردوں کے امراض میں یہ بُرا ہے۔ اور مرض کے دراز ہونے کی خبر دیتا ہے (کیونکہ غلیظ اور لیسدار مواد دیر میں نضج پاتے ہیں اور دیر میں انکے امراض زائل ہوتے ہیں)+

سادسها الرسوب فالدال منه على كمال النضج هو الاملس الابيض المستوي المجتمع

والراسب من المحمود احمد ثم المعلق الذي يرى في وسط القارورة ثم الغمام وهو ما يرى في اعلاها

(۶) قارورہ کا رُسُوب (قارورہ کے وہ اجزاء جو پانی سے ممتاز اور جدا نظر آتے ہیں رسوب کہلاتے ہیں۔ خواہ قارورہ کی تہ میں ہوں۔ یا درمیان میں یا اوپر تیرتے ہوئے ہوں) رسوب محمود (یعنی وہ رسوب جو مواد کے اچھی طرح پکنے پر دلالت کرتا ہے) وہ ہے جو چکنا ہو (کھردرا نہو)۔ رنگ میں سفید ہو۔ قوام میں برابر اور ٹھیک ہو اُس کے اجزاء اکٹھے ہوں۔ یہی رسوب محمود اگر قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہوا ہو تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ اسکے بعد وہ بہتر ہے جو قارورہ کے بیچ میں مُعلّق (لٹکا ہوا) نظر آرہا ہو۔ اس کے بعد وہ ہے جو قارورہ کی بالائی سطح پر نظر آرہا ہو۔ جسے غَمام (ابر) کہتے ہیں+

اما الرسوب الردي كالاشقر والكمد والاسود والنخالي والقشوري والخراطي والصفائحي

رسوب ردی (بُرے قسم کے رسوب) مندرجہ ذیل ہیں۔ اشقر (قدرے سرخی مائل زرد رنگ کا رسوب۔ کَمِد (نیلہ رنگ کا

رسوب)۔ اسود (سیاہ رنگ کا) نخالی (بھوسی کی مانند) قشوری (چھلکوں کے مانند) خراطی (بڑھئی کے رندے کے کھراد کے مانند) صفائحی (چوڑے چوڑے کاغذ کے ٹکڑوں کے مانند)۔

پہلے تین قسم کے رسوب خلطوں سے اور پچھلے چار قسم کے رسوب اعضاء کے چھل جانے اور اُن کے اجزاء کے علیحدہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اصلی اعضاء کے جدا شدہ اجزاء کو "رسوب خراطی" کہتے ہیں۔ اگر یہی چوڑے ہوں تو صفائحی، ورنہ قشوری کہتے ہیں۔ مترجم۔

فاردأها الراسب ثم المعلق ثم الغمام الا ان یکون تعلقه لریح

مذکورہ بالا بُرے قسم کے رسوب میں سب میں بُرا وہ رسوب ہے جو قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہوا ہو۔ پھر وہ جو مُعلّق (لٹکا ہوا) ہو پھر غمام (جو سطح قارورہ پر تیر رہا ہو) ہاں اگر یہی رسوب ردی ریاح کی وجہ سے تیر رہا ہو یا معلق ہو تو وہ بھی تہ نشین رسوب کے مانند بُرا ہی سمجھا جاویگا۔

اور اچھے قسم کے رسوب میں سب سے بہتر وہی تھا۔ جو تہ نشین ہو پھر معلق۔ پھر غمام۔ مترجم۔

وعدم الرسوب اما لعدم النضج او لسدد او لقلة مادة على ان الرسوب یقل فی الاصحاء والمهزولین خصوصاً المرتاضین ویکثر فی المرضیٰ والسمان المتدعین لان الصحیح قد یخلو عن

اور قارورہ میں رسوب کا بالکل نہ ہونا نضج[1] کے نہ ہونے یا سدّوں کے ہونے یا موادّ[2] کے کم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ علاوہ بریں تندرستوں۔ لاغروں اور خصوصاً ریاضت و مشقت کرنے والوں میں رسوب کم۔ اور مریضوں اور آرام پسند موٹوں میں زیادہ۔ کیونکہ تندرست لوگ علی العموم

مادة تتدفع مع البول بالنضج

ایسے مواد سے خالی ہوتے ہیں جو نضج پاکر خارج ہوں +

والرسوب المدی یخالف البلغم الخام بالنتن وتقدم الورم وسهولة الاجتماع والتفرق

فرق - رسوب مِدّی (پیپ دار رسوب یعنی قارورہ کی پیپ) اور بلغم خام میں فرق یہ ہے کہ پیپ میں بدبو ہوتی ہے اسکے خارج ہونے سے پہلے (کہیں) ورم ہوتا ہے۔ پیپ آسانی سے اکٹھی ہو سکتی اور پھیل سکتی ہے +

سابعها مقدار البول فکثرته لکثرة شرب الماء او لذوبان او لاستفراغ الفضول کما فی البحران ان کان معه قوة واعقبه راحة

(۷) مقدار بول (پیشاب کی مقدار) پیشاب کے مقدار کی زیادتی زیادہ پانی پینے سے یا (اعضاء وغیرہ کے) گھلنے سے یا مواد کے خارج ہونے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ بحران میں ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ ہی قوتیں قوی ہوں۔ اور اس کے بعد راحت و آرام آئے +

والبول الردی اسلمه اغزره

اگر قارورہ بُرا اور ردی ہو تو اسکے لئے بہتر یہی ہے کہ زیادہ مقدار میں خارج ہو۔ (یعنی بدن سے تقریباً بالکل نکل جائے جس سے معلوم ہوگا کہ قوت کمزور نہیں ہے) +

وقلته یدل علی فرط تحلل و فناء رطوبة او سدد او اسهال

قارورہ کی مقدار کی کمی اِس امر کو بتلاتی ہے۔ کہ بدن کی رطوبتیں (پسینہ وغیرہ کی راستے) زیادہ تحلیل ہوگئی ہیں یا زیادہ فنا اور معدوم ہوگئی ہیں یا پیشاب کے راستے بند ہیں۔ یا دست جاری ہیں +

وقلة البول جدا مع قلة التحلل تنذر بالاستسقاء

پیشاب کی مقدار کی نہایت کمی باوجود تحلیل کے کم ہونیکے (یعنی باوجود زیادہ

پسینہ نہ آنے۔ اور باوجود زیادہ حرکت وغیرہ نہ کرنے اور زیادہ گرم نہ ہونیکے) مرض استسقار کی خبر دیتی ہے (جس میں سارا پانی پیٹ میں جمع ہوا کرتا ہے۔ یا تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضار کو پھلا دیتا ہے)۔

القول فی البراز

بیان براز (پاخانہ)

براز۔ یا پاخانہ وہ غلیظ فضلہ ہے جو معدہ اور آنتوں کے ہضم کے بعد معار مستقیم کی راہ خارج ہوتا ہے۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ اُسکے غذائی اجزار معدہ اور آنتوں سے جذب ہو کر بدن میں چلے جاتے ہیں۔ اور فضلات بتدریج نیچے اترتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہو کہ جس قدر نیچے اترتے جاتے ہیں اسی قدر غلیظ ہوتے جاتے ہیں اور بالآخر معار مستقیم میں پہونچکر تقریبًا خشک ہوجاتے ہیں۔ پاخانہ معار مستقیم میں غیر معین مدت تک رہتا ہے۔ جو مستقیم اور عضلاتِ شکم کے سُکڑنے سے خارج ہوتا ہے۔ شب و روز میں ایک تندرست جوان کے اندر پاخانہ تقریبًا پندرہ بیس تولہ تک بنتا ہے جسمیں غذا کے اختلاف سے کمی وبیشی ہوا کرتی ہے۔ پاخانہ کے اندر غذار کے غیر منہضم باقیماندہ اجزار اور آنتوں کے فضلات۔ بلغمی رطوبت اور صفرار ہوتے ہیں۔ زردی عام طور پر صفرار کی وجہ سے ہوتی ہے جو اثنا عشری پر گرتا ہے۔ مترجم۔

البراز یدل بلونہ فالطبیعی منہ خفیف النارية

رنگ پاخانہ کی رنگت سے بھی بدن کے حالات معلوم ہوتے ہیں چنانچہ رنگ کے لحاظ سے طبعی پاخانہ وہ ہے

فان استدت فلحرارة
ولغلبة مرار
وان نقصت فلفجاجة و
بردو بیاضه لغلبة بلغم
اولسدة فی مجری المرارة
فینذر ذلك بالقولنج
والیرقان

جس میں ہلکی سی ناریّت ہو (یعنی اس میں آگ کے مانند تھوڑی سی زردی ہو) اگر ناریت (زردی) زیادہ ہو تو وہ گرمی اور غلبۂ صفرا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اگر کم ہو تو وہ غذا کے کچا رہنے اور سردی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پاخانہ کا سفید ہونا غلبۂ بلغم کی وجہ سے یا پتہ کے راستہ میں سُدّہ پیدا ہونے اور بند ہونے سے ہوتا ہے، چنانچہ یہ مرض قولنج اور یرقان کی خبر دیتا ہے +

معدہ وامعاء

صفرا جگر میں پیدا ہو کر پتہ میں جمع رہتا ہے۔ اور پھر پتہ سے آنتوں پر گرتا رہتا ہے۔ جس سے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ بلغم اور پاخانہ آنتوں سے دھلکر صاف ہو جاتے ہیں۔ پاخانہ کی زردی اسی صفرا سے آتی ہے۔ جب صفرا آنتوں پر نہیں گرتا ہے تو بلغم اور پاخانہ بند ہو جاتے ہیں اور "درد قولنج" پیدا ہو جاتا ہے +

نیز یہی صفرا تمام بدن میں پھیل کر اسے زرد کر دیتا ہے اور مرض "یرقان" کی پیدائش ہوتی ہے۔ مترجم +

والصدید والقیح لانفجار دبیلة وکثیرا ما یجلس لمتدع التارك للریاضة شیئا شبیها بالقیح فینفعه ویزول به ترهله الحادث له لفرط الدعة

وہ پاخانہ جس کے ساتھ مِدّہ (صاف ریم) اور قیح (میلی خون آمیز ریم) ہوتی ہو وہ کسی (اندرونی) پھوڑے کے پھوٹنے کی وجہ سے آتا ہے۔ بسا اوقات ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ آرام طلب لوگ جو ریاضت چھوڑ دیتے ہیں۔ قیح (پیپ) جیسا پاخانہ پھرتے ہیں۔ جس سے انہیں نفع پہونچتا ہے اور ان کے بدن کا ترہّل (ڈھیلا پن) زائل ہو جاتا ہے۔ جو زیادہ آرام طلبی اور

ریاضت نہ کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے +

* پیپ جیسی شے حقیقت میں پیپ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ فی الحقیقت بلغم ہوتا ہے جو ریاضت چھوڑ دینے سے تحلیل نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ بآہستگی جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد طبیعت اُسے پائخانہ کے ساتھ خارج کر دیتی ہے۔ مترجم +

والبراز الاسود کالبول الاسود

سیاہ پائخانہ سیاہ قارورہ کے مانند ہے (یعنی جس طرح سیاہ قارورہ خلطوں کے جلنے یا مواد کے جم جانے۔ یا سوداء کے خارج ہونے۔ یا کسی رنگین شے کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح سیاہ پائخانہ بھی انہیں وجوہ سے پیدا ہوتا ہے) +

والاخضر ان لم یکن عن احتراق الزنجاری والکراثی دل علی فرط جمود

سبز پائخانہ اگر زنجاری اور کُراثی کے مانند احتراق (جلنے) کی وجہ سے نہ پیدا ہوا ہو تو وہ مواد کے نہایت منجمد ہونے (جم جانے) پر دلالت کرتا ہے +

زنجاری پائخانہ" زنگار کے مانند سفیدی مائل سبز ہوتا ہے۔ اور کُراثی پائخانہ" گندنا کے مانند سبز ہوتا ہے۔ اس قسم کے رنگ کے پائخانے اخلاط اور مواد کے جل جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو حرارت کی دلیل ہے۔ منجمد ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ مترجم +

ویدل بمقدارہ فقلتہ لقلۃ وصول الغذائیۃ او لاحتباسها فیندر بالقولنج وقد یکون لضعف الدافعۃ وکثرتہ لاضداد ذلک

مقدار پاخانہ کی مقدار سے بھی بدن کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ پائخانہ کے مقدار کی کمی غذا میں فضلات کے کم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے یا غذا کے فضلات کے (آنتوں میں) بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو مرض

ویدل بقوامه فرقته اما لضعف الهضم اولسدد فی الماساریقا او لضعف جذبها اولنزلة اولغذاء مزلق

قولنج کی خبر دیتا ہے۔ اور گاہے اس کی کمی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ آنتوں کی قوت دافعہ (جو پائخانہ کو باہر دفع کرتی ہے) کمزور ہو جاتی ہے + اور پائخانہ کی زیادتی کے وجوہ مذکورہ وجوہ کے برعکس ہوتے ہیں +

قوام پائخانہ کے قوام سے بھی بدن کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ پائخانہ کا رقیق ہونا (پتلا ہونا) قوت ہاضمہ کی کمزوری سے ہوتا ہے۔ یا ماساریقا (جو معدہ اور جگر کے درمیان کی باریک رگیں ہیں) کے بند ہو جانے سے ہوتا ہے (کیونکہ ان کے بند ہونے سے غذا کی رطوبتیں جگر تک نہیں پہونچ سکتی ہیں۔ اس لئے وہ پائخانہ کے ساتھ خارج ہو کر پائخانہ کو رقیق کر دیتی ہیں) یا پائخانہ اس وجہ سے پتلا ہوتا ہے کہ ماساریقا کی قوت جاذبہ (جو غذا کی رطوبتوں کو جذب کرتی ہے) کمزور ہو جاتی ہے۔ یا پائخانہ نزلہ کی وجہ سے رقیق ہو جاتا ہے (نزلہ کی رطوبتیں دماغ سے معدہ اور آنتوں پر گر کر پائخانہ کو رقیق کر دیتی ہیں) یا پائخانہ کسی ایسی غذا کی وجہ سے رقیق ہو جاتا ہے۔ جو غذا کو پھسلا کر جلد خارج کر دیتی ہے (اور معدہ اور آنتوں میں اس قدر نہیں ٹھہرنے

دیتی کہ ماساریقا کی باریک رگیں غذا کی رطوبتوں کو چوس لیں +

واللزج لغذاء لزج او لخلط لزج او لذوبان ان کان معه نتن وسقوط قوة

لیسدار پائخانہ لیسدار غذا کھانے یا لیسدار خلط کے خارج ہونے۔ یا اعضاء اور مواد کے پگھلنے کی وجہ سے ہوتا ہے اِس آخری صورت (پگھلنے) میں پائخانہ میں بدبُو ہوتی ہے۔ اور قوتیں ساقط ہو جاتی ہیں +

والزبدی لریاح او غلیان

جھاگ دار پائخانہ ریاح کی (آمیزش کی) وجہ سے یا جوش کی وجہ سے ہوتا ہے (کیونکہ جوش اور اُبال سے لازمی طور پر جھاگ پیدا ہو جاتے ہیں) +

والیابس اما لفرط تحلل بسبب تعب او لفرط حرارة وخصوصا فی الکلی والکبد او لقلة شرب ماء او یبس اغذیة او کثرة بول

خشک پائخانہ یا اِس وجہ سے آتا ہے کہ ریاضت وغیرہ کرنے سے بدن کی رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں (جو معدہ اور آنتوں سے کھنچکر آتی ہیں) یا پائخانہ کی خشکی حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے علی الخصوص اگر گردے اور جگر میں حرارت زیادہ ہو (کیونکہ جب یہ زیادہ گرم ہو جاتے ہیں تو معدہ اور آنتوں سے تمام رطوبتیں جذب کر لیتے ہیں اور پائخانہ خشک رہ جاتا ہے) یا پائخانہ کی خشکی خشک غذاؤں کے استعمال سے یا زیادہ پیشاب جاری ہونے سے ہوتی ہے (زیادہ پیشاب جب ہی ہوتا ہے کہ معدہ اور آنتوں کی

تمام رطوبتیں جذب ہو کر گردے اور مثانہ میں چلی جائیں ۔

افضل البراز ما کان سھل الخروج ومتشابھا خفیف الناریۃ معتدل القوام والقدر والوقت والرائحۃ غیر ذی بقابق وقراقر وغیر ذی زبدیۃ

"بہترین پائخانہ" (زیادہ صحیح اور معتدل پائخانہ) وہ ہے جو باسانی خارج ہو۔ اُسکے اجزاء ایک جیسے ہوں (ایسے نہ ہوں کہ کچھ اجزاء رقیق اور کچھ غلیظ ہوں) اُس میں ہلکی سی زردی ہو۔ اُس کا قوام معتدل ہو (نہ زیادہ سخت اور نہ زیادہ رقیق ہو) اسکی مقدار بھی مناسب ہو (نہ بہت زیادہ اور نہ بہت ہی کم) مناسب اور معتدل وقت میں ہو (غذا ہضم ہونے کے بعد آئے۔ نہ یہ کہ غذا کھاتے ہی نکل پڑے۔ یا یہ ایک عرصہ کے بعد خارج ہو) اس کی بو بھی معتدل ہو (نہ بہت زیادہ بدبو ہو اور نہ بہت ہی کم) خارج ہوتے وقت نہ پیٹ میں قراقر (گڑگڑاہٹ) ہو اور نہ باہر کوئی آواز (بقابق) ہو اور نہ پائخانہ میں جھاگ ہو۔

"قراقر" پیٹ کی گڑگڑاہٹ کو کہتے ہیں۔ جو ریاح سے پیدا ہوتی ہے اور "بقابق" اُس آواز کو کہتے ہیں۔ جو پائخانہ کے خارج ہوتے ہوئے پیدا ہوتی ہے۔ مترجم ۔

والرائحۃ المنکرۃ واللون المنکر یدلان علی الموت ۔

پائخانہ کی نہایت بری بو اور نہایت برا رنگ موت کی خبر دیتا ہے ۔

تم الجزء النظری من الطب

طب کا حصہ علمی یہاں تک ختم ہو گیا ۔

الجملة الثانية

فی قواعد الجزء العملی من الطب بقول کلی والجزء العملی ینقسم الی علم حفظ الصحة والی علم العلاج ولنبتدئ بحفظ الصحة

جملہ دویم حصہ عملی

جملہ دویم میں علم طب کے حصہ عملی کے اصول و قواعد کا عام بیان کیا جاتا ہے۔ (جو کسی خاص مرض کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا ہے) حصہ عملی کی دو قسمیں ہیں ⁂

(۱) **علم حفظ صحت** (جس سے صحت کے قوانین و اصول معلوم ہوتے ہیں) ⁂

(۲) **علم علاج** (جس میں مرضوں کا علاج بتایا جاتا ہے) ہم پہلے پہل حفظان صحت کے اصول بتلاتے ہیں ⁂

والطبیب لایلزمه ابقاء الشباب والقوة ولا ان یبلغ کل شخص الاجل الاطول فضلا عن ان یمنع الموت

طبیب کے فرایض میں یہ داخل نہیں ہے کہ وہ جوانی اور قوتوں کو اپنے حال پر، قائم رکھے۔ اور نہ اسکے فرایض میں سے یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو سب سے بڑی عمر (اَجل اَطوَل جو تقریباً ایک سو بیس برس ہیں) تک پہونچائے۔ چہ جائیکہ وہ موت کو روک دے۔ جوانی اور قوتوں کو طبیب کیوں قائم نہیں رکھ سکتا؟ اسلیے

وذلك لان البدن لایمکن تکونه الا من رطوبة مقارنة بحرارة تنضجها وتغذوها وتدفع فضلاتها وهی لا محالة تفعل فی الرطوبة وتحللها

کہ بدن کی پیدایش ایک ایسی رطوبت سے ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ حرارت ہوتی ہے یہ ناممکن ہے کہ ایسی رطوبت و حرارت کے بغیر بدن کی پیدایش ہو۔ یہ حرارت اس رطوبت کو پکاتی ہے۔ اس کو غذا دیتی

واذا دام المؤثر الواحد فی المتاثر الواحد اشتد تاثیرہ فی کل وقت

(یعنی اس میں اضافہ کرتی ہے) اِس کے فضلات کو دفع کرتی ہے۔ غرض یہ حرارت اِس رطوبت میں اپنا اثر اور اپنا عمل ضرور کرتی ہے۔ اور (اس لئے بآہستگی) اسے تحلیل و فنا کرتی رہتی ہے۔ اور (یہ اصولِ فلسفہ سے ہے کہ) جب ایک موثر ایک عرصہ تک کسی ایک شے (متاثر) میں اثر کرتا رہتا ہے۔ تو ہر وقت اس کی تاثیر بڑھتی جاتی ہے (اس لئے یہ رطوبت روز بروز زیادہ تحلیل و فنا ہوتی جائے گی) اور

واذا اکثر التحلل ضعفت الحرارۃ الغریزیۃ لفناء مادتھا و ضعف الھضم و قل ایراد البدل الذی لولاہ لم یبق البدن مدۃ تکونہ فضلاً عن استکمالہ

جب یہ رطوبت زیادہ تحلیل ہو جائے گی۔ تو اس رطوبت کے فنا ہونے سے جو کہ حرارت غریزی کا مادہ یعنی محل اور سواری ہے (اور حرارت اسی رطوبت کے ساتھ ہوتی ہے) حرارت غریزی بھی ضعیف ہو جائے گی۔ اور ہاضمہ بھی کمزور ہو جائے گا (جو بدن میں غذائیں پہونچاتا رہتا ہے) اور بدن کے تحلیل شدہ حصوں کا قائم مقام اور بدل (بدل ما یتحلل یا غذاء) بھی گھٹ جائیگا۔ جسکے بغیر بدن پیدا ہونے تک بھی قائم نہیں رہسکتا تھا (یعنی یہی ناممکن تھا کہ غذاء کے بغیر نو ماہ تک بچہ شکم مادر میں رہے اور پھر وہ پیدا ہو) چہ جائیکہ وہ غذاء کے بغیر کامل ہو سکے (یعنی بڑھ کر جوان ہو سکے)

ولا یزال کذلک حتی تفنی الرطوبۃ وتنطفی الحرارۃ وذلک ھو الموت الطبیعی المقدر اجلہ لکل شخص بحسب مزاجہ وقوتہ

اسی طرح ہمیشہ حرارت غریزی اور قوت ہاضمہ ضعیف ہوتی جاتی ہے۔ اور اس لئے بدن کی رطوبتوں کا قایم مقام اور بدل (غذا) کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مذکورہ رطوبت بالکل فنا ہوجاتی۔ اور حرارت غریزی (جس سے حیات وزندگی ہے) بالکل بجھ جاتی ہے۔ اسی کا نام طبعی موت ہے۔ جس کی مدت ہر ایک شخص کے مزاج اور قوت کے موافق معین ہے +

غرض بوڑھاپا اور موت ضروری ہے۔ کیونکہ بدن کی رطوبتیں جنکے بدون زندگی اور پیدائش ناممکن ہے۔ اور جس کے ساتھ حرارت غریزی کا تعلق ہوتا ہے۔ حرارت کے عمل سے فنا ہوتی رہتی ہے۔ اور حرارت کے فنا سے ہضم بھی کمزور ہوجاتا ہے۔ اسلئے تحلیل شدہ رطوبتونکا قائم مقام بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ اور بالآخر یہ رطوبت بالکل ختم ہوجاتی ہے اور اس کا قائم مقام بھی نہیں رہتا ہے۔ جس سے حرارت غریزی بجھ جاتی ہے اور بدن کے سارے کام بند ہوجاتے ہیں جس کا نام "موت طبعی" ہے۔ مترجم +

فغایۃ سعی فعل الطبیب ان یبلغ کل شخص بحسب مزاجہ وقوتہ منتہی الاجل ان لم یتفق لہ مفسد خارجی وان یحفظ صحۃ کل سن علی مایلیق بہ

اس لئے طبیب کے فرایض میں سے صرف اس قدر ہے کہ ہر ایک شخص کو اسکے مزاج اور اسکی قوت کے موافق اپنی عمر تک پہونچا دے۔ بشرطیکہ عارضی اور خارجی طور پر کوئی فساد وخرابی اتفاقاً نہ پیدا ہوجائے۔ اور یہ کہ ہر ایک عمر کی مناسب طور پر حفاظت کرے۔ اور

وذلک بحمایۃ الرطوبۃ

اس کی صورت صرف یہ ہے کہ مذکورہ بالا

عن العفونة البتة و حراستها بدنی رطوبت کو گندہ (متعفن) ہونے سے
عن التحلل الزائد علی المجری بچائے۔ اور طبعی مقدار سے زائد نہ تحلیل
الطبیعی ہونے دے (جیسا کہ بخاروں میں رطوبت
مذکور میں گندگی و سڑاندھ آجاتی ہے! اور
جیسا کہ تپ دق میں طبعی مقدار سے زیادہ
وملاك الامر فی ذلك هو تحلیل ہو جاتی ہے) ان دونوں مذکورہ بالا
تعدیل الاسباب الستة صورتوں کا دار و مدار صرف اِس میں ہے
الضروریة کہ مذکورہ چھ ضروری اسباب میں اعتدال
برتا جاوے (یعنی مذکورہ اسباب کے
تدابیر مناسب طور پر کئے جاویں) چنانچہ
وقد بینا ذلك وما هو ان چھ ضروری اسباب کو ہم پہلے ہی
الافضل من الاهویة بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی بیان کر چکے ہیں
کہ کونسی ہوا "افضل" اور بہتر ہوتی ہے
(باقی رہے دوسرے اسباب۔ اُن کے
تدابیر درج ذیل ہیں) +

تدبیر الماکول

غذاء کے تدابیر

(تدبیر ماکول) جس صحت کو اپنے

کل صحة اردنا حفظها علی حال پر قائم رکھنا چاہیں۔ (یعنی جو صحت
حالها او اردنا علیه الشبیه کامل ہو) تو اس میں ایسی غذائیں کھلانی
فی الکیفیة فان اردنا نقلها چاہئیں جن کی کیفیتیں اُس صحت کے موافق
الی ما هو افضل منها او اردنا ہوں۔ اور اگر اُس صحت کو اُس سے بہتر
علیه الضد حالت پر لانا چاہیں (یعنی وہ صحت کامل نہ ہو) تو اس میں ایسی غذائیں دینی چاہئیں
جن کی کیفیتیں اُس کے برعکس اور مخالف
ہوں +

وليقتصر من الغذاء على الخبز النقي من الشوائب الردية كالشيلم

مناسب یہ ہے کہ غذاؤں میں صرف مندرجہ ذیل غذائیں استعمال کیجا دیں۔ (۱) صاف (گیہوں کی) روٹی۔ جس میں بُری قسم کی کوئی آمیزش نہ ہو۔ مثلاً اس میں "شیلم" (کالا دانہ) نہ ہو (شیلم کو ہندی میں "کالا دانہ" کہتے ہیں، جو کالے رنگ کا گیہوں میں گول دانہ ہوتا ہے۔ اور نشہ لاتا ہے

واللحم الحولی من الضان والعجول والاجدية والدجاج والقبج والطيهوج والحلو الملائم

(۲) سال بھر کے بھیڑ کا گوشت (۳) گوسالہ کا گوشت (۴) بکری کے بچوں کا (حلوان کا) گوشت (۵) مرغیوں کا گوشت (۶) کبک کا گوشت (۷) تیہو کا گوشت (جو "لوا" کی قسم سے ہوتا ہے) اور (۸) مناسب قسم کے حلوے +

وليقتصر من الفواكه على التين والعنب والرطب في البلاد المعتاد فيها اكله

اور میوؤں میں سے صرف انجیر۔ انگور اور کھجوریں استعمال کرنی چاہئیں۔ اور یہ بھی اون شہروں میں جہاں اون کے کھانے کی عادت ہو۔ (یہ سب تقریبًا خالص غذا شمار کی جاتی ہیں۔ ان میں دوائیت اور کوئی زائد کیفیت نہیں سمجھی جاتی ہے)

واما الاغذية الدوائية كلها فلا يلتفت اليها الا لتعديل مزاج او ماكول

لیکن "دوائی غذائیں" (جن میں دوائیت اور کوئی زائد کیفیت گرمی و سردی ہوتی ہے) ان میں سے کسی ایک کی طرف بھی متوجہ نہ ہونا چاہیے۔ ہاں اگر کسی مزاج کو یا کسی کھانے کو معتدل کرنے کی اور اس کی کوئی کیفیت توڑنے کی ضرورت ہو

تو دوائی غذا کا استعمال جائز ہے (مثلاً اگر کوئی شخص گرم ہے۔ تو اُس کی گرمی کو زائل کرنے کے لئے یا اگر کوئی کھانا زیادہ گرم ہے تو اس کی گرمی توڑنے کے لئے کوئی ایسی دوائی غذا استعمال کی جاسکتی ہے۔ جو سرد ہونے کی وجہ سے اُنکی گرمی زائل کردے) +

ولا یوکل بلا شهوة صادقة ولا تدافع الشهوة الهائجة ولیوکل فی الصیف البارد بالفعل وفی الشتاء الحار بالفعل

سچی بھوک کے بغیر کھانا نہ کھانا چاہیے اور نہ سخت بھوک کی حالت میں بھوک کا مارنا چاہیئے۔ موسم گرما میں گرم گرم غذائیں نہ کھانی چاہیئیں۔ بلکہ بارد بالفعل (سرد) کھانی چاہیئیں۔ اور موسم سرما میں حار بالفعل (گرما گرم) +

"باردِ بالفعل" وہ سرد چیزیں جو چھونے سے سرد محسوس ہوتی ہیں۔ اور "حار بالفعل" وہ چیزیں جو چھونے سے گرم معلوم ہوتی ہیں۔ خواہ انکا اثر فی الحقیقت کیسا ہی ہو۔ مترجم +

وادخال الطعام علی آخر مالم ینهضم الاول ردی ودونه اطالة زمان الاکل لما یختلف الهضوم

پہلے کھانے کے ہضم ہونے سے پہلے دوسرا کھانا اُس کے اوپر کھالینا بُرا ہے اور زیادہ عرصہ کھاتے رہنا بھی بُرا ہے مگر اس سے کم۔ اُس کے بُرے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ غذا کا ہضم مختلف ہوجاتا ہے (یعنی پہلی کھائی ہوئی غذا پہلے ہضم ہوجاتی ہے۔ اور آخر میں کھائی ہوئی غذا کچی رہتی ہے۔ غرض ایک ساتھ ہضم نہیں ہوتا ہے)

وتکثیر الالوان محیر للطبیعة

مختلف اقسام کی غذاؤں کا ایک تت،

والغذاء اللذيذ احمد لولا الاكثار منه	کھانا طبیعت کو متحیر (پریشان) کر دیتا ہے۔ لذیذ غذا اچھی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ زیادہ نہ کھائی جائے ÷
ملازمة التفه تسقط الشهوة وتكسل	ہمیشہ پھیکی غذاؤں کا استعمال بھوک مار دیتا ہے۔ اور بدن میں کاہلی پیدا کر دیتا ہے (کیونکہ ایسی غذا سے بلغم پیدا ہوتا ہے۔ جو بھوک اور بدن کی چستی زائل کر دیتا ہے)
والحامض يسرع الهرام ويجفف ويضر العصب والحلو يرخي الشهوة ويحمي البدن والمالح يجفف البدن ويهزله فلتدفع مضرة الحلو بالحامض ومضرة الحامض بالحلو ومضرة التفه بالمالح والحريف وهما به	ترش غذائیں جلد بڑھاپا لاتی ہیں۔ خشکی پیدا کرتی ہیں۔ اور پٹھوں میں نقصان پہونچاتی ہیں۔ شیریں غذائیں بھوک کمزور کر دیتی ہیں۔ اور بدن میں گرمی پیدا کر دیتی ہیں۔ نمکین غذائیں خشکی اور لاغری پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ شیریں غذاؤں کی مضرتوں کو ترش غذا سے۔ پھیکی غذاؤں کی مضرتوں کو نمکین یا تیز غذا سے۔ اور نمکین اور تیز غذا کی مضرتوں کو پھیکی غذاؤں سے دفع کرنا چاہئے (یعنی ان دونوں کو باہم ملا کر کھانا چاہیئے۔ تاکہ دونوں ملکر اعتدال پیدا کریں) ÷
وليترك الغذاء وفي النفس منه بقية شهوة وملازمة الحمية تنهك البدن وتهزله بل هي في الصحة كالتخليط في المرض	کسی قدر بھوک موجود ہو کہ کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمیشہ پرہیز کرنا (جس طرح مریضوں میں کیا جاتا ہے) بدن کو ضعیف و لاغر کر دیتا ہے۔ بلکہ صحت کی حالت میں پرہیز ایسا ہے۔ جیساکہ مرض کی حالت میں بدپرہیزی ÷

ومراعات العادة فی الوجبات وغیرها واجبة ۔	غذا کے متعلق ہر قسم کی عادتوں کی رعایت کرنی ضروری ہے۔ مثلاً دن رات میں جتنے مرتبہ وہ کھاتا ہے اتنے ہی دفعہ اُسے کھانا چاہیئے) وعلیٰ ہذا دیگر عادات ۔
من اعتاد ان یستمرئ الاغذیة الردیة فلا یغتر بھا فتؤلد علی طول الایام امراضا فلیترک بتدریج	جو شخص ردی غذاؤں کے ہضم کر لینے کا عادی ہو۔ اُسے اِس امر پر مغرور نہ ہونا چاہیئے (کہ میں سب اینٹ و پتھر ہضم کر جاتا ہوں) کیونکہ یہی ایک عرصہ کے بعد مختلف امراض پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے بآہستگی چھوڑ دینا چاہیئے (یعنی ردی غذائیں نہ کھانی چاہئیں) ۔
والصفراوی غذاءہ مبرد مرطب والدموی مبرد قامع والبلغمی مسخن ملطف والسوداوی مرطب مسخن	صفراوی مزاج انسان کی غذا سرد و تر۔ خونی مزاج کی غذا سرد اور خون کے جوش کو توڑنے والی۔ بلغمی مزاج کی غذا گرم اور بلغم کو لطیف بنانے والی اور سوداوی مزاج کی غذا تری اور گرمی پیدا کرنے والی ہونی چاہیئے ۔
قد نھی المجربون عن الجمع بین اغذیة یعسر علینا اثباتہ فی کثیر من ذلک بالقیاس	تجربہ کار لوگوں نے چند غذاؤں کو اکٹھا کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر اُن میں سے اکثر باتوں کو دلیل سے ثابت کرنا ہمارے لئے دشوار ہے۔ (کہ کیوں یہ غذائیں ساتھ کھانے سے ایسا اثر رکھتی ہیں۔ ہاں تجربہ سے واقعی مضر ثابت ہوئی ہیں)
قالوا لایجمع بین السمک واللبن فیولدان امراضا	وہ کہتے ہیں کہ مچھلی اور دودھ ساتھ نہ کھانا چاہیئے کیونکہ اِس سے جذام (کوڑھ) اور فالج

من منة کالجذام والفالج و (ادھرنگ) کے مانند چند مزمن (دیرپا)
لا للبن مع حامض حتی نھوا امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور نہ دودھ
عن الجمع بین المضیرۃ کو ترش شئے کے ساتھ کھانا چاہئے۔ حتیٰ
والاجاصیۃ کہ انھوں نے مَضِیرَہ اور اِجاصِیۃ کو
بھی ساتھ کھانے سے منع کیا ہے +

مُضِیرَہ" وہ غذا ہے جس میں سخت ترش دودھ (دہی) جوش
دیا جاتا ہے۔ "اِجاصِیہ" آلو بخارا کی غذا۔ پہلی غذا میں دودھ اور
دوسری غذا میں آلو بخارا کی ترشی ہوتی ہے۔ مترجم +

ولا السویق علی الارز باللبن اور نہ ستو اور دودھ چاول ساتھ
ولا العنب علی الرؤس کھانا چاہئے۔ اور نہ جانوروں کی سری کے
المشویة ولا الرمان علی اوپر انگور، اور نہ ھریسہ (حلیم) کے اوپر
الھریسة ولا الخل مع الارز انار۔ اور نہ چاول کے اوپر سرکہ کھانا
چاہئے +

ھُریسہ" وہ غذا ہے۔ جس میں جَو۔ گیہوں۔ گوشت۔ گھی۔ اور دیگر
مصالحہ جوش دیئے جاتے ہیں۔ مترجم +

تدبیر المشروب

پانی وغیرہ کے تدابیر اصول (تدبیر مشروب)

"مشروب" پینے کی شے۔ خواہ پانی ہو یا
شراب و شربت وغیرہ) +

قالوا لا یجمع بین ماء البیر کنوئیں اور نہر کا پانی تاوقتیکہ ان میں سے
والنھر مالم ینھضم احدھما ایک ھضم نہ ہوجائے۔ دونوں کو ساتھ نہ
وافضل المیاہ میاہ الانھار کرنا چاہئے + سب سے بہتر نہروں کا پانی
وخصوصا الجاریة علی تربة ہوتا ہے۔ علی الخصوص اُن نہروں کا جو
نقیة فیتخلص الماء من الشوائب صاف زمین پر بہتی ہوں۔ ایسی نہروں کا
الردیة او علی حجارة فیکون پانی بُری قسم کی آمیزشوں سے پاک

البعد عن قبول العفونة

ہوتا ہے۔ یا وہ پتھر (یا کنکر) پر بہتی ہوں جنکا پانی سڑنے اور گندہ ہونے سے بہت بعید (دور) ہوتا ہے۔ اور علی الخصوص

وخصوصا الجارية الى الشمال او المشرق وخصوصا المنحدرة الى اسفل

اُن نہروں کا پانی جو اُتر (شمال) یا پورب کیطرف بہتی ہوں۔ اور خصوصا اُن نہرونکا پانی جو زیادہ پستی کی طرف بہتی ہوں (اور اس وجہ سے اون کی رفتار تیز ہو گئی ہو) اور

وخصوصًا اذا بعد المنبع

خصوصًا اگر وہ نہریں اپنے منبع سے (یعنی سرچشمہ سے جہاں سے وہ نکلتی ہیں) دُور ہو گئی ہوں۔

وان كان الماء مع هذا خفيف الوزن يخيل شاربه انه حلو ولا يحتمل الشراب منه الا قليلا فذلك هو البالغ خصوصا اذا كان غمرا شديد الجرية

اور اگر ان صفات کے ساتھ پانی کا وزن ہلکا ہو پینے والا اسے شیریں خیال کرے اور شراب (میں اگر تیزی کم کرنے کے لئے ملایا جاوے تو وہ) زیادہ پانی برداشت نہ کر سکے۔ تو وہ پانی نہایت ہی عمدہ ہے۔ علی الخصوص اگر وہ نہایت گہرا اور تیز بہتا ہوا ہو +

شراب کی گرمی اور تیزی کم کرنے کے لئے پانی ملاتے ہیں۔ اگر پانی اچھا ہوتا ہے تو تھوڑا پانی کافی ہوتا ہے۔ اور اسکی تیزی ٹوٹ جاتی ہے۔ ورنہ زیادہ پانی ملانا پڑتا ہے۔ مترجم +

وماء النيل قد جمع اكثر هذه المحامد

دریائے نیل (جو مصر میں ہے) میں یہ خوبیاں اکثر موجود ہیں +

وماء العين لا يخلو عن غلظ

چشمہ کا پانی کسی قدر ضرور غلیظ (بھاری) ہوتا ہے (کیونکہ اس میں مٹی کے اجزاء ضرور مل جاتے ہیں۔ مگر اسکا پانی اگر جاری ہو جائے تو وہ لطیف (ہلکا) ہو جاتا ہے)

وارداٴ منه ماء القنی — چشموں کے پانی سے زیادہ برا قنی (کاریز) کا پانی ہے +

قنی۔ وہ مصنوعی ندی یا پانی کا نالہ ہے۔ جسے کاشتکار اور باغبان اپنی خاص ترکیب سے زمین کے اندر اندر کھود کر زمین کے اوپر اسکا پانی لے آتے ہیں۔ اور کاشت و باغ وغیرہ کی سیرابی کرتے ہیں۔ مترجم +

ثم ماء البیر وماء النز اردأ منه — اور قنی کے پانی سے زیادہ برا کنوئیں کا پانی۔ اور اس سے برا نزّ (نمناک زمین) کا پانی ہے +

"نزّ" اس زمین کو کہتے ہیں جس میں گڑھا کھودنے سے پانی جمع ہوجاتا ہے۔ مترجم +

وانما ینبغی ان یستعمل الماء بعد شروع الغذاء فی الھضم واما عقیبه فیفجج وفی خلله اردأ على ان من الناس من ینتفع بذلك وھو حار المعدة ومن الناس من یکون شھوته للغذاء ضعیفة فاذا شرب الماء قویت شھوته وذلك لتعدیل حرارة المعدة — پانی اس وقت پینا چاہئے۔ جبکہ غذا کا ہضم شروع ہو چکے (تقریباً گھنٹے آدھ گھنٹے کے بعد) کھانا کھانے کے بعد (فوراً ہی) پانی پینا غذا کو کچا کر دیتا ہے (دیر ہضم بنا دیتا ہے) اور کھانے کے وسط میں پینا نہایت برا ہے۔ علاوہ ازیں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو کھانے کے وسط میں پانی پینے سے فائدہ پاتے ہیں۔ یہ لوگ گرم معدہ رکھتے ہیں + بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں غذا کی خواہش (بھوک) کمزور ہوتی ہے اور جب پانی پی لیتے ہیں تو ان کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ (پانی سے) انکے معدہ کی گرمی زائل ہو جاتی ہے +

ایسے لوگ گرم معدہ رکھتے ہیں جس کی گرمی بھوک کو زائل کر دیتی ہے جب

پانی پیتے ہیں تو یہ گرمی دور ہو جاتی ہے۔ اور اونکی بھوک جاگ اٹھتی ہے۔ مترجم

واما الشراب علی الریق و عقیب الحرکة خصوصا الجماع و عقیب المسهل القوی والحمام و علی الفاکهة و خصوصا علی البطیخ فردی جداً اما ءکان المشروب او شرابا فان لم یکن بد فقلیل من کوز ضیق الراس امتصاصاً

نہار منہ۔ ریاضت و حرکت کے بعد خاصکر حرکت جماع کے بعد۔ سخت مسہل (دست آور دوا) اور حمام کرنے کے بعد۔ میوؤں پر اور علی الخصوص تربوزہ و خربوزہ کھانے کے بعد کوئی شے پینا نہایت برا ہے خواہ پانی ہو۔ یا شراب ہو۔ اور اگر پئے بغیر چارہ نہو (یعنی پیاس شدید ہو) تو آبخورہ کے تنگ سرے (یا پتلی ٹونٹی) سے چوس چوس کر تھوڑا سا پینا چاہیئے +

وکثیرا ما یکون العطش من بلغم لزج او مالح و کلما روعی بالشرب ازداد عطشاً فان صبر علیه انضجت الطبیعة المادة المعطشة و اذابتها فسکن من ذاته و لهذا کثیرا ما یسکن بالاشیاء الحارة کالعسل

اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معدہ کے لیسدار یا نمکین بلغم سے پیاس لگتی ہے (جسے "جھوٹی پیاس" کہتے ہیں) ایسی حالت میں جس قدر پانی زیادہ پیا جاتا ہے۔ اسیقدر پیاس بڑھتی جاتی ہے (کیونکہ پانی سے بلغم اور بھی چپک کر جم جاتا ہے) اور اگر صبر سے کام لیا جائے (اور پانی نہ پیا جائے) تو طبیعت اس پیاس لگانے والے مادہ (بلغم) کو پکا کر پگلا دیتی ہے۔ اور پیاس خود بخود ٹھہر جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر اوقات شہد کے مانند گرم چیزوں سے بھی پیاس ٹھہر جایا کرتی ہے (کیونکہ یہ گرم اشیاء بلغم کو پگھلا کر خارج کر دیتی ہیں) +

الشراب

شراب

وخیر الشراب ما طاب طعمه و عطرت رائحته

بہترین شراب وہ ہے جسکا مزہ اچھا ہو۔ خوشبودار ہو۔ رنگ صاف

وصفی لونه واعتدل قوامه والعلامة الجیدة للشراب الجید الخالی عن الغش انه اذا ترك المقدار القلیل منه مدة طویلة لم یفسد و بقدر طول المدة یعرف جودته والرقیق انطف واسرع اسکارا وتحللا

اور قوام معتدل ہو (نہ گاڑھی ہو نہ پتلی) عمدہ اور کھوٹ سے خالی شراب کی عمدہ علامت یہ ہے کہ اگر اسکی تھوڑی مقدار ایک عرصہ تک چھوڑ دی جاوے۔ تو وہ خراب نہ ہو۔ اور جس قدر زیادہ عرصہ تک شراب خراب نہ ہو اُسی قدر اُس کی خوبی سمجھی جاتی ہے پتلی شراب زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ جلد نشہ لاتی اور جلد ہی اس کا نشہ دور ہو جاتا ہے۔

والغلیظ ابطأ اسکارا وتحللا وادوم خمارا لکنه یسمن و خصوصا الحلو ولیکن شاربه من لسدده علی حذر

گاڑھی شراب دیر میں نشہ لاتی اور دیر ہی میں اِس کا نشہ دور ہوتا ہے۔ اور ایک عرصہ تک اِس کا "خمار" قائم رہتا ہے۔ لیکن شراب اور خصوصاً شراب شیریں فربہی لاتی ہے۔ مگر چاہیئے کہ پینے والا سدوں سے ڈرتا رہے (کیونکہ گاڑھی شراب بعض رگوں کو بند کر دیتی ہے) +

خُمار کے معنی یہ ہیں کہ شراب ہضم ہو۔ اور اس کے فضلات معدہ میں موجود رہیں جس سے خماری حالت باقی رہتی ہے یعنی آنکھیں چڑھی رہتی ہیں سر میں بوجھ اور حواس میں کدورت رہتی ہے۔ مترجم +

ویختار للشبان والمحرورین الابیض الممزوج قبل شربه بمدة الکثیر الماء وللمشائخ الاصفر القلیل المزاج

جوانوں اور گرم مزاجوں کے لئے سفید شراب اختیار کی جاوے۔ جس کے پینے سے کچھ عرصہ پیشتر بہت زیادہ پانی ملایا جاوے اور بوڑھوں کے لئے زرد شراب اختیار کی جاوے۔ جس میں تھوڑا سا پانی ملایا گیا ہو

فان ارادوا التغذية والتسمين فالاحمر ودع الشيخ وما احتمله وجنبه الصبيان وعدله في الشبان

اور اگر چاہیں کہ شراب سے غذائیت پہونچے اور فربہی آئے تو سرخ شراب اختیار کی جائے۔ بڈھے جتنی شراب پئیں پینے دو۔ مگر بچوں کو اس سے بچاؤ اور جوانوں میں معتدل مقدار میں استعمال کرو (نہ زیادہ دو اور نہ بالکل روکو)۔

وانما يستعمل الشراب عند انحدار الغذاء من المعدة واما في خلل الاكل او عقيبه فضار جدا لتنفيذه الغذاء على فجاجته على ان المعتاد به قد ينتفع باستعمال ما يعين على الهضم لا بمقدار ما يقوى على التنفيذ

شراب اس وقت استعمال کرنی چاہیے جبکہ غذا (ہضم ہوکر) معدہ سے منحدر ہونے لگے (یعنی معدہ میں ہضم ہوکر آنتوں کیطرف جانے لگے جو تقریبًا کھانے کے تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے) کھانے کے درمیان یا کھانے کے بعد (فورًا) شراب کا استعمال مضر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں شراب غذا کو کچے ہی ہونے کی حالت میں (رگوں میں) نفوذ کرا دیتی ہے (جس سے رگیں بند ہو جاتی ہیں) علاوہ ازیں بعض عادی لوگوں کو (کھانے کے ساتھ یا اس کے بعد) اس قدر تھوڑی شراب پینے سے فائدہ ہوتا ہے جو صرف غذا کے ہضم میں امداد کرے۔ بقدر زیادہ نہ ہو کہ کچی غذا کو رگوں میں نفوذ کرا سکے۔

وما دام السرور يتزايد واللون يحسن والبشرة تلين والجلد يربو والحركات نشيطة والذهن سليما فلا تخف من افراطه فان اخذ النعاس

شراب پینے کی حالت میں جب تک سرور (خوشی) بڑھتا جائے۔ رنگ نکھرتا جائے۔ بشرہ (بدن کی جلد) نرم ہوتا جائے جلد پھولتی جائے۔ بدن کے حرکات درست ہوں (ان میں سستی و کاہلی نہ آگئی ہو)

یغلب والغثیان بقوی والبدن والدماغ یثقل والذہن یتشوش والحرکۃ تسترخی فقد وجب الترک ووجب القیٔ والقیٔ علی القلیل منہ ردی لانہ یغصب من البدن ما ینفعہ	اور ہوش وحواس بجا ہوں، تو شراب کی کثرت سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ اور جب اونگھ و پینک کا غلبہ ہونے لگے۔ متلی بڑھنے لگے بدن اور دماغ بوجھل ہونے لگیں۔ ہوش و حواس پریشان ہونے لگیں۔ اور بدن کی حرکتیں سست ہو جائیں تو اس وقت شراب کو چھوڑ دینا ضروری اور قے کرانا واجب ہے۔ مگر تھوڑی شراب پیکر قے کرنا بُرا ہے۔ کیونکہ تھوڑی شراب پر قے کرنا بدن کی فائدہ مند چیزوں کو بدن سے چھین لیتا ہے (یعنی بدن سے اچھی رطوبتیں اور معدہ کی غذائیں خارج ہو جاتی ہیں)+
والشرب بالاقداح الصغار خیر من الکبار والتبعید بین الاقداح لینھضم الاول قبل ورود الثانی افضل	چھوٹی پیالیوں میں شراب پینا بڑی پیالیوں سے بہتر ہے۔ اور پیالیوں کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالنا کہ دوسری پیالی پینے سے پہلے پہلی پیالی (کی شراب) ہضم ہو جائے نہایت اچھا ہے (غرض شراب رُک رُک کر پینی چاہیئے۔ ایک دم نہ پی لینی چاہیئے +
وینبغی ان یحف مجلس الشراب بالمنظر اللذیذ من الازھار والمحبوبین من الناس والاراییح اللذیذۃ والسماع المطرب وقد رفع کل ما یغم ویقبض النفس کالنوسخ	مناسب یہ ہے کہ شراب کی محفل عمدہ نظاروں سے آراستہ کی گئی ہو۔ وہاں کلیاں اور پھول (یعنی گلدستے لگے ہوں) محبوب و معشوق ہوں۔ لذیذ اور عمدہ قسم کی خوشبوئیں ہوں۔ مسرت بخش راگ اور گانے ہوں۔ غم پیدا کرنیوالی اور نفس میں

والصنان واللباس القذر والكمد وبعد غسل البدن والاطراف ولبس المشرق من الثياب وتسريح اللحية والراس وتقليم الاظفار

انقباض پیدا کرنے والی (کڑھانے اور پریشان کرنیوالی) تمام باتیں مثلاً میلا پن۔ بغل کی گندگی۔ گندہ اور سیاہ پوشاک دُور کر دینی چاہئیں۔ نیز شراب کا استعمال بدن اور ہاتھ پاؤں دھونے۔ چمکدار کپڑے پہننے ڈاڑھی اور سر (کے بالوں) میں کنگھا کرنے اور ناخنوں کو تراشنے کے بعد کرنا چاہیئے۔

ويكن المجلس مشرفا فسيحا بقرب المياه الجارية مع الظرفاء من الاصدقاء

یہ بھی مناسب ہے کہ شراب کی محفل (بزم مے) روشن۔ فراخ اور کشادہ اور بہتے ہوئے پانی (مثلاً نہر یا دریا) کے قریب ہونی چاہیئے۔ اور ساتھ میں خوش طبع اور با مذاق دوست ہوں ✦

وذلك لان الشراب يحرك قوى النفس ويثير كل الشهوات فاذا لم تجد كل قوة مطلوبها تاذت وانقبضت فلا تقبل النفس على الشراب كل الاقبال ولا تتصرف فيه كل التصرف الواجب فيقل نفعه وربما فسد فكان شره اكثر من نفعه

شراب کے لئے اتنے سامان اور آرائش کی ضرورت اِس لئے ہے کہ شراب نفس کی تمام قوتوں کو متحرک کر دیتی اور ساری خواہشوں کو بھڑکا دیتی ہے۔ اسلئے ہر ایک قوت اگر اپنے مقصود (خواہش کی شے) کو نہ پائے تو وہ قوت تکلیف پاتی اور گھٹتی ہے (جس طرح مثلاً پیاس کے وقت اگر پانی نہ ملے اور بھوک میں اگر کھانا نہ ملے تو دل گھٹتا ہے) اس لئے نفس شراب کی طرف پُوری توجہ نہیں کرتا اور نہ اس میں کامل طور پر اپنا اثر و عمل کرتا ہے۔ جس سے شراب کا نفع کم ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر شراب فاسد و خراب ہو جاتی ہے۔ جس سے اُسکی

منافع الشراب

منها نفسانية ومنها بدنية

اما النفسانية فلا يمكن ان يساويه فيها غيره وذلك كالسرور وبسط النفس وتقويتها وتفسيح املها وتشجيعها وازالة البخل والغم والفكر الفاسد

وهو انفع الاشياء للمالنخوليا لتفريحه المضاد لايحاش السوداء ويحسن الظن والخلق ويقوى قوى الدماغ لان دماغه لا ينفعل عن ابخرة الشراب المسكرة بل عن حرارة اللطيف فيصفو ذهنه

بُرائی اس کے نفع سے بڑھ جاتی ہے +

شراب کے فائدے

شراب کے فائدے دو قسم کے ہیں (۱) "فوائد نفسانیہ" (یعنی وہ فائدے جو جان اور نفس سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً سرور۔ ازالۂ غم۔ ازالۂ بخل۔ جرات و ہمت وغیرہ) (۲) "فوائد بدنیہ" (یعنی وہ فائدے جنکا تعلق بدن سے ہوتا ہے۔ مثلاً رنگ نکھارنا سُدّے اور مسامات کھولنا وغیرہ) +

"نفس سے تعلق رکھنے والے فائدے" اتنے ہیں کہ شراب کے برابر ان فوائد میں کسی دوسری شئے کا ہونا ناممکن ہے۔ اور وہ فوائد یہ ہیں کہ سرور (خوشی) لاتی ہے نفس میں انبساط (فرحت) پیدا کرتی ہے نفس کو طاقت دیتی اور اسکی امیدوں اور تمناؤں کو وسیع کر دیتی ہے۔ نفس کو شجاع (بہادر) بناتی ہے۔ بخل۔ غم۔ اور بری قسم کے تفکرات زائل کرتی ہے۔ نیز مالیخولیا کے لئے شراب مفید ترین اشیاء میں سے ہے۔ کیونکہ اس سے فرحت و خوشی پیدا ہوتی ہے جو اس وحشت کے مضاد و مخالف ہے جو اس مرض میں سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز شراب گمان کو اچھا کرتی ہے (یعنی بدگمانیوں کو دماغ سے زائل کر دیتی ہے) اخلاق

صفاءً لایصفو مثله بغیره فلذلك قوی الدماغ لایسکر بسرعة ولبسرعة السکر و بطوئه یعلم قوة الدماغ و ضعفه

درست کر دیتی ہے۔ قوی الدماغ اشخاص کے دماغ کو قوی کرتی ہے کیونکہ قوی الدماغ لوگوں کے دماغ میں شراب کے نشہ اور بخارات سے کوئی اثر نہیں پہونچتا ہے۔ بلکہ اون کے دماغ شراب کی لطیف اور ہلکی حرارت سے متأثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کا ذہن شراب سے ایسا صاف (اور تیز) ہو جاتا ہے کہ کسی دوسری شئے سے اتنا ہرگز صاف نہیں ہوتا (یہ اوپر کہا گیا ہے کہ "قوی الدماغ لوگوں کے دماغ میں شراب کے نشہ لانے والے بخارات سے کوئی اثر نہیں پہونچتا") اسی وجہ سے قوی الدماغ لوگوں کو جلد نشہ نہیں آتا + اور (اسی سے یعنی) نشہ جلد یا دیر میں آنے سے دماغ کی قوت اور اوسکا ضعف معلوم ہو جاتا ہے (یعنی قوی الدماغ کو نشہ دیر میں اور ضعیف الدماغ کو نشہ جلد آتا ہے) +

بدنی فوائد

واما البدنیة فانها وان امکن ان یستفاد بغیره من المعاجین والمرکبات فذلك بعسر وذلك کتحسین اللون وانارته وتبریقه واشراقه وتقویة الحرارة الغریزیة وانعاشها بحرارة اللطیف النضج

شراب کے وہ فائدے جو بدن سے تعلق رکھتے ہیں وہ اگرچہ دوسری معجونوں اور دوسری مرکب دواؤں سے حاصل کرنے ممکن ہیں مگر یہ پھر بھی مشکل ہے۔ وہ فوائد یہ ہیں کہ شراب بدن کی رنگت نکھارتی ہے۔ اسے روشن۔ براق۔ اور چمکدار بناتی

الرطوبات وتلطيفها واكلالها وتفتيح المجاري وازالة سددها وتفتيح المسام وتقوية الهضم وتكثير الروح وتلطيفها وانارتها وانارة الدم وتنقيته وانضاج البلغم وتلطيفه وادرار الصفراء وترطيبها وتعديل مزاج السوداء وقمع عاديتها واخراجها	ہے۔ اپنی لطیف اور ہلکی حرارت سے حرارت غریزی کو قوی کرتی۔ اور اسے بھڑکاتی ہے۔ بدن کی رطوبتوں کو پکاتی ہے۔ انہیں پھیلاتی ہے (اور پھیلا کر خارج کر دیتی ہے) رگوں اور راستونکو کھولتی اور اون کے سُدّوں (بندشوں) کو زائل کرتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتی روح کو زیادہ اور لطیف و روشن بناتی ہے۔ خون کو روشن اور صاف کرتی ہے بلغم پکاتی اور اسے لطیف (رقیق) بناتی ہے۔ صفراء کو پیشاب کے راستے بہاتی اور اس کی خشکی زائل کرتی ہے۔ سوداء کے مزاج کی تعدیل کرتی (یعنی سوداء کی سردی و خشکی کم کر دیتی) اس کی مضرتونکو کم کر دیتی اور اسے (بدن سے) نکالدیتی ہے +
ونفعه يتعلق بالقوى الطبيعية والحيوانية اكثر من القوى النفسانية	شراب کے فائدے جس قدر قوت نفسانی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اُس سے زیادہ اُن کا تعلق قوت طبعی اور قوت حیوانی سے ہے +
وادامته تبلد الذهن وترخي العصب وتورث الرعشة والتشنج وكثيرا ما يموت السكران بالسكتة	شراب کا ہمیشہ استعمال کرنا ذہن کند کرتا۔ پٹھوں کو ڈھیلا کرتا اور مرض رعشہ (کپکپی) اور تشنج پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر اوقات نشہ سے بدمست لوگ مرض سکتہ سے مرجاتے ہیں (یعنی کثرت شراب

سے سکتہ پیدا ہو کر موت آتی ہے)

والشراب الصرف محرق للدم مفسد لمزاج الدماغ والکبد	خالص شراب (جو پانی سے نہ ملائی گئی ہو) خون جلا دیتی۔ دماغ اور جگر کے مزاجوں کو خراب کر دیتی ہے +
والمسطار یخاف منہ ذوسنطاریا النفخہ واسھالہ	"شراب مسطار" (یعنی وہ شراب جو چھ ماہ سے کم کی ہو) سے مرض ذوسنطاریا کا خوف ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی شراب (چونکہ دیر ہضم ہوتی ہے۔ اس لئے) نفخ و ریاح پیدا کرتی اور دست لاتی ہے +

"ذوسنطاریا" دستوں کا مرض ہے۔ جس میں جگر سے مواد بہ کر آنتوں میں آتے ہیں اور وہ پاخانہ کی راہ خارج ہوتے ہیں۔ مترجم +

والسکر المتواتر یوھن قوی الدماغ والعصب ولاباس فیہ فی الشھر مرتین لاراحتہ قوی الدماغ	متواتر یعنی پے در پے نشہ کا آنا دماغی قوتوں اور پٹھوں کو کمزور کر دیتا ہے، مگر ایک ماہ میں دو مرتبہ شراب کا استعمال کوئی مضائقہ نہیں رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے دماغی قوتوں کو راحت و آرام ملتا ہے +
والفصل والبلد البارد ان یحتملان کثرۃ الشراب وقوتہ	سرد موسم اور سرد ملک شراب کی کثرت اور شراب کی تیزی کو برداشت کر لیتے ہیں (یعنی اُن میں تیز شراب کثرت سے پی جا سکتی ہے) +
ومھما امکن ترک التنقل فھو اولی	جہاں تک ممکن ہو شراب کے ساتھ "نقل" استعمال نہ کرنا چاہئے +

"نُقل" اُس شئے کو کہتے ہیں جو شراب کے ساتھ مُنہ کا مزہ بدلنے کے لئے استعمال کیجاتی ہے۔ مثلاً کباب میوہ جات۔ بھُنے چنے وغیرہ مترجم +

لکن المحرور قد ینتفع	مگر گاہے گرم مزاجوں کو بھی۔ انار رنجوش

بالتنقل بالسفرجل والرمان المز والتفاح والکمثری والزعرور واقراص اللیمو وحماض الاترج وشرابه بل قد یحتاج الی التنقل باقراص الکافور (کما یفعل بالمدقوقین

(کھٹ مٹھا انار) سیب۔ امرود۔ زعرور[1] لیموں کے قرصوں۔ ترنج کے جوکہ (یانی) اور شربت ترنج کے نقل سے فائدہ پہونچتا ہے۔ بلکہ گرم مزاجوں میں گاہے "اقراص کافور" سے نُقل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے (جوکہ کافور کی وجہ سے نہایت سرد ہوتا ہے) جیساکہ تپ دق والونکے ساتھ کیا جاتا ہے +

یعنی تپ دِق والوں کو گاہے شراب پلاتے ہیں۔ اور شراب کی گرمی زائل کرنیکے لیئے "اقراص کافور" نقل کے طور پر کھلاتے ہیں جو نہایت سرد ہوتا ہے + "اقراص کافور" ایک مرکب دوا ہی جس میں کافور پڑتا ہے، علی ہذا "اقراص لیموں" میں لیموں۔ مترجم +

والمبرود بجوارش التفاح والسفرجل والجلنجبین والتمر والفستق والمرطوب بالقصنامة المشوی وزیتون الماء والفستق واللوز المملوحین

اور سرد مزاجوں کو جوارش سیب (جو ایک مرکب دوا ہے) بہی۔ گلقند چھوہارے اور پستہ کے نقل سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور تر مزاج والوں کو بھنے ہوئے "قصنامہ" (چنبیوں) زیتون الماء (پانی کا زیتون) نمکین پستہ اور نمکین بادام کے نقل سے فائدہ پہونچتا ہے +

"قصنامہ" اُن خشک چیزوں کو کہتے ہیں جو دانتوں کے کناروں سے کھائے جاتے ہیں جیسے بھنے چنے "زیتون الماء" یا پانی کا زیتون اِس سے مراد وہ زیتون ہے جو نمک اور پانی میں بھگویا جاتا ہے۔ مترجم +

والاشیاء التی تبطیٔ

اِن چیزوں میں سے جن سے شراب کا

[1] زعرور ایک قسم کا سیب ہے +

بالسكر التنقل باللوز وخصوصاً المر وخسون لوزة يستعمل قبل الشراب فيمنع السكر	نشہ دیر میں آتا ہے۔ بادام اور علی الخصوص کڑوے بادام کا نقل ہے۔ اگر پچاس بادام شراب سے پہلے استعمال کئے جاویں تو یہ نشہ کو بالکل روک دیتے ہیں
وكذلك التنقل ببزر القنبيط المملح واكل القنبيطية والكرنبية قبل الشراب	اسی طرح تخم قنبیط[1] کا نقل بھی جو نمکین کیا گیا ہو دیر میں نشہ لاتا ہے۔ علی ہذا شراب سے پہلے "غذار قنبیطیہ" کا کھانا (جس میں قنبیط پڑتا ہے) اور "غذار کرنبیہ" کا کھانا (جس میں کرنب یا کرم کلہ پڑتا ہے) بھی دیر میں نشہ لاتا ہے۔
وكذلك استعمال المدرات والثرائد الدهنية وان ابطأت بالسكر لكنها تمنع كثرة الشراب	علی ہذا "مُدرات" یعنے ان دواؤں کا استعمال جو پیشاب جاری کرتے ہیں (بھی دیر میں نشہ لاتا ہے) روغن دار اور چکنے "ثرید" یعنے شوربے میں چوری ہوئی روٹیاں اگرچہ نشہ میں دیری پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر وہ زیادہ شراب پینے نہیں دیتی ہیں ÷
والمسكرات بسرعة كالتنقل بجوز الطيب ونقعه فى الشراب وكذلك العود الهندى والشيلم وورق القنب الزعفران وكل هذه يسكر مفردة ومجموعة	اور ان چیزوں میں سے جن سے (شراب کا) نشہ جلد آتا ہے۔ جائفل کا نقل کرنا اور اسے شراب میں بھگونا ہے علی ہذا عود ہندی (اگر ہندی)، شیلم (کالا دانہ)۔ برگ بھنگ اور زعفران (بھی اگر شراب کے ساتھ استعمال کئے جاویں تو نشہ جلد آتا ہے)۔ یہ سب چیزیں تنہا (بلا شراب کے) بھی نشہ

[1] قنبیط ایک قسم کا کرم کلہ ہوتا ہے۔ مترجم ÷

واما البنج واللفاح والشوکران والافیون فمفرط وانما یستعمل لمن یرید ان یعالجہ بما لا یحتملہ فی الصحو	لاتی ہیں۔ لیکن اجوائن خراسانی۔ لفاح شوکران اور افیون نہایت سخت چیزیں ہیں (ان سے سخت نشہ آتا ہے) اور صرف اسی شخص کے لئے استعمال کیجاتی ہیں جسکا کوئی ایسا علاج کرنا منظور خاطر ہو جسے وہ ہوشیاری اور ہوش و حواس کی سلامتی میں برداشت نکرسکتا ہو

یعنی مثلاً جراحی وغیرہ کرنے میں اُن دواؤں سے شراب کیساتھ مریض کو بیہوش کیا جاتا ہے۔ تاکہ جراحی کی سخت تکلیف وہ محسوس نہ کرسکے۔ "لفاح" (کچھنا کچھنی) ایک بوٹی ہے۔ جو نہایت مخدر یعنی سُن اور بیحس کرنیوالی شے ہے "شوکران" بھی ایک مخدر (سُن کرنیوالی) بوٹی ہے۔ مترجم

ومما یذھب رائحۃ الشراب الکزبرۃ الیابسۃ والراسن والدارصینی	ان چیزوں میں سے جن سے شراب کی بو دور ہوجاتی ہے خشک پودینہ۔ راسن اور دارچینی ہیں
وافضل ما یمزج بہ الشراب الماء وقد یمزج بماء لسان الثور فیزداد تفریحہ وھو بذلک لیسر سرورا عظیما	اُن چیزوں میں سے جو شراب کے ساتھ ملائی جاتی ہیں سب سے بہتر۔ پانی ہے۔ اور گاہے شراب کو عرق گاؤزباں کے ساتھ ملاتے ہیں جس سے شراب میں تفریح زیادہ آجاتی ہے (یعنی اس سے زیادہ فرحت پیدا ہوتی ہے) اور شراب اس عرق کی وجہ سے نہایت سرور (خوشی) پیدا کرتی ہے اور
وقد یمزج بماء الورد فیقوی المعدۃ والقلب اکثر وقد یمزج بامراق الفراریج او اللحم لمن غشی علیہ او	گاہے اسے گلاب کے ساتھ ملاتے ہیں جس سے معدہ اور قلب کو زیادہ قوت ہوجاتی ہے۔ اور گاہے شراب کو چوزوں یا گوشت کے شوربوں کے ساتھ اون

ضعف وخیف ان لا تطول المدۃ الی حیث تصل المرقۃ مفردۃ	شخصوں کے لئے ملاتے ہیں جنہیں غشی آگئی ہو۔ یا جو اس قدر ضعیف و ناتواں ہو گئے ہوں کہ تنہا شوربہ بدن کے اندر پہونچنے تک خوف ہو کہ وہ زندہ نہ رہ سکیں گے +

گاہے غشی اور نہایت ناتوانی کی حالت میں ضرورت پڑتی ہے کہ کوئی زری غذا پہونچائی جائے۔ اس لئے شوربہ کیساتھ شراب ملاکر پلادیتے ہیں۔ کیونکہ شراب اپنی تیزی کی وجہ سے شوربہ کو جلد نفوذ کرادیتی ہے اور اعضاء تک غذاء فوراً پہونچ جاتی ہے۔ اگر تنہا شوربہ دیا جاوے تو وہ دیر میں اعضاء تک پہونچتا ہے۔ جب تک مریض کے ہلاک ہونیکا خوف ہوتا ہے۔ کیونکہ ناتوانی ایسی حد تک ہوتی ہے کہ وہ بلا غذاء زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ مترجم +

تدبیر الحرکۃ والسکون البدنیین | حرکت و سکون بدنی کی تدابیر (یعنی سکون

بقاء البدن بدون الغذاء محال ولیس غذاء یصیر بجملتہ جزءعضو بل لابد ان یبقی منہ عند کل ھضم اثر ولطخۃ فاذا ترکت وکثرت علی طول الزمان اجتمع منہا شئ لہ قدر یضر بکیفیتہ بان تسخن البدن بنفسہ او بالعفن او یبرد بنفسہ او باطفاء الحرارۃ الغریزیۃ او یضر بکمیتہ بان یسد	و ریاضت کے اصول و قواعد) + **ریاضت کی حاجت** اس لئے ہوتی ہے کہ غذا کے بغیر بدن کا قائم رہنا محال ہے۔ اور کوئی بھی غذا ایسی نہیں ہے کہ ساری کی ساری حصۂ بدن بنجاوے (اور اس سے کوئی فضلہ باقی نہ بچے) بلکہ یہ ضروری ہے کہ غذاء کے ہر ایک ہضم کے وقت اس کا کچھ اثر اور بقیہ (فضلہ) بچ جاتا ہے۔ جو (ا) اگر بدن میں ہی چھوڑ دیا جائے (اور ریاضت کے ذریعہ خارج نہ کیا جاوے) اور زیادہ عرصہ گزرنے پر بدن میں اس کی کثرت ہوجائے تو بدن

ويثقل البدن ويوجب امراض الاحتباس

یں وہ اس قدر اکٹھی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی کیفیت یا کمیت (مقدار) سے بدن میں ضرر پہونچانے لگتی ہے۔ کیفیت سے ضرر پہونچانے کے یہ معنے ہیں کہ وہ بذات خاص یا عفونت (گندگی) پیدا کر کے بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ یا بذاتِ خاص[1] یا حرارت غریزی کو بجھا کر سردی پیدا کرتی ہے۔ اور کمیت (مقدار) سے ضرر پہونچانے کی صورت یہ ہے کہ وہ رگوں میں سُدے پیدا کرتی ہے۔ بدن بوجھل کر دیتی ہے اور احتباس[2] کے امراض (مثلاً ورم۔ استسقاء وغیرہ) پیدا کرتی ہے +

وان استفرغت تاذى البدن بالادوية لان في اكثرها سمية ولانها لا تخلو من اخراج الخلط الصالح المنتفع به فهذه الفضلات ضارة تركت او استفرغت

اور (۲) اگر اُن فضلات کو دواؤں کے ذریعہ خارج کیا جائے تو دواؤں سے بدن میں اذیت (تکلیف) پہنچتی ہے کیونکہ اکثر دوائیں زہریلی ہوتی ہیں۔ نیز یہ دوائیں بدن سے اچھے اخلاط کو جن سے بدن کو نفع پہونچتا ہے۔ لازمی طور پر خارج کر دیتی ہیں۔ غرض یہ فضلات جو کہ ہر ایک ہضم میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر چھوڑ دئے جائیں تو بھی ضرر پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر دواؤں سے خارج کئے جائیں۔ تو بھی

---

[1] اگر یہ فضلات خود سرد یا گرم ہوں تو بذات خاص سردی یا گرمی پیدا کرتے ہیں۔ ورنہ حرارت کو بجھا کر سردی اور عفونت پیدا کر کے گرمی پیدا کرتے ہیں۔ مترجم +

[2] مواد رُک جانے کے امراض ۱۲ +

ضرر پہونچاتے ہیں (اس لئے ریاضت کی حاجت ہے۔ جو ان فضلات کو بدن سے خارج بھی کر دیتی ہے۔ اور کوئی ضرر نہیں پہونچاتی ہے۔ چنانچہ مصنف فرماتے ہیں)+

والحركة من اقوى الاسباب فى منع تولدها بما تسخن الاعضاء وتسيل فضلاتها فلا يجتمع منها على طول الزمان

اور حرکت و ریاضت چونکہ اعضاء کو گرم کرتی اور ان کے فضلات کو بہا کر خارج کر دیتی ہے۔ اس لئے ان فضلات کی پیدائش کو روکنے کے لئے ریاضت قوی ترین اسباب میں سے ہے۔ اور ایک عرصہ گزر جانے پر بھی یہ فضلات اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں +

وهى تعود البدن الخفة والنشاط وتجعله قابلا للغذاء وتصلب المفاصل وتقوى الاوتار والرباطات والاعصاب وتؤمن من جميع الامراض المادية واكثر المزاجية اذا استعملت المعتدل منها فى وقتها وكان باقى التدابير صوابا

علاوہ ازیں ریاضت سے بدن ہلکا ہو جاتا ہے۔ بدن میں نشاط (سرور) پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ غذا قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جوڑ سخت ہو جاتے ہیں۔ وتر (گوشت کی نسیں) رباط (ہڈیوں کی بندشیں) اور پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں نیز تمام "مادی امراض" اور اکثر "مزاجی امراض" سے امن ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ریاضت معتدل طور پر اور اپنے وقت پر استعمال کی جاوے اور باقی (غذا وغیرہ کے) تدابیر درست ہوں +

مادی امراض وہ ہیں جو مادہ اور خلطوں سے پیدا ہوتے ہیں اور مزاجی امراض وہ ہیں جو مزاج بگڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مترجم +

وقت الرياضة بعد انحدار الغذاء وكمال هضمه والرياضة المعتدلة هي التي تحمر فيها البشرة وتربو وتبتدئ العرق واما التي يكثر فيها سيلان العرق فمفرطة

ریاضت کا وقت معدہ سے غذا اُترنے اور کامل طور پر ہضم ہونے کے بعد ہے اور معتدل ریاضت وہ ہے جس میں "بشرہ" (بدن کی جلد) سُرخ ہو جائے اور پھول جائے اور پسینہ آنے لگے۔ اور جس میں پسینہ بہت زیادہ بہے۔ وہ "ریاضت غیر معتدل" (یا ریاضت مفرط") ہے +

واي عضو كثرت رياضته قوي وخصوصا على نوع تلك الرياضة بل كل قوة هذا شأنها فان من استكثر من الحفظ قويت حافظته وكذلك المستكثر من الفكر والتخيل

جس عضو کی ریاضت کی جائے۔ وہ عضو قوی ہو جاتا ہے۔ علی الخصوص یہ عضو اسی قسم کی ریاضت پر زیادہ قوی ہوتا ہے۔ بلکہ ہر ایک قوت کی یہی حالت ہے (کہ وہ ریاضت کرنے سے بڑھ جاتی ہے) چنانچہ جو شخص زیادہ یاد کرتا ہے۔ اُسکی یاد (قوت حافظہ) بڑھ جاتی ہے۔ اور جو زیادہ سوچتا (فکر کرتا) اور خیال کرتا ہے اُس کی سوجھ و سمجھ (فکر) اور اُس کا خیال بڑھ جاتا ہے +

ولكل عضو رياضة تخصه فللصدر القراءة وليبتدئ فيها من الخفية الى الجهرية بالتدريج والسمع يرتاض بسماع الانغام اللذيذة والبصر بقراءة الخط الدقيق احيانا وبالنظر الى الاشياء

اور ہر ایک عضو کے لئے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے۔ چنانچہ سینے کی ریاضت پڑھنا ہے۔ پڑھنے میں مناسب ہے۔ کہ پہلے ہلکی آواز نکالی جائے اور پھر بآہستگی بلند آواز + "سننے کی قوت" کی ریاضت لذیذ اور عمدہ قسم کے راگوں کے سننے سے ہوتی ہے۔ اور "بینائی کی ریاضت" کبھی کبھی باریک خطوط اور

متن	ترجمہ
الجميلة	حروف کے پڑھنے اور خوبصورت اشیاء کی طرف دیکھنے سے ہوتی ہے +
وركوب الخيل باعتدال رياضة للبدن كله ويحلل اكثر مما يسخن وينفع الناقهين بتحليل بقايا امراضهم وكذلك الترجح بالرفق	گھوڑے کی معتدل سواری سے (جو نہ بہت زیادہ دیر تک ہو اور نہ بالکل تھوڑی ہو) تمام بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے۔ بدن میں گرمی پیدا کرنے سے زیادہ بدن کی رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ اور مرض سے اُٹھے ہوئے لوگوں کو اس لئے فائدہ بخشتی ہے۔ کہ اُنکے بقیہ امراض کو تحلیل کر دیتی ہے یہی حال ہلکے ہلکے جھولے جھولنے کا ہے +
واما طرد الخيل فيحلل كثيرا ويسخن كثيرا	گھوڑے دوڑانے سے بدن کی رطوبتیں بھی زیادہ تحلیل ہوتی ہیں۔ اور گرمی بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے +
واللعب بالصولجان رياضة للبدن والنفس لما يلزمه من الفرح بالغلبة والغضب بالانقهار وكذلك المسابقة بالخيل	اور صولجان کے ساتھ کھیلنے (یعنی "گیند بلا" کھیلنے) میں، بدن اور نفس دونوں کی ریاضت ہو جاتی ہے (بدن کی ریاضت تو دوڑنے سے ہو جاتی ہے۔ اور) نفس کی ریاضت اِس لئے ہو جاتی ہے کہ کھیل میں غلبہ پانے اور جیتنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے اور ہارنے سے غصہ آتا ہے (اور غصہ و خوشی نفس کے حالات اور نفس کے تغیرات میں سے ہیں) یہی حال گھوڑ دوڑ کے مقابلہ کا بھی ہے +
وركوب السفن محرك للاخلاط مثور لها فالع	کشتی اور جہازوں کی سواری اخلاط میں حرکت و جوش پیدا کرتی۔ مُزمن (دیرپا)

للامراض المزمنة كالجذام والاستسقاء لما يختلف على النفس من فرح وغم وفزع ويقوى المعدة والهضم فاذا هاج منه غثيان وقے نفع باخراج الفضول فلا تبادر الى حبسه

امراض مثلاً جذام اور استسقا کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے نفس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی دریا کے منظر سے، خوشی ہوتی ہے، کبھی غم اور ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز معدہ اور قوت ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔ اگر کشتی و جہاز کی سواری سے متلی اور قے آئے تو مواد کے خارج ہونے سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اسلئے اس قے کو جلد بند نہ کرنا چاہیئے +

ومن جملة الرياضات الدلك فمنه خشن اى باليد خشنة فيحمر اللون ويخصب البدن ما لم يقع منه افراط قوى التحليل

دلک (مالش)

دلک بھی ریاضت ہی میں داخل ہے۔

دلک کی چند قسمیں ہیں (۱) دلک خشن (کھردرا دلک) جن میں کھردرے ہاتھوں سے مالش کی جاتی ہے۔ جس سے رنگت سرخ ہو جاتی ہے اور بدن موٹا ہو جاتا ہے بشرطیکہ اتنی زیادہ مالش نہ کی جائے کہ اس سے بہت زیادہ رطوبتیں تحلیل ہو جائیں +

ومنه صلب فيشد ويقوى الاعضاء الضعيفة

(۲) دلک صلب (سخت مالش جس میں خوب زور سے اور ہاتھوں کو دبا کر مالش کی جاتی ہے) جس سے کمزور اعضا سخت اور مضبوط ہو جاتے ہیں +

ومنه لين فيرخى

(۳) دلک لین (نرم مالش جس میں نرم ہاتھوں سے مالش کی جاتی ہے) جس سے اعضا نرم و ڈھیلے ہو جاتے ہیں +

ومنه كثير فيهزل

(۴) دلك كثير (زیادہ مالش جیسی مالش دیر تک کی جاتی ہے) جس سے بدن لاغر ہو جاتا ہے +

ومنه معتدل فيخصب

(۵) دلك معتدل (اوسط درجہ کی مالش) جس سے بدن فربہ ہو جاتا ہے +

وينبغي ان يتقدم على الرياضة دلك للاستعداد لها

مناسب ہے کہ ایک مالش ریاضت کرنے سے پہلے کرنی چاہیئے تاکہ بدن میں ریاضت کی استعداد و قابلیت پیدا ہو جائے (اسی وجہ سے اسے دلك استعداد کہتے ہیں)، اور ایک مالش ریاضت کے بعد کرنی چاہیئے تاکہ قوت و توانائی بدن میں لوٹ آئے اور عضلات کی اور جلد کے آس پاس کی رطوبتیں جو ریاضت سے تحلیل نہ ہو سکی ہیں۔ وہ تحلیل ہو جائیں۔

وبعدها دلك لاسترداد القوة وتحليل ما ابقته الرياضة في العضل وقريب من الجلد

ولكن بايدٍ كثيرة ليختلف مواقعها على البدن والعضل

مگر مناسب یہ ہے کہ ریاضت کے بعد کی مالش بہتیرے ہاتھوں سے ہو تاکہ بدن کے مختلف موقعوں پر (بدن کے سرد ہونے سے پہلے) پڑ سکیں (ورنہ جب بدن سرد ہو جاتا ہے۔ تو وہ رطوبتیں جم جاتی ہیں۔ اور مالش سے کافی فائدہ نہیں پہونچتا ہے۔ ریاضت کے بعد کی مالش کو دلك استرداد کہتے ہیں) +

تدبير النوم واليقظة

نیند و بیداری کی تدابیر

(یعنی اُنکے اصول و قواعد:

فصل النوم هو الغرق المتصل

"بہتر نیند" وہ ہے جو گہری اور

المعتدل المقدار الحادث بعد هضم الغذاء وشروعه في الانحدار وسكون مايتبعه من نفخة وقراقر	متصل ہو (یعنی درمیان میں نہ ٹوٹی ہو) مقدار کے لحاظ سے معتدل ہو (یعنی نہ لمبی ہو اور نہ بالکل تھوڑی ہی) غذا کے ہضم ہونے کے بعد اور اُس کے انحدار کے شروع کے وقت آئی ہو (یعنی جبکہ غذار پک کر معدہ سے اُترنے لگی ہو) اور ہضم کے وقت غذار کے پکنے سے جو نفخ و قراقر پیدا ہوجاتا ہے۔ اُن کے سکون کے بعد یہ نیند پیدا ہوئی ہو +
ومن استعان بالنوم على الهضم فينبغي ان يبتدى اولا على اليمين قليلا لينحدر الغذاء الى قعر المعدة لميله الى اليمين لسهولة جذب الكبد له فهناك الهضم اقوى ثم على اليسار طويلا ليشتمل الكبد على المعدة فيسخنها	جو شخص ہضم غذار کی امداد نیند سے حاصل کرنی چاہے۔ تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ پہلے دائیں طرف تھوڑی دیر تک سوئے۔ تاکہ غذار معدہ کی گہرائی (قعر معدہ) میں چلی جائے۔ کیونکہ (جگر چونکہ دائیں طرف واقع ہے۔ اِس لئے) معدہ کی گہرائی بھی دائیں طرف ہی مائل کی گئی ہے تاکہ جگر بآسانی غذار جذب کرسکے۔ چنانچہ معدہ کی گہرائی میں قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے۔ پھر وہ شخص بائیں کروٹ دیر تک سوئے۔ تاکہ جگر معدہ کو (اچھی طرح سے) گھیرلے اور لپٹ جائے۔ جس سے معدہ گرم ہوجائیگا (اور ہضم اچھا ہوگا)
فاذا تم الهضم عاد الى اليمين ليعين على الانحدار الى جهة الكبد	جب غذار پورے طور پر ہضم ہوجائے تو وہ پھر دائیں کروٹ لوٹ آئے تاکہ (معدہ سے) جگر کیطرف غذا کے اُترنے

والنوم اکثر تعریقا من الیقظة علی سبیل الاستیلاء من الطبیعة علی المادة والیقظة اکثر تعریقا علی سبیل الاسالة

(جانے) میں امداد حاصل ہو کیونکہ جگر دائیں طرف ہوتا ہے۔ جو معدہ سے خلاصۂ غذا، یا کیلوس جذب کر کے اخلاط بناتا ہے اِس وجہ سے کہ نیند کی حالت میں طبیعت مادہ پر غلبہ پاتی ہے۔ بیداری سے زیادہ نیند کی حالت میں پسینہ آتا ہے اور اس وجہ سے کہ بیداری کی حالت میں بدن کی رطوبتیں جلد کے نیچے بہتی ہیں بیداری میں زیادہ پسینہ آتا ہے +

نیند میں طبیعت کو مادہ پر کیوں غلبہ ہوتا ہے؟ اِسوجہ سے کہ نیند کی حالت میں حرارت غریزی اندرون بدن میں اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اور دیگر مشاغل سے آزاد ہونے کے باعث حرارت خرچ نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ اکٹھی اور جمع رہتی ہے۔ اسلئے بدن کے اندرونی مواد کو حرارت غریزی پسینہ کی راہ خارج کر دیتی ہے +۔ بیداری میں پسینہ کیوں زائد آتا ہے اور کیوں مواد پگھلکر بہتے ہیں؟ اِسکی وجہ یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں چونکہ حرارت بیرونی اعضاء کی طرف مائل رہتی ہے۔ نیز بیداری میں علی العموم حرکت ہوتی رہتی ہے۔ اسلئے بیرونی اعضاء زیادہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اوران اعضاء کی رطوبتیں بہکر پسینہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں مترجم

ومن عرق فی نومه کثیرا ولا سبب له ظاهر فبدنه ممتل اما من الغذاء او الخلط

جس شخص کو نیند میں پسینہ زیادہ آئے اور بظاہر اُس کا کوئی سبب نہو۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا بدن غذا یا خلط سے بھرا ہوا ہے +

تدبیر الاستفراغ والاحتباس

استفراغ واحتباس کی تدابیر

یجب ان یعتنی بالطبیعة

یعنی اُنکے اُصول و قواعد:۔ پائخانہ کا خیال رکھنا ضروری

فتلين ان احتبست بمثل مرقة دهنية اسفيدباجة كثيرة السلق او بالاسفاناخ او باليمونية بالقرطم واما التين بالقرطم فنعم الملين وخصوصا للمشائخ

ہے۔ اگر قبض ہو تو تلیین (رفع قبض) کریں اور اس غرض کے لئے کوئی چکنا اور روغن دار شوربہ اسفیدباج[1] جس میں چقندر زیادہ پڑا ہوا ہو۔ اور اس کے مانند کوئی اور شئے دیں۔ یا پالک کے ذریعہ رفع قبض کریں۔ یا کرڑ (قرطم) کے ساتھ غذا لیمونیہ کھلائیں (جس میں لیموں پڑتا ہے) لیکن کرڑ (قرطم) کے ساتھ انجیر نہایت عمدہ ملین ہے۔ علی الخصوص بوڑھوں کے لئے نہایت مناسب ہے +

مُلیِّن وہ دوا ہے جس سے قبض رفع ہو جاتا ہے۔ ملین اور مسہل میں فرق یہ ہے کہ مسہل سارے بدن کے مواد کو دستوں کی راہ خارج کرتا ہے۔ اور ملین فقط معدہ اور آنتوں کے مواد۔ مترجم +

وبمثل الفتل المسهلة والحقن اللينة والاحتقان بالدهن ينفع المشائخ بالتليين وترطيب الامعاء وتسخينها

یا دست لانیوالے شیافۃ (بتی یا فتیلہ) کے ذریعہ یا ہلکے حقنوں (پچکاریوں) کے ذریعہ رفع قبض کریں۔ روغن کا حقنہ (عمل یا پچکاری) بوڑھوں کو فائدہ مند ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبض رفع ہوتا ہے۔ آنتیں تر اور گرم ہو جاتی ہیں +

وليحتبس الطبيعة اذا افرط لينها بمثل السماقية والحصرمية والزرشكية والحماضية والتفاحية وليقلل الدهن والسلق

اور اگر پائخانہ بہت زیادہ نرم ہو (یعنی دست آرہے ہوں) تو اسے بذریعہ غذا "سماقیہ" کے (جس میں سماق پڑتا ہے) بند کریں۔ یا بذریعہ "حصرمیہ" کے (جسمیں حصرم یا کچا انگور پڑتا ہے) یا بذریعہ

[1] گوشت کا سادہ شوربہ جس میں گرم مصالحہ وغیرہ نہوں +

"غذائے زرشکیہ" کے (جس میں زرشک ہوتا ہے) یا بذریعہ "غذا رُمّاضیہ" کے (جس میں حماض یا چوکہ پڑتا ہے) یا بذریعہ "غذا تفاحیہ" کے (جس میں تفاح یا سیب پڑتا ہے) دست کو روکیں (کیونکہ یہ ساری غذائیں قابض ہیں۔ اور دستوں کو بند کرتی ہیں) اور ایسی حالت میں روغن اور چقندر کا استعمال کم کر دیں (کیونکہ یہ دونوں مُلیّن ہیں) +

ومن المستفرغات المعتادة فی حال الصحة الحمام والجماع فلنقل فیهما

چونکہ حمام اور جماع اُن امور میں سے ہیں۔ جو حالت صحت میں عادت کے طور پر استفراغ کرتے ہیں۔ (چنانچہ حمام پسینہ اور بخارات کے ذریعہ اور جماع منی کے ذریعہ مواد خارج کرتا ہے) اس لئے مناسب ہے کہ ہم دونوں کا بیان لکھیں +

القول فی الحمام

خیر الحمام ما کان قدیم البناء عذب الماء واسع الفضاء معتدل الحرارة والبیت الاول منه مبرد مرطب والثانی مسخن مرطب والثالث مسخن مجفف

بیان حمام

بہترین حمام وہ ہے جو پُرانا بنا ہوا ہو۔ اسکا پانی شیریں ہو۔ اور اس کی فضا کشادہ ہو۔ یعنی اس کے کمرے فراخ ہوں اور اس کی گرمی اوسط درجہ کی ہو۔ اُسکا پہلا گھر (یا پہلا کمرہ) سرد و تر۔ دوسرا کمرہ گرم تر اور تیسرا کمرہ گرم و خشک ہو (یعنی باہستگی ہر ایک کمرہ کی حرارت بڑھتی جائے۔ اور تیسرے کمرہ میں اتنی گرمی ہو کہ پسینہ خارج

کرنے کی وجہ سے بدن میں خشکی پیدا کرے)+

ولا یدخل البیت الحار الا بتدریج فکیف الخروج منه

ضروری ہے کہ کوئی شخص گرم کمرہ میں (مثلاً تیسرے کمرہ میں) فوراً نہ چلا جائے۔ بلکہ بتدریج اور باہستگی جائے (یعنی ہر ایک کمرہ میں تھوڑا تھوڑا عرصہ ٹھہر کر تیسرے گرم کمرے میں جائے) یہی حال باہر آنے کا بھی ہے (یعنی گرم کمرہ سے فوراً باہر نہ نکل آئے۔ بلکہ ہر ایک درجہ میں ٹھہرتا آئے)+

وطول المقام فیه یوجب الغشی والکرب والجفاف والخفقان

حمام کے گرم کمرہ میں زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا غشی (بیہوشی) بےچینی۔ خشکی۔ اور خفقان (دل کی دھڑکن) پیدا کرتا ہے +

ویابس المزاج یستعمل الماء اکثر من الهواء

خشک مزاج اصحاب کو چاہیے کہ وہ حمام کے اندر ہوا سے زیادہ پانی استعمال کریں +

وقد یضطر الی رش البیت بالماء وصبه علی ارض الحمام لیکثر تبخیره کما للمدقوقین

اور گاہے اس امر کی حاجت پڑتی ہے کہ حمام کے کمرہ میں پانی چھڑک دیا جائے۔ اور یہ پانی حمام کی زمین پر روک لیا جاوے۔ تاکہ (زمین کی گرمی سے) بخارات بہت زیادہ اُٹھیں۔ جیسا کہ تپ دق والوں کے ساتھ (زیادہ تری پہونچانے کے لئے) کیا جاتا ہے۔ اور

ورطوب المزاج یستعمل الهواء اکثر من الماء

تر مزاج والے پانی سے زیادہ ہوا استعمال کریں +

وقد یضطر الی افراط العرق قبل استعمال الماء کما یفعل بالمستسقین

اور گاہے پانی استعمال کرنے سے پہلے بہت زیادہ پسینہ لانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسا کہ مرض استسقاء

والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے +

ہوا استعمال کرنیکے معنے یہ ہیں کہ انسان حمام کے گرم کمرہ میں ٹھہرا رہے اور پانی بدن پر نہ ڈالے ۔ تاکہ حمام کی گرم ہوا اُس کے بدن میں اثر کر کے گرمی پیدا کرے اور پسینہ لائے ۔ اور پانی استعمال کرنیکے معنی یہ ہیں کہ بدن پر پانی ڈالا جائے ۔ مترجم +

وما دام الجلد یربو فلا افراط فاذا اخذ البدن فی الضمور والکرب فی التزاید فقد وقع افراط

اور جب تک حمام کے اندر بدن کی جلد پھولتی جائے تو سمجھنا چاہیے کہ ابھی کوئی زیادتی اور افراط نہیں ہوئی ہے + اور جب بدن لاغر ہونے لگے اور بے چینی بڑھنے لگے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اب حمام کی افراط اور زیادتی ہو گئی ہے ؞

ولیزد الدثار بعد الحمام خصوصًا فی الشتاء لان البدن ینتقل من هواء حار الی ابرد منه ولان ما ینتشر به البدن من ماء الحمام یزول عنه حرارته العرضیة فیبرد ویبرد البدن

حمام کرنے کے بعد بہت سے کپڑے (لحاف وچادر وغیرہ) اوڑھ لینے چاہئیں علی الخصوص اگر سردی کا موسم ہو ۔ کیونکہ حمام کے بعد بدن حمام کی گرم ہوا سے سرد ہوا میں آتا ہے (اس لئے اگر بدن ڈھانکا نہ جائے اور کپڑوں سے گرم نہ کیا جائے تو بیرونی سردی سے سخت ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے) اور کپڑوں کا اوڑھنا ۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ حمام کا پانی بدن میں سرایت کر جاتا اور پیوست ہو جاتا ہے اُس پانی کی عارضی گرمی دور ہو جاتی ہے اور سرد ہو کر بدن میں سردی پہونچاتا ہے (اور کپڑوں کے اوڑھنے میں نہ وہ پانی جلد سرد ہو سکے گا ۔ اور نہ بدن میں سردی پہونچا سکیگا)

ولا یدخل الحمام من به ورم او تفرق اتصال او حمی عفنیة مالم تنضج مادتها	جس شخص کو ورم۔ یا تفرق اتصال یا عفونت[1] کا بخار ہو۔ جس کا مادہ ابتک نہ پکا ہو۔ تو اُسے حمام میں داخل نہونا چاہیئے ۔
وقد یستعمل الحمام عقیب الغذاء فیسمن ولکن یخاف منه السدد فلیحترز عنها بالسکنجبین الساذج او البزوری بحسب الامزجة	حمام غذاء کے بعد کیا جاتا ہے۔ تو اس سے بدن فربہ ہوتا ہے۔ مگر اس سے رگوں کے بند ہونے کا خوف رہتا ہے (کیونکہ حمام کچی غذاؤں کو معدہ سے تمام اعضاء کی طرف جذب کر لیتا ہے) اس سے بچنے کے لئے سکنجبین سادہ یا سکنجبین بزوری مزاج کے موافق پلائیں ۔

سکنجبین وہ شربت ہے جس کا قوام سرکہ۔ قند۔ یا سرکہ وشہد کیساتھ کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں بزور (تخم) ڈالے جاتے ہیں تو "سکنجبین بزوری" نام رکھا جاتا ہے۔ اور اگر صرف وہی دونوں اشیاء ہوں تو "سادہ" مترجم ۔

وقد یغتذی عقیب الحمام فیسمن باعتدال مع امن من السدد وکذلك استعمال الحمام بعد الهضم	گاہے حمام کرنیکے بعد غذا کھائی جاتی ہے۔ جس سے اوسط درجہ کی فربہی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور رگوں کے بند ہونے کا خوف بھی نہیں ہوتا ہے ۔ یہی حال اس حمام کا ہے جو غذا کے ہضم ہونے کے بعد کیا جاتا ہے (یعنی اس سے بھی فربہی آتی۔ اور رگیں بند نہیں ہوتی ہیں) ۔
وقد یستعمل علی الخلاء فیهزل ویجفف	گاہے معدہ خالی ہونے کی حالت میں حمام کیا جاتا ہے۔ جس سے بدن میں لاغری اور خشکی آتی ہے ۔
وقلیل الریاضة ینبغی له ان	جو لوگ ریاضت کم کرتے ہیں، انکے

[1] جو خلطوں کی گندگی اور سڑانده سے پیدا ہوتا ہے۔ مترجم ۔

يستكثر من الحمام المعرق

لئے مناسب یہ ہے کہ وہ حمام معرق (پسینہ لانے والا حمام) زیادہ کیا کریں +

والاغتسال بالماء البارد يقوي البدن وينشطه ويجمع القوى ويقويها وانما يستعمل وقت الظهيرة في زمان الصيف لمن هو حار المزاج معتدل اللحم شاب ويمنع منه الصبي والشيخ ومن به اسهال او تخمة او نزلة

سرد پانی سے غسل کرنا بدن کو قوی کرتا اور خوش کرتا ہے۔ ساری قوتوں کو اکٹھا کرتا اور طاقتور بناتا ہے۔ مگر سرد پانی سے غسل اسی شخص کے لئے جائز ہے۔ جو گرم مزاج ہو، اُس کے بدن میں خاصہ گوشت ہو (یعنی لاغر نہو)۔ نیز وہ جوان ہو۔ موسم گرما اور دوپہر کا وقت ہو + بچے بوڑھے اور وہ لوگ جنہیں دست آرہے ہوں۔ یا تخمہ (بدہضمی کے دست وقے) یا نزلہ ہو۔ وہ ہرگز سرد پانی سے غسل نکریں +

والاغتسال بمياه الحمات الكبريتية يحلل الفضول و ينفع من الفالج والرعشة والتشنج الرطب ويزيل الحكة والجرب وينفع من عرق النساء واوجاع الورك ووجع المفاصل

گندھک کے چشموں کے پانی سے غسل کرنا بدن کے فضلات (مواد) کو تحلیل کرتا۔ فالج رعشہ اور "تشنج رطب" (تر تشنج جو بلغم سے پیدا ہوتا ہے) میں فائدہ بخشتا۔ خشک اور تر خارش زائل کرتا۔ درد "عرق النسا" میں (جو کولھے سے ران پنڈلی اور پاؤں کے نیچے تک ٹانگ کے باہر کی طرف ہوتا ہے (کولھے کے درد اور جوڑوں کے درد میں نفع پہونچاتا ہے)+

القول في الجماع

بیان جماع (صحبت)

افضله ما وقع بعد الهضم

بہتر جماع وہ ہے جو غذا ہضم ہونے کے بعد کیا گیا ہو۔ اور

وعند اعتدال البدن فی حرارته وبرودته ویبوسته ورطوبته وخلائه وامتلائه

جبکہ بدن گرمی۔ سردی۔ تری۔ خشکی کے لحاظ سے معتدل ہو۔ اور جبکہ بدن بالکل نہ خالی ہو اور نہ بہت زیادہ بھرا ہوا ہو (یعنی جبکہ نہ زیادہ بھوک ہو۔ اور نہ شکم سیر ہو) اور

وان وقع خطاء فضرره عند امتلاء البدن وحرارته ورطوبته اسهل من ضرره عند خلائه وبرودته ویبوسته

اگر غلطی سے جماع ہو جائے تو جتنا نقصان وضرر بدن کے پُر ہونے (یا شکم سیر ہونے) اور بدن کے گرم و تر ہونے کی حالت میں ہوتا ہے اس سے زیادہ نقصان بدن کے خالی ہونے (یا بھوکے ہونے) اور بدن کے سرد و خشک ہونے کی حالت میں ہوتا ہے +

وانما ینبغی ان یجامع اذا قویت الشهوة وحصل الانتشار التام الذی لیس عن تکلف ولا عن فکر مستحسن ولا نظر الیه وانما هاجته کثرة المنی وشدة الشبق وان یحصل عقیبه الخفة والنشاط والنوم

جماع اسی وقت کرنا چاہیے۔ جبکہ (۱) شہوت یا خواہش جماع سخت ہو بلکہ بلا کسی تکلف کے (خود بخود) پورا انتشار (خیزش) پیدا ہوا ہو۔ کسی حسین و خوبصورت کے خیال سے اور اوس کی طرف دیکھنے سے نہ پیدا ہوا ہو۔ بلکہ شہوت کا جوش منی کی کثرت کی وجہ سے اور جماع کی سخت حرص کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جبکہ (۲) جماع کے بعد بدن میں خفت یا ہلکا پن اور سرور (خوشی) حاصل ہوا کرتی ہو۔ اور نیند آیا کرتی ہو +

والجماع المعتدل ینعش الحرارة الغریزیة ویهیئ البدن للاغتذاء ویفرح

معتدل طور پر جماع کرنا یعنی اسکی کثرت نہ کرنی حرارت غریزی کو بھڑکا دیتی (یعنی قوی کرتی) ہے بدن کو پرورش اور غذا

ويحطم الغضب ويزيل الفكر الردى والوسواس السوداوى وينفع من اكثر الامراض السوداوية والبلغمية

کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ فرحت و سرور پیدا کرتی۔ غصہ کم کر دیتی۔ بُرے تفکرات زائل کر دیتی۔ اور سوداوی وسوسوں کو (یعنی سودا، کے بُرے خیالات کو) دُور کر دیتی ہے۔ اور اکثر سوداوی اور بلغمی امراض میں نفع پہونچاتی ہے +

وربما وقع تارك الجماع فى امراض مثل الدوار وظلمة البصر وثقل البدن وورم الخصية والحالب وتمدد اوعية المنى فاذا عاد اليه برئ بسرعة

جو لوگ جماع چھوڑ دیتے ہیں وہ دُوران[1] (سر دچکر) آنکھوں[2] کی تاریکی۔ ثقل بدن[3] (بدن کا بوجھ) خصیتوں[4] اور کنج ران کے ورم * جیسے چند امراض میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور جب جماع کرنے لگتے ہیں تو ان امراض سے بہت جلد تندرست ہو جاتے ہیں +

* اور [illegible] منی [illegible]

والافراط فى الجماع يسقط القوة ويضر العصب فيوقع فى الرعشة والفالج والتشنج ويضعف البصر جدا

کثرت جماع قوتوں کو زائل کرتی۔ اور پٹھوں میں نقصان پہونچانے کی وجہ سے رعشہ۔ فالج۔ اور تشنج میں مبتلا کرتی اور بینائی کو نہایت کمزور کرتی ہے +

وجماع الغلمان اقل استفراغا للمنى فيكون اضعافه وضرره اقل لكن يحوج الى حركات متعبة لكونه استفراغا غير طبيعى

لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے میں اگرچہ منی کم خارج ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ضعف اور ضرر کم پیدا ہوتا ہے لیکن منی خارج کرنے کا یہ ذریعہ چونکہ غیر طبعی ہے اس لئے اس فعل میں زیادہ سخت حرکتیں کرنی پڑتی ہیں (اور زیادہ زور لگانا پڑتا ہے)+

اس نقصان کے علاوہ آجکل تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس فعل میں بجد ضرر و نقصان ہے ضعف باہ۔ جریان۔ انحلال قوی ضعف اعضاء رئیسہ

سب اس کے لازمی نتائج ہیں۔ مترجم +

ولیجتنب من جماع العجوز والصغیرة جداً والحائض والتی لم تجامع من مدة طویلة والمریضة والقبیحة المنظر والبکر فکل ذلك یضعف الشهوة بالخاصیة

بڑھیا۔ نہایت چھوٹی لڑکی وہ عورت جسے خونِ حیض جاری ہو (جو ہر ایک جوان عورت کو ہر ماہ جاری ہوا کرتا ہے)۔ وہ عورت جسے ایک عرصہ سے جماع کا اتفاق نہ پڑا ہو۔ مریض اور بدصورت عورتیں اور باکرہ لڑکیاں (جنکا پردۂ بکارت نہ ٹوٹا ہو۔ جو بچپن سے اندام نہانی کے اندر ہوتا ہے۔ اور پہلی مرتبہ جماع کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے) ان سب عورتوں سے جماع نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان سے جماع کرنا بالخاصیت ضرر پہونچاتا ہے +

وجماع المحبوب یسر ویقل اضعافه مع کثرة استفراغه للمنی

محبوب و معشوق کے ساتھ جماع کرنا فرحت و سرور پیدا کرتا ہے۔ اور باوجود اس امر کے کہ اس میں منی بکثرت خارج ہوتی ہے مگر ضعف کم پیدا ہوتا ہے +

وارداُ اشکال الجماع ان تعلو المرأةُ الرجل وهو مستلق لتعسر خروج المنی وربما بقی فی الذکر بقیة من المنی فیتعفن بل ربما سال الی الذکر رطوبات من الفرج

جماع کی تمام شکلوں میں بری شکل یہ ہے کہ عورت مرد کے اوپر ہو۔ اور مرد نیچے چت لیٹا ہوا ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں منی مشکل سے خارج ہوتی ہے۔ اور گاہے عضو مخصوص میں کچھ منی باقی رہ کر سڑ جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات عورت کی اندام نہانی سے عضو مخصوص کیطرف رطوبتیں بہ کر چلی جاتی ہیں +

وافضل اشکاله ان یعلو الرجل

اور تمام شکلوں میں بہتر شکل یہ ہے کہ

المرأة رافعا فخذيها بعد الملاعبة التامة ودغدغة الثدي والحالب ثم حك الفرج ومسه بالذكر فاذا تغيرت هياة عينيها وعظم نفسها وطلبت التزام الرجل اولج الرجل الذكر وصب المني ليتعاضد المنيان وذلك هو الحبل

مرد عورت کے اوپر ہو۔ اور باہم خوب کھیل کود اور ہنسی مذاق کرنے۔ پستانوں اور کنج ران میں گدگدی کرنے کے بعد مرد عورت کی دونوں رانوں کو اوپر اٹھائے پھر اپنے عضو خاص سے عورت کی اندام نہانی کو گدگدائے۔ جب عورت کی آنکھوں کی حالت بدل جائے، اُسکا سانس چڑھنے لگے، اور مرد سے لپٹنا چاہے تو اسوقت مرد دخول کرکے انزال کرلے۔ تاکہ عورت و مرد دونوں کی منی باہم ایک دوسرے کی امداد کریں (یعنی دونوں کا انزال تقریبًا ایک ہی وقت ہو) جماع کی یہی صورت حمل قرار کرتی ہے +

ومما يعين على الجماع روية المجامعة والنظر الى تسافد الحيوانات وقراءة الكتب المصنفة في الباه وحكايات الاقوياء من المجامعين واستماع الرقيق من اصوات النساء

اُن امور میں سے جن سے قوت جماع کی امداد ہوتی ہے (یعنی جن سے باہ زیادہ ہوتی ہے) مندرجہ ذیل امور ہیں: جماع وصحبت کا دیکھنا۔ جانوروں کی جفتی (صحبت) کیطرف نظر کرنا۔ اُن کتابوں کا پڑھنا جو قوت باہ کے متعلق لکھی گئی ہوں۔ نہایت قوی لوگوں کے جماع کی کہانیاں (سُننی) عورتوں کی باریک آوازیں سُننی +

وحلق العانة يهيج الشهوة

پیڑو یا زیر ناف (کے بالوں کا) مونڈنا شہوت کو بھڑکاتا ہے +

واطالة العهد بترك الجماع منسية للنفس

زیادہ عرصہ تک جماع کو چھوڑ دینا نفس کو (جماع سے) بھلا دیتا ہے (جس سے

خواہش کم ہو جاتی۔ منی کم پیدا ہونے لگتی۔ حتی کہ گاہے باہ کی قوت بالکل زائل ہو جاتی ہے)۔

والاستمناء بالید یوجب الغم ویضعف الانتشار والشهوة

ہاتھوں سے منی خارج کرنا (جسے "جلق" کہتے ہیں) غم پیدا کرتا ہے۔ اور عضو کی تندی و خیزش اور شہوت کمزور کر دیتا ہے۔

القول فی تدبیر الفصول

موسموں کے تدابیر و اصول

"موسم بہار"

ویتلق الربیع بالفصد والاستفراغ بالقئ واستعمال المطفیات ومسکنات المواد ویجتنب المسخنات کلها کالحرکة المفرطة والحمام والشراب القوی

(یعنی موسم ربیع جو سردیوں کے بعد اور گرمیوں سے پیشتر آتا ہے) کے آنے سے پہلے فصد کرنا (اور خون نکالنا) چاہیے اور قے کے ذریعہ بدن کے مواد کو خارج کرنا چاہیے۔ حرارت بجھانیوالی چیزیں (سرد چیزیں) اور مواد کو ساکن کرنیوالی (یعنی ان کے جوش کو ہٹانیوالی) چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ گرمی پیدا کرنیوالی تمام اشیاء سے مثلاً زیادہ ریاضت و حرکت۔ حمام اور تیز شراب سے بچنا چاہیے

ویقلل الغذاء ویکثر الشراب الممزوج بالماء ویلبس فیه السنجاب والمضربات الخفیفة

غذا کم کھانی چاہیے اور وہ شراب زیادہ پینی چاہیے جس میں پانی ملایا گیا ہو۔ اس موسم میں پوشاک کے طور پر سنجاب اور ایسے کپڑے استعمال کرنے چاہئیں جن میں تھوڑی سی روئی بھری گئی ہو۔

فصد ہمارے ملک ہندوستان میں خون کی اکثر لوگوں میں اسقدر کمی ہے کہ

اسکی ضرورت ہی پیش نہیں آتی - اور فصد کے بغیر ہی خون کی کمی کی شکایت عام ہے علیٰ ہذا قے کی بھی چندان ضرورت پیش نہیں آتی اور اسکا وجہ ہمارے ملک میں اسکا رواج نہیں ہے۔ سنجاب ایک کپڑا ہے جو ایک جانور (جسکا نام بھی "سنجاب" ہے) کے اون سے تیار کیا جاتا ہے مترجم

ویلزم فی الصیف الھدو والدعة والدلل والاغذیة الباردة القامعة للصفراء اللطیفة کالرمانیة ویھجر کل ما یسخن ویجفف وینقص من الاغذیة ویکثر من الفاکھة الرطبة کالاجاص والخیار والبطیخ الزقی ویلبس فیہ الکتان العتیق

اور "گرمیوں کے موسم" میں آرام اور راحت اختیار کرنی چاہیئے - اور سایہ میں رہنا چاہیئے + سرد صفرا کو توڑنے والی (صفرا کم کرنیوالی) اور حرارت کو بجھانیوالی غذائیں (یعنی سرد غذائیں) کھانی چاہئیں مثلاً رمانیہ (جسمیں "رمان" یا انار پڑتے ہیں) اور تمام وہ چیزیں چھوڑ دینی چاہئیں جو گرمی و خشکی پیدا کرتی ہیں۔ غذائیں کم اور تر میوے زیادہ استعمال کرنے چاہئیں مثلاً آلو بخارا۔ کھیرا۔ اور تربوز - اور اس موسم میں "کتان" کا پرانا کپڑا پہننا چاہیئے (جو ململ کے مانند نہایت باریک اور سرد ہوتا ہے - اور کتان یعنی السی کی ٹہنیوں کے ریشوں سے بُنا جاتا ہے) +

ویجتنب فی الخریف کل ما یجفف البدن وکثرة الجماع والاغتسال بالماء البارد وشربه وکشف الراس والاستکثار من الفاکھة الرطبة واما القیٔ فیہ فیجلب الحمی ویحترز من

اور "موسم خریف" میں (جو گرمیوں کے بعد اور سردیوں سے پہلے آتا ہے - جبکہ ہمارے ملک میں برسات ہوتی ہے) اُن تمام چیزوں سے بچنا چاہیئے - جو بدن میں خشکی پیدا کرتی ہیں - جماع کی کثرت اور سرد پانی سے غسل کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے اور نہ سرد پانی پینا چاہیئے - اس موسم میں

برد الغسل واتق وحر الظهائر

سر کھولنے اور تر میووں کے زیادہ کھانے سے بچنا چاہئے۔ اس زمانہ میں قے کرنا بخار لاتا ہے + نیز اس موسم میں صبح کی سردی اور دوپہر کی گرمی سے پرہیز کرنا چاہئے (نہ صبح کو بدن میں سردی لگنے دیں۔ اور نہ دوپہر کے وقت دھوپ وغیرہ میں چلیں) +

ہمارے ملک میں چونکہ اس موسم میں بجائے خشکی کے تری ہوتی ہے اور برساتی ہوا چلتی ہے۔ اسلئے اس موسم میں ہم لوگ خشک چیزوں سے پرہیز کرنیکی بجائے خشک چیزیں استعمال کر کے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس موسم میں علی العموم خشک غذائیں ہمارے ملک میں بکثرت مروج ہیں۔ مثلاً بیسن کی روٹیاں۔ کباب۔ مختلف بھنے ہوئے دانے۔ مترجم +

ویستقبل الشتاء بالدثار
ولبس الغبب والنیفق
واما الحواصل والدلق
فصفرطان فی التسخین لا
یحتملہما الا المبرود المرطوب

اور "موسم سرما" کا استقبال توشک اور لحافوں سے کرنا چاہئے (یعنی روئیدار کپڑے اوڑھنے چاہئیں) اور "غبب" اور "نیفق" کی پوستینیں پہننی چاہئے لیکن "حواصل" اور "دلق" کی پوستینیں نہایت گرمی پیدا کرتی ہیں۔ سرد اور تر مزاجوں کے علاوہ کوئی دوسرا برداشت نہیں کر سکتا +

"غبب" سنجاب کے مانند ایک جانور ہے جسے "قاقم" بھی کہتے ہیں اسکے بدن میں اون ہوتا ہے جس سے کپڑے اور پوستینیں تیار کیجاتی ہیں "نیفق" لومڑی کی کھال یا پوستین کو کہتے ہیں "حواصل" پرندہ کے قسم سے ایک بڑا جانور مصر میں اکثر ہوتا ہے۔ اسکی ڈاڑھی کے نیچے ایک تھیلی یا پوٹا ہوتا ہے جس میں مچھلیاں شکار کر کے جمع کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نام بھی "حواصل" رکھا گیا ہے۔ کیونکہ "حوصلہ" پوٹہ کو کہتے ہیں۔ اس جانور سے پوستین تیار کرتے ہیں۔ "دلق" بھی ایک جانور ہے جس سے پوستین بناتے ہیں۔ مترجم +

ویلزم الاغذیة القویة الغلیظة کالھریسة والاستکثار من اللحوم واستعمال الملطفات کالرشاد والابازیر الحارة والشراب القوی والقیٔ فیہ یضعف والحرکات القویة العنیفة فیہ نافعة

اس موسم میں قوی اور غلیظ غذائیں مثلاً ہریسہ[1] یا حلیم کھانی چاہئیں۔ (کیونکہ اس موسم میں ہاضمہ قوی ہوتا ہے) گوشت کی کثرت کرنی چاہیے لطافت پیدا کرنے والی (یعنی اخلاط وغیرہ کو گرم و رقیق بنانے والی) چیزیں مثلاً رشاد (ہالون یا رائی) اور گرم قسم کے تخم (یعنی گرم مصالحہ وغیرہ) اور تیز شراب کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس موسم میں قے کرنا ناتوانی لاتا ہے۔ اور سخت حرکتیں اور ریاضتیں اس موسم میں مفید ہیں +

الجزء الثانی

من

جزئی الجزء العملی من الطب فی معالجات المرضی بقول کلی

جزو دوم

علاج امراض

العلاج یتم باجزاء ثلثة التدبیر والادویة واعمال الید

طب کے حصۂ عملی کے دونوں اجزاء میں سے "دوسرے جزو" میں امراض کے معالجات کا "عام بیان" کیا جاتا ہے (جو کسی خاص مرض سے تعلق نہ رکھے گا بلکہ معالجات امراض کے "عام اصول" لکھے جاتے ہیں) علاج تین امور سے مکمل ہوتا ہے۔ یعنی علاج تین امور سے کیا جاتا ہے (۱) تدبیر سے (یعنی

[1] ہریسہ ایک کھانا ہے جس میں گوشت اور دوسرے غلے ملاکر پکاتے ہیں۔ مترجم +

اسباب ستہ ضروریہ یا چھ ضروری اسباب کھانا۔ پینا۔ ہوا۔ ریاضت وغیرہ میں تغیر و تبدل اور ایر پھیر کرنے سے (۲) دواؤں سے (۳) اعمالِ ید یا دستکاری سے +

والتدبیر هو التصرف فی الاسباب الستة الضروریة وحکمه من جهة الکیفیة حکم الادویة

تدبیر مذکورہ چھ ضروری اسباب میں تصرف اور ایر پھیر کرنے کو کہتے ہیں۔ ان تصرفات کا حال کیفیت کے لحاظ سے وہی ہے جو دواؤں کا ہوتا ہے (یعنی جس طرح سرد مرض میں دوا گرم اور گرم مرض میں دوا سرد دی جاتی ہے۔ اسی طرح سرد مرض میں مثلاً غذا گرم۔ اور گرم مرض میں غذا سرد دیجاتی ہے۔ یہی حال ہوا پانی و دیگر چھ ضروری اسباب کا ہے)

لکن للغذاء من جملتها احکام تخصه فانه قد یمنع کما فی البحران وعند المنتهی لئلا تشتغل الطبیعة بهضمه عن دفع المرض وعند النوب کذلك ولئلا یکثر الکرابحرارة الطبخ

لیکن انھیں چھ امور میں سے غذا کے متعلق چند خاص احکام (قواعد) ہیں (جنکا ذکر کرنا ضروری ہے) چنانچہ غذا کبھی بالکل روک دیجاتی ہے۔ جیسا کہ بحران کی حالت میں۔ اور مرض کے زمانۂ انتہا میں غذا اس وجہ سے روک دیجاتی ہے کہ طبیعت اِس غذا کے ہضم کی طرف متوجہ ہو کر مرض کے دور کرنے سے روگردانی نہ کر سکے (یعنی غذا اِس لئے نہیں دیجاتی ہے کہ طبیعت غذا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور مرض کے دفعیہ سے اپنی توجہ نہ ہٹالے)

اور (بخار وغیرہ کے) باری کے دن بھی
اِسی وجہ سے غذار نہیں دی جاتی ہے۔
اور اس کے علاوہ اس وجہ سے بھی رد کی
جاتی ہے۔ کہ غذار کے پکنے اور ہضم ہونے
کی گرمی سے بے چینی (اور بخار) نہ بڑھ
جائے ٭

وقد ينقص اما في كيفيته
اي تغذيته وان كانت كميته
كثيرة كما يفعل لمن شهوته
وهضمه قويان وفي بدنه
اخلاط كثيرة او ردية
فبكثرة كميته يملأ المعدة
ويسد الشهوة وتشغل المعدة
بهضمه وبقلة تغذيته لا
يزيد الاخلاط وهذا مثل
البقول والفواكه

اور گاہے غذار کم کردی جاتی ہے۔
(غذار کم کرنے کی دو صورتیں ہیں) یا غذار
کی کیفیت کم کردی جاتی ہے۔ یعنی اُسکی
غذائیت کی کمی کردی جاتی ہے۔ اگرچہ
مقدار اُس کی زیادہ ہوتی ہے (یعنی ایسی
غذا دیجاتی ہے۔ جو اگرچہ مقدار میں زیادہ
ہوتی ہے مگر اس سے پرورشس اور
اور غذائیت بہت تھوڑی حاصل ہوتی
اور خون کم بنتا ہے) جیسا کہ اُن لوگوں کے
ساتھ کیا جاتا ہے جن کی بھوک اور ہاضمہ
قوی ہوں۔ اور اُن کے بدن میں اخلاط
ومواد کی کثرت ہو۔ یا اُن کے بدن میں
ردی مواد ہوں۔ اور اس حالت میں چونکہ
غذار کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے
اُن کی بھوک دور ہوجاتی ہے اور معدہ
اُس کے ہضم میں لگ جاتا ہے۔ لیکن
اس میں غذائیت چونکہ کم ہوتی ہے (یعنی
اخلاط اور خون بننے کے قابل اجزار
اس میں کم ہوتے ہیں) اس لئے ان

لوگوں کے بدن میں اخلاط اور مواد کی زیادتی بھی اس غذاء سے نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسی غذاؤں کی مثال بقول (ساگ پات) اور فَوَاکِہ (میوہ جات مثلاً تربوز خربزہ) ہیں +

وقد ينعكس هذا اعنی ينقص لمكيته دون كيفيته كما يفعل لمن شهوته و هضمه ضعيفان وبدنه محتاج الى التغذية فبقلة مقداره يمكن هضمه واستمراءه وبكثرة تغذيته يقوى ويغذى

اور کا ہے اس کا اُلٹا کیا جاتا ہے۔ یعنی غذاء کی مقدار کم دیجاتی ہے۔ مگر اسکی غذائیت کم نہیں کی جاتی (یعنی ایسی غذاء دیجاتی ہے جس کی تھوڑی مقدار بھی خون زیادہ پیدا کر کے غذائیت اور پرورش زیادہ کرتی ہے) جیسا کہ یہ اُن لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی بھوک اور جن کا ہاضمہ دونوں کمزور ہوتے ہیں اور اُنکا بدن غذاء و پرورش کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا کرنے میں چونکہ غذاء کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا ہضم ہونا اور اُس کا استمراءع[1] ممکن ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے تقویت بخشتا اور پرورش کرتا ہے +

وقد ينقص الغذاء كما وكيفا كما اذا اجتمع مع ضعف الشهوة والهضم امتلاء بدنی

اور کا ہے اِس کی مقدار اور اس کی غذائیت دونوں کم کئے جاتے ہیں (یعنی تھوڑی مقدار میں ہلکی غذا دیجاتی ہے) جیسا کہ اگر بھوک کی کمی اور ضعف ہاضمہ

[1] استمراء غذا ہضم ہو کر جگر اور تمام اعضاء کیطرف جانیکو کہتے ہیں جس سے بدن کی پرورش ہوتی ہے۔ مترجم

کے ساتھ بدن بھی مواد سے پُر ہو +

وقد يكثر الغذاء كمًا وكيفًا كما يفعل لمن يراد تهيئته للرياضة القوية

اور گاہے غذاء مقدار اور غذائیت دونوں کے لحاظ سے زائد کی جاتی ہے (یعنی زیادہ مقدار میں بھاری غذا دیجاتی ہے۔ جس سے خون بکثرت بنتا ہے) جیسا کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جنہیں سخت ریاضت کے لئے آمادہ وتیار کرنا ہو +

وايضًا قد يوثر الغذاء اللطيف السريع النفوذ اذا لم تف القوة والمدة بهضم البطئ النفوذ

نیز گاہے لطیف اور ایسی غذاء اختیار کی جاتی ہے۔ جو (رگوں میں) جلد نفوذ کرسکے۔ اور گھس سکے۔ ایسا اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ قوت اور مہلت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ کوئی دیر سے نفوذ کرنے والی غذاء ہضم ہو سکے +

ويتوقاه بعد الغذاء الغليظ لئلا ينهضم فلا يجد مسلكا فيفسد ويفسد ما قبله

غذاء لطیف جو جلد نفوذ کرنے والی ہو غلیظ غذاء کے بعد نہ کھلانی چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ لطیف غذاء جلد ہضم ہوکر غلیظ غذاء کی وجہ سے جلد نفوذ کرنیکا راستہ نہ پاسکے۔ اور اسوجہ سے وہ خود بھی خراب وفاسد ہوجائے اور پہلی غذاء کو بھی فاسد کردے۔ اسیوجہ سے انار اور انگور کو کلّے پائے کھانے کے بعد استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے) +

وقد يوثر الغذاء الغليظ كما يفعل لمن يراد تبليد حس عضو منه يوجعه ادنى

اور گاہے غذاء غلیظ ہی اختیار کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جن کے کسی عضو کی حس

سبب

کمزور و سست کرنی ہو۔ جس میں معمولی اور ادنیٰ اسباب سے درد پیدا ہوتا ہے (جیسا کہ دماغ کی حس گاہے اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ معمولی آواز اور روشنی سے درد سر ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کلے پائے کھلا کر دماغ کی حس سست کر دیتے ہیں)

ويتوقاه عند خوف السدد

اور جب سُدّوں (اور رگوں کے بند ہونے) کا خوف ہو تو غلیظ غذاء سے پرہیز کرنا چاہیئے +

والغذاء وان كان صديقا للقوة فهو عدوها لصداقته المرض الذى هو عدوها فلا يستعمل منه فى المرض الا ما لابد منه فى التقوية

غذاء اگرچہ قوتوں کی دوست ہے (کیونکہ غذاء ہی سے قوت پیدا ہوتی ہے) مگر غذاء، قوتوں کی اِس وجہ سے دشمن بھی ہے۔ کہ یہ مرض سے بھی دوستی رکھتی ہے جو کہ قوتوں کا دشمن ہے (کیونکہ مرض کی حالت میں غذاء کی کثرت سے مرض قوی ہو جاتا ہے۔ نیز غذا کی کثرت سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں) اس لئے مرض کی حالت میں غذاء فقط اُسی قدر استعمال کرنی چاہیئے۔ جس کے بدون قوتوں کے قوی رکھنے کے لئے چارہ نہ ہو سکے +

وكلما كان منتهى المرض اطول كانت الحاجة الى قوة تحتمل المصارعات الكثيرة اكثر

مرض کا زمانہ انتہا جس قدر لمبا ہوتا (یعنی اس کی انتہا جتنے زیادہ عرصہ میں آتی ہے) اُسیقدر زیادہ قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ وہ بہت سے مقابلوں کی (جو طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتے

فلهذا كانت عنايتنا بالقوة فى الامراض المزمنة اكثر

ہیں) برداشت کر سکے۔ اسی وجہ سے ہماری توجہ قوت کی طرف "مزمن" (دیرینہ) امراض میں زیادہ ہوتی ہے (اور غذاء ویسے چلے جاتے ہیں۔ روکتے نہیں ہیں)

وكلما قرب المنتهى نقصنا الغذاء ثقة بما سلف و تخفيفا على القوة وقت جهادها

اور جس قدر مرض کی انتہا کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اسی قدر غذا کم کرتے جاتے ہیں۔ کیونکہ پچھلی غذاؤں پر (اور اس قوت پر جو پچھلی غذاؤں سے ہم پیدا کر چکے ہیں) کافی بھروسہ ہوتا ہے (کہ اب اگر ہم غذاء کم بھی کر دینگے۔ تو قوت ہرگز کمزور نہ ہو سکے گی) اور اس وقت غذا کم کرنے کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ اس "زمانہ انتہا" کے وقت جو کہ مرض سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کا وقت ہے "قوت" ہلکی پھلکی رہے۔ اور اسپر غذاء کا بوجھ نہ پڑے +

والامراض التى منتهاها فى الرابع فما دونه الظاهر بقاء القوة فى هذه المدة اللطيفة فلا حاجة فيها الى التغذية

اور وہ امراض جنکا زمانہ انتہا چوتھے روز یا اس سے پہلے ہوتا ہے (یعنی جو امراض چار ہی روز یا اس سے کم میں ختم ہو جاتے ہیں) ان امراض میں ظاہر اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اتنی تھوڑی سی مدت تک (یعنی چار روز یا اس سے کم تک) قوت قائم رہ سکتی ہے۔ اس لئے ایسے امراض میں غذا دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے یعنی غذاء بالکل بند کر دیتے ہیں +

هذا اذا احتملت القوة والا فلو ضعفت ولو في البحران وجب الغذاء

یہ اِسی صورت میں ممکن ہے - جبکہ قوت برداشت کرنے کے قابل ہو - ورنہ اگر قوت ضعیف ہو - تو غذا دینی ضروری ہے - خواہ بُحران کا دِن کیوں نہو (جسمیں غذا دینی بالکل ممنوع ہے - یعنی اگر مریض نہایت ناتواں اور کمزور ہو تو ہر حالت میں غذا دینی جائز ہے - خواہ وہ کسی حالت میں ہو) +

اما العلاج بالدواء

فله قوانين ثلثة

علاج بذریعہ دواء

دواء کے ذریعہ علاج کرنے کے تین قانون ہیں :- اوّل " دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا " (کہ آیا دوا سرد اختیار کیجاوے یا مثلاً گرم اختیار کی جاوے) اور یہ اس وقت ممکن ہے - جبکہ مرض کی نوعیت اور ماہیت معلوم ہو جائے (کہ آیا مرض کیا ہے - گرم ہے یا سرد ہے) تاکہ علاج ضد اور مخالف سے کیا جائے (یعنی سرد مرض میں گرم دواء - اور گرم میں سرد دوا دیجائے) +

احدها اختيار كيفيته وذلك بعد معرفة نوع المرض ليعالج بالضد

ثانيها اختيار وزنه ودرجة كيفيته

دوئم " دواء کا وزن اور اس کی کیفیت کے درجوں کا اختیار کرنا " (کہ آیا دواء کتنی مقدار سے دیجائے اور وہ کس درجہ کی ہو) +

درجات ادویہ تم جانتے ہو کہ جتنی دوائیں مثلاً گرم یا سرد ہوتی ہیں وہ ایک ہی جیسی گرم یا سرد نہیں ہوتیں - بلکہ بعض کم گرم ہوتی ہیں - اور بعض زیادہ - اسی وجہ سے ہر ایک گرم و سرد دواء کی گرمی و سردی کے چار

درجے قائم کر دیے گئے ہیں۔ چنانچہ پہلے درجہ کی دوا، وہ کہلاتی ہے جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں اسقدر تھوڑا ہو کہ وہ محسوس نہ ہو سکے اور درجہ دویم کی دوا، وہ ہے جسکا اثر محسوس ہو۔ مگر مضرت نہ پہونچا سکے اور درجہ سویم کی دوا وہ ہے جو مضر ہو۔ مگر مہلک نہ ہو۔ اور درجہ چہارم کی دوا، وہ ہے جس کا اثر اس حد تک ہو کہ وہ مہلک ثابت ہو + الغرض دواؤں کے درجے مرضوں کے درجوں کے لحاظ سے اختیار کئے جاتے ہیں + مترجم

وذلك يحصل بالحدس من طبيعة العضو ومقدار المرض ومن الجنس والسن والعادة والفصل والصناعة والبلد والسحنة والقوة

دوا کتنی مقدار میں دیجائے۔ اور اسکا کونسا درجہ اختیار کیا جائے ؟ یہ اُسوقت ممکن ہے۔ جبکہ مندرجہ ذیل دس امور کا علم پہلے ہو جائے (۱) عضو کی (جو کہ مرض میں مبتلا ہو) طبیعت کیا ہے۔ (۲) مرض کی مقدار کیا ہے (آیا مرض ہلکا ہے یا شدید ہے) (۳) مریض کس جنس سے ہے (آیا وہ عورت ہے یا مرد ہے) (۴) مریض کی عمر کیا ہے (۵) مریض کے عادات کیا ہیں اور کیسے ہیں (۶) موسم کیا ہے (سردیوں کا موسم ہے یا گرمیوں کا) (۷) مریض کا پیشہ کیا ہے (مثلاً وہ لوہار ہے یا دھوبی ہے) (۸) مریض کا ملک اور اس کا شہر کیسا ہے (آیا وہ گرم ہے یا سرد) (۹) مریض کی جسمانی حالت کیسی ہے (آیا وہ لاغر ہے یا فربہ) (۱۰) مریض کے قوی کیسے ہیں (آیا وہ ناتوان ہے یا قوی ہے) +

واما طبیعة العضو فیتضمن امورا اربعة مزاجه وخلقته ووضعه وقوته

(۱) طبیعت عضو (جو وزن) اور درجۂ کیفیت اختیار کرنے میں دیکھی جاتی ہے) چار امور کو شامل ہے "عضو کا مزاج" (کہ آیا وہ گرم ہے۔ یا سرد ہے۔ مثلاً) "عضو کی خلقت" و پیدائش (یعنی بناوٹ کہ آیا وہ ٹھوس ہے۔ مسامدار ہے۔ یا اس میں گڑھے ہیں) "عضو کی وضع" (کہ آیا وہ دوا جانے کے راستوں سے اور معدہ سے قریب ہے یا دور ہے) اور "عضو کی قوت" (کہ آیا وہ شریف ہے یا رئیس ہے یا ادنیٰ درجہ کا اور خسیس ہے) ٭

واما مزاج العضو فانا اذا تحققنا مزاج العضو الصحی والمرضی عرفنا کمیة الخروج عن المزاج الصحی فاخترنا من الدواء ما یقابله

(الف) عضو کا مزاج: جب ہمیں ثابت ہو جاتا ہے کہ عضو کی صحت کا مزاج یہ ہے اور مرض میں اُس کا مزاج ایسا ہو گیا ہے۔ تو ہم جان لیتے ہیں۔ کہ یہ عضو صحت کے مزاج سے کتنا ہٹ گیا ہے۔ اور دوا اسی قدر اور اسی کیفیت کی اختیار کرتے ہیں۔ جو اسکا مقابلہ کر سکے٭

واما الخلقة فمن الاعضاء ما ینتفع بالدواء اللطیف اما لتخلخله اولان له تجویفا من جانبین او من جانب واحد

(ب) عضو کی خلقت (بناوٹ) بعض اعضاء ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں ہلکی ہی دوا سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ مُتخلخل یعنی کھوکھلے اور مسامدار ہوتے ہیں (جیسے پھیپھڑے) یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان اعضاء کے دونوں طرف (اندر باہر)

جوف اور گڑھے ہوتے ہیں (جیسے معدہ
اور آنتیں۔ انکے اندر بھی گڑھے اور سوراخ
ہوتے ہیں۔ اور اُنکے باہر بھی شکم کی وسعت
ہوتی ہے۔ جس سے اُن کے مواد ہلکی
ہی دوا سے تحلیل ہو جاتے ہیں) یا صرف
ایک طرف جوف اور گڑھا ہوتا ہے (جیسے
بدن کی رگیں۔ اُنکے باہر تو کوئی جگہ نہیں
ہوتی۔ کیونکہ یہ گوشت وغیرہ میں دھنسی
ہوتی ہیں۔ مگر اُنکے اندر سوراخ اور خالی
جگہ ہوتی ہے۔ ان کے مواد بھی اِس
وجہ سے بآسانی اور ہلکی دوار سے تحلیل
ہوجاتے ہیں۔ کہ اُنکے اندر خالی جگہ ہوتی

ومنها ما ليس كذلك
فيفتقر الى الدواء القوى

ہے)۔ اور بعض اعضاء ایسے نہیں ہوتے
ہیں (یعنی وہ ہلکی اور معمولی دوا سے فائدہ
حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ) اُن کے لئے
تیز اور سخت دوار کی ضرورت ہوتی ہے
(ایسے اعضاء ٹھوس اور بے مسام ہوتے
ہیں)۔

واما الوضع فالعضو القريب
يكفيه ما قوته بقدر ما
يقابل علته والبعيد منه
يحتاج الى الاقوى

(ج) **عضو کی وضع**:۔ جو اعضاء
(دوار کے راستوں سے) قریب ہوتے
ہیں (جیسے معدہ) ان میں وہی دوا
کافی ہوتی ہے۔ جس کی قوت مرض کے
مقابل ہو (اس سے زیادہ نہ ہو) اور وہ
اعضاء جو (دوار کے راستوں سے دور
ہوتے ہیں (جیسے پھیپھڑے اور گردے

واما القوة فالعضو الذكى الحس او الشريف او الرئيس لايجسر عليه بدواء قوى ولاتبريد مفرط ولايحلل مواده بغير قابض لما يحفظ قوته

اِن میں دوا ایک عرصہ کے بعد معدہ جگر اور رگوں میں نفوذ کرنے کے بعد پہونچتی ہے) اِن میں ایسی دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کی قوت مرض سے زیادہ ہو (تاکہ اس کی قوت اگر راستوں میں ٹوٹ جائے۔ تو وہاں تک پہونچنے کے بعد کافی موجود رہے) +

(د) **عضو کی قوت**:۔ چنانچہ جن اعضا کی قوت حس تیز ہوتی ہے۔ یا جو اعضاء شریف یا رئیس ہوتے ہیں۔ ان (کے امراض) میں تیز دواء دینے کی جرأت نہیں کی جاتی ہے۔ اور نہ اُن میں سخت سردی پہونچانی جائز ہے۔ اور نہ اُنکے مواد کو بغیر کسی قابض دواء کے تحلیل کرنا درست ہے (بلکہ اگر مواد تحلیل کرنے کی ضرورت ہو تو محلل دواؤں کے ساتھ قابض دوائیں بھی ملانی چاہئیں) کیونکہ قابض دوائیں اِن اعضاء کی قوتوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ (اگر یہ قابض دوائیں محلل کے ساتھ نہ ہوں۔ تو خالص محلل دواؤں سے ممکن ہے کہ مواد کے ساتھ انکی قوتیں بھی تحلیل ہو جائیں۔ جیسا کہ ورم جگر وغیرہ میں اِسی امر کی لازمی طور پر ہدایت کیجاتی ہے۔ اس کی وجہ فقط یہ ہے۔ کہ رئیس و شریف اعضاء زیادہ سختیوں اور سخت

دوائوں کو اپنی شرافت وریاست کیوجہ سے برداشت نہیں کر سکتے ہیں) اور نہ ایسے اعضاء پر "زنگار" کے مانند کوئی ایسی دوا استعمال کرنی جائز ہے۔ جس میں (زندگی وحیات کے) مخالف کوئی کیفیت ہو + اور نہ ایسے اعضاء کے مواد کو یکبارگی اور فوراً نکالنا جائز ہے (بلکہ آہستگی اور نرمی سے خارج کرنا چاہیئے) +

ولا یورد علیه دواء له کیفیة مخالفة کالزنجار

ولا یستفرغ موادہ دفعة

(۲) مقدار مرض :- چنانچہ معمولی اور ہلکے امراض میں لازمی طور پر ہلکی ہی دوا کافی ہوتی ہے۔ اور تیز و سخت امراض قوی اور تیز دوا کے محتاج ہوتے ہیں + مذکورہ بالا دس امور میں سے باقی ظاہر اور کھلے ہوئے ہیں +

واما مقدار المرض فالضعیف من المرض یکفیه لامحالة الدواء الضعیف والقوی یفتقر الی الاقوی وباقی العشرة ظاهر

چنانچہ (۳) جنس :- عورتوں کو مردوں کی نسبت ہلکی اور تھوڑی مقدار میں دوا دیجاتی ہے (۴) سن :- بچوں کو جوانوں کی نسبت مثلاً ہلکی دوا اور تھوڑی مقدار میں دیجاتی ہے (۵) عادت :- مثلاً اگر کوئی شخص کسی دوا کا عادی ہو۔ مثلاً افیون۔ بھنگ۔ سنکھیا۔ تو اس دوا کی تھوڑی مقدار سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وقت ضرورت زیادہ مقدار میں دیجاتی ہے (۶) موسم :- موسم گرما میں زیادہ گرم اور سرما میں زیادہ سرد دوائیں استعمال نہیں کیجاتی ہیں۔ بلکہ اگر انکا برعکس کیا جائے تو ممکن ہے (۷) پیشہ :- بعض پیشے ایسے ہیں کہ وہ بدن کے مواد کو تحلیل کرتے رہتے ہیں۔ اور گرم ہوتے ہیں مثلاً بڑھئی کا یا حمام والوں کا۔ ان میں زیادہ گرم دوا نہیں دیجا سکتی۔ اور بعض سرد پیشوں میں زیادہ گرم دوائیں دی جا سکتی ہیں مثلاً دھوبیوں

اور ملاحوں کا پیشہ (۸) ملک ۔ گرم ممالک میں زیادہ گرم اور سرد ممالک میں زیادہ سرد دوائیں نہیں دیجا سکتیں ۔ بلکہ اگر برعکس کیا جائے تو ممکن ہے (۹) جسمانی حالت ۔ لاغروں کو زیادہ گرم اور زیادہ خشک دوائیں نہیں دیجا سکتیں ۔ اور فربہ لوگ اسے برداشت کر سکتے ہیں (۱۰) قوت ۔ زیادہ قوی لوگ زیادہ تیز دوا برداشت کر سکتے ہیں ۔ اور کمزور لوگوں کو ہلکی ہی دوا کافی ہوتی ہے ۔ یہ سب بیان مثال کے طور پر ہے ۔ ورنہ اسکی تفصیل بہت بڑی ہو سکتی ہے ✦ مترجم

ثالثها قانون وقته

سوئم قانون وقت

وهو ان يعرف ان المرض في اى وقت من الاوقات الاربعة

مثلا الورم الحار ان كان في الابتداء يستعمل الرادع فقط

وان كان في الانتهاء المحلل وحده

وفيما بين ذلك يمزج بينهما

(دوا سے علاج کرنے کے تین قوانین میں سے تیسرا "قانونِ وقت" ہے کہ کونسی دوا کو کس وقت استعمال کرنا چاہیئے) اس کی صورت یہ ہے کہ (پہلے) یہ معلوم کریں کہ مرض اپنے چاروں اوقات (ابتدا ۔ تزئید ۔ انتہا اور انحطاط) میں سے کِسوقت میں ہے ۔ مثلاً "گرم ورم" اگر زمانہ ابتدا میں ہو تو فقط وہ دوائیں استعمال کی جاتی ہیں ۔ جو مادہ کو ورم کی طرف سے پھیر دیتی ہیں (جنھیں اصطلاح میں رَادِع کہتے ہیں) اور اگر "گرم ورم" زمانہ انتہا میں ہو تو صرف محلل دوائیں استعمال کیجاتی ہیں ۔ اور ان دونوں زمانوں کے درمیان (یعنی "زمانہ تزئید" میں جبکہ ورم بڑھتا چلا جاتا ہے) ان دونوں قسم کی دواؤں کو ملا کر استعمال کرتے ہیں (یعنی محلل اور

وفی الاختلاط یقتصر علی المحللات الصرفة

رو اور غ دونوں استعمال کرتے ہیں)۔ اور جب "گرم ورم" زمانۂ اختلاط (کی) میں ہوتا ہے تو صرف محلل دوائیں استعمال کی جاتی ہیں +

ومن المعالجات الجید ة المشترکة لاکثر الامراض الفرح

مختلف طریقۂ علاج

عمدہ علاجوں میں سے جو اکثر امراض میں مشترک طور پر مفید ہوتے ہیں (اوّل) فرحت وخوشی ہے۔

ولقاء من یسر به

(دویم) اُن لوگوں کی ملاقات ہے جن (کے دیکھنے) سے مریض کو سرور حاصل ہوتا ہے اور (سویم) اُن لوگوں کا ہر وقت پاس رہنا ہے۔ جن سے مریض کو حیا و شرم آتی ہو۔ اور اُن کی حاضری سے مریض کو اُنس و دلچسپی ہو۔ چنانچہ بعض جان سے جاتے ہوئے عاشق بھی اپنے معشوق کو یکایک دیکھکر تندرست ہو گئے ہیں اگر معشوق کو چھپا کر یکایک دکھلانے میں اکثر خوشی کی موتیں (شادیِ مرگ) بھی ہو چکی ہیں) اور (چہارم) یہی حال عمدہ خوشبوؤں اور اچھے راگ اور گانوں کا ہے۔ اور (پنجم) ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف منتقل ہونا (مثلاً گرم ہوا سے سرد ہوا کا چلنا) اور ایک رہائشی مقام کو چھوڑ کر دوسری رہائش اختیار کرنی۔ اور ایک موسم سے دوسرے

وملازمة من یستحیی منه و یستانس بحضرته حتی ربما برئ المدنف من العشاق برویة معشوقه بعد الخفاء دفعة

وکذلک الارائح اللذیذة والاسماع الطیبة

وربما ینفع الانتقال من هواء الی هواء اخر ومن مسکن الی مسکن اخر ومن فصل الی فصل اخر

وقد ينفع تغيير الهيأة كما ينفع الانتصاب من وجع الظهر والنظر الشزر الى شئ يلوح من الحول

موسم کا آنا (مثلاً سردیوں سے گرمیوں کا آجانا بعض امراض میں) مفید پڑتا ہے (ششم) گاہے کسی خاص ہیئت اور حالت کا بدلنا بھی نفع پہونچاتا ہے۔ مثلاً بیٹھنے کے بعد ایکدم) اُٹھ جانا "درد کمر" کو دور کر دیتا ہے۔ اور کسی روشن چیز کی طرف گہری اور تیز نگاہ سے دیکھنا مرض "حول" (بھینگا پن) میں نفع پہونچاتا ہے +

امراض التركيب وتفرق الاتصال الاولى تاخيرها الى الكلام الجزئى فلنتكلم فى علاج امراض سوء المزاج

"امراضِ ترکیب" اور "امراض تفرق اتصال" (کے علاج وغیرہ) کا بیان "کلام جزئی"، یعنی "معالجات" میں کرنا مناسب ہے۔ "کلیات" کے اِس مقام میں اُنکا بیان مناسب نہیں ہے) اس لئے ہم "سوء مزاج" کے امراض کا علاج بیان کرتے ہیں +

علاج سوء مزاج

وسوء المزاج اما مستحكم

سوء مزاج یا مُستحکم (پائدار) ہوتا ہے یا پیدا ہونے والا ہوتا ہے۔ یا پیدائش کے ابتدائی زمانہ میں ہوتا ہے (یعنی اِسے پیدا ہوئے محض تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہوتا ہے۔ مستحکم اور پائدار ہونے تک نوبت نہ پہونچی ہوئی ہوتی ہے) +

وتدبيره المعالجة بالضد

"سوء مزاج مستحکم" کی تدبیر یہ ہے کہ اُسکا برعکس علاج کیا جائے (یعنی اگر وہ گرم ہے تو سرد دوا دیجائے۔ اور اگر سرد ہے تو گرم دوا دی جائے) "سوء مزاج سرد"

والبارد سهل الزوال فى

ابتدائه وعسر فی انتهائه والحار بالضد	کا زائل ہونا ابتدا میں آسان۔ اور انتہار میں مشکل ہے۔ اور "سوء مزاج گرم" کا حال اِس کے برعکس ہے (یعنی ابتدار میں اُس کا زائل ہونا دشوار ہے۔ اور انتہار میں آسان +

سوء مزاج سرد کا زائل ہونا ابتدار میں آسان اور انتہار میں دشوار کیوں ہے؟ اس لئے کہ ابتدار میں وہ خود بھی کمزور ہوتا ہے۔ اور جبتک بدنی حرارت بھی زیادہ کمزور نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے جب گرم دوا دیجاتی ہے تو بدن کی موجودہ حرارت دوار کی امداد کرتی ہے۔ اور بآسانی سردی گرمی سے بدل جاتی ہے۔ اور آخر میں بدن کی گرمی نہایت کمزور ہوجاتی ہو اور سوء مزاج بھی پائدار اور سخت ہوجاتا ہے۔ اس لئے بمشکل زائل ہوتا ہے۔ "سوء مزاج گرم" اس کے برعکس کیوں ہو؟ اور اسکی کیا وجہ ہے کہ وہ اول میں مشکل زائل ہوتا ہے۔ اور آخر میں بآسانی؟ اسکی وجہ یہ ہو کہ اوّل میں بدن کی حرارت بھی سوء مزاج کی گرمی کی امداد کرتی ہے۔ اسلئے سرد دوا، جو علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔ اسکی سردی کمزور ہوجاتی ہو آخر میں چونکہ سوء مزاج کی گرمی کمزور ہوجاتی ہے۔ کیونکہ حرارت کیوجہ سو رطوبتیں تحلیل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جن کے ساتھ حرارت کا قیام ہو۔ اسلئے وہ آسانی سے زائل ہوجاتی ہے۔ مترجم +

والتجفیف اسھل واقصر مدۃ من الترطیب	کسی عضو میں تری پہونچانے کی نسبت خشکی پیدا کرنا زیادہ آسان ہے۔ اور تھوڑی مدت میں ممکن ہے +
واما فی طریق ان یکون فتدبیرہ التقدم بالحفظ بازالۃ سببہ	پیدا ہونے والے سوء مزاج کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے ہی اُس سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے سبب کو زائل کریں (تاکہ وہ پیدا نہ ہونے پائے) +

فاما في اول الكون فتدبيره بضدها معًا	اور جو سوءِ مزاج کہ پیدائش کے ابتدائی زمانہ میں ہو اُس کی تدبیر ان دونوں (قسموں) کی تدبیر کے ساتھ ہے (یعنی اُس کے برعکس علاج بھی کریں تاکہ موجودہ گرمی یا سردی زائل ہو جائے۔ اور اس کی زیادتی سے بچنے کے لئے اُس کے سبب کو بھی زائل کر دیا تاکہ بڑھنے اور مستحکم نہ ہونے پائے) +
وسوء المزاج ان كان ساذجا كفى فيه التبديل وان كان ماديا استفرغت مادته	سوءِ مزاج اگر سادہ ہو (یعنی اس کے ساتھ کوئی خلط اور مادہ نہ ہو) تو اُس میں فقط مزاج کو بدل دینا ہی کافی ہے۔ اور اگر مادّی ہو۔ تو اُس کے مواد کو خارج کرنا چاہیئے
فان تخلف بعده بدل	اگر مواد خارج کرنے کے بعد بھی سوءِ مزاج باقی رہے۔ تو اُسے بدل دینا چاہیئے (یعنی بقیہ گرمی۔ یا سردی کو زائل کر دینا چاہیئے)+
والاشياء التي تجب مراعاتها في كل استفراغ عشرة	**استفراغ کے اصول** وہ اُمور جن کی رعایت اور جن کا لحاظ ہر ایک "استفراغ" میں ضروری ہے۔ دس ہیں (خواہ استفراغ مسہل کی صورت میں ہو یا قے۔ فصد وغیرہ کی صورت میں +
احدها الامتلاء فالخلاء لا محالة مانع	(۱) امتلاء یعنی بدن کا مواد سے پُر ہونا۔ چنانچہ مواد سے بدن کا خالی ہونا استفراغ سے باز رکھتا ہے +
ثانيها القوة فالضعف مانع الا انه ربما كان ضعف	(۲) قوت۔ چنانچہ بدن میں اگر ناتوانی ہو تو وہ بھی استفراغ سے روکتی ہے۔

قوة الحركة اسهل كثيرا من ترك الاستفراغ فيستعمل ثم يقوى القوة

ان گا ہے ایسا ہوتا ہے کہ چلنے پھرنے کی کمزوری اور حرکت کی ناتوانی کا اختیار کرنا ان خرابیوں کے مقابلہ میں آسان اور سہل ہوتا ہے۔ جو استفراغ نہ کرنے سے پیدا ہو سکتی ہیں (یعنی استفراغ سے اگر فقط ناتوانی کا خوف ہوتا ہے۔ اور استفراغ نہ کرنے سے دیگر سخت امراض کا ڈر ہوتا ہے) تو ایسی صورت میں استفراغ نہ روکنا چاہیئے بلکہ استفراغ کر دینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد ناتوانی زائل کر دینی چاہیئے +

ثالثها المزاج فافراط الحرارة واليبس او البرودة وقلة الدم مانع +

(۳) مزاج۔ چنانچہ اگر سخت گرمی و خشکی یا سخت سردی اور خون کی کمی ہو تو استفراغ کرنا ناجائز ہے +

رابعها السحنة فافراط القضافة والتخلخل وافراط السمن مانع +

(۴) جسمانی حالت۔ چنانچہ اگر سخت لاغری ہو۔ بدن نہایت متخلخل (پولا اور مسامدار) ہو۔ یا نہایت فربہ ہو تو بھی استفراغ کرنا منع ہے +

خامسها الاعراض اللازمة فالاستعداد للذرب وقروح الامعاء مانع

(۵) اعراض لازمہ۔ یعنی وہ امور جو استفراغ سے پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ دست جاری ہو جانے کا استعداد اور آنتوں کے زخم استفراغ سے (یعنی مسہل سے) مانع ہیں (کیونکہ مسہل سے زیادہ دست جاری ہو جانے کا اور زخموں کے بڑھ جانے کا خوف ہوتا ہے) +

سادسها السن فالهرم والطفولية مانع

(۶) عمر۔ چنانچہ بڑھاپا اور بچپن استفراغ سے مانع ہیں (اسی وجہ سے ان عمروں میں نہ فصد کرتے ہیں اور نہ مسہل دیتے ہیں) +

سابعها الوقت فالقائظ

(۷) وقت۔ چنانچہ سخت گرمی اور سخت سردی کا

وشدید البرد مانع

زمانہ استفراغ سے مانع ہے (اسی وجہ سے سخت گرمیوں اور سخت سردیوں میں مسہل نہیں دیتے ہیں) +

ثامنہا البلد فالحار والبارد المفرطان مانع

(۸) ملک اور شہر :- چنانچہ سخت گرم اور سخت سرد ممالک اور شہر استفراغ سے مانع ہیں +

تاسعہا الصناعة فشدید التحلیل کالقیم بالحمام مانع

(۹) پیشہ :- چنانچہ وہ پیشے جن سے مواد خوب تحلیل ہوتے ہیں۔ مثلاً حمام کے خدمتگار (یا حمام میں کھڑے رہنے والے ملازم) استفراغ سے مانع ہیں (کیونکہ اُنکے مواد اپنے پیشے اور کام ہی کی وجہ سے نکلتے رہتے ہیں) +

عاشرها العادة فمن لم یعتد الاستفراغ لا یجسر علی استفراغہ بدواء قوی

(۱۰) عادت :- چنانچہ جن لوگوں کو استفراغ کی عادت نہ ہو۔ انھیں سخت اور تیز دواء سے استفراغ نہ کرنا چاہیئے (اِسی وجہ سے اُن لوگوں میں تیز دواء کا مسہل نہیں دیتے ہیں جنھوں نے کبھی مسہل نہ لیا ہو۔ علیٰ ہذا جن کو عادت نہ ہو اُنھیں سخت دواء سے قے بھی نہیں کرائی جاتی ہے) +

مقاصد استفراغ

وینبغی ان یقصد فی کل استفراغ خمسة امور

مناسب ہے کہ ہر ایک استفراغ میں مندرجہ ذیل پانچ اُمور کا ارادہ کریں +

احدها اخراج ما یوذی البدن بکمیتہ او بکیفیتہ

اوّل :- اُسی مادہ کو خارج کریں جو اپنی کمیّت (مقدار) یا اپنی کیفیت سے ایذا و تکلیف پہونچاتا ہو +

وثانیہا ان یکون ذلک بقدر

دویم :- استفراغ اور مواد کا اخراج

بقدار برداشت ہو (اتنا نہ ہو کہ نہایت ضعف ونقاہت لاحق ہوجائے) اور اگر اخلاط و مواد استفراغ کی وجہ سے بکثرت خارج ہوں۔ تو اُس سے ہرگز ڈرنا نہ چاہیے۔ بلکہ جب تک خارج ہونے کے قابل (یعنی ردی) مواد نکلتے رہیں۔ اور مریض میں اُس کی برداشت ہو (نہایت کمزور نہ ہوگیا ہو) تو مواد کے بکثرت خارج ہونے سے خوف نہ کھانا چاہیے ؛	محتمل ولا تهولنك كثرة مايخرج من الاخلاط بل مادام الاستفراغ مما ينبغى ان يستفرغ والمريض محتمل له فلا تخف من افراطه
اگر تونے "صفرار کا مسہل" دیا (یعنی صفرار کی خارج کرنے والی مسہل دوا کھلائی) جس سے آخر میں (یعنی صفرا، خارج ہونے کے بعد) "بلغم" خارج ہونے لگا تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسہل صفرار کا عمل اور اثر پورا ہوگیا ہے۔ (اور اب بدن میں صفرار نہیں رہا ہی اسی وجہ سے صفرار کے دستوں کے بعد بلغم نکلنے لگا ہے) اِسی طرح اُس وقت بھی سمجھنا چاہیے۔ جبکہ بلغم کے بعد "سودا" خارج ہونے لگے۔ بلکہ سودار کا خارج ہونا تنقیہ صفرار کی بڑی علامت ہے۔ لیکن اگر خون خارج ہونے لگے۔ تو وہ خطرہ کی بات ہے (اور اس وقت دستوں کو فوراً روک دینا چاہیے) ؛	واذا سقيت مسهلا للصفراء فانتهى الى البلغم فقد بالغ فكيف الى السوداء
	واما الدم فامره خطير

بات یہ ہے کہ صفرار کی خارج کرنے والی دوا جب دیجاتی ہے۔ تو پہلے صفرار کے دست آتے ہیں۔ اور جب بدن میں صفرار نہیں رہتا ہے

تو دوسرے مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ صفراء کے بعد بلغم نکلنے لگتا ہے۔ اور جب بدن میں بلغم بھی نہیں رہتا ہے۔ تو سودا خارج ہونے لگتا ہے۔ مگر سودا بلغم کے نکلنے کے بعد خارج ہوتا ہے۔ کیونکہ بلغم سے سودا زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اور جب بدن میں دوسرے مواد بالکل نہیں رہتے ہیں۔ تو بدن سے خون نکلنے لگتا ہے۔ اور خون چونکہ سب سے عزیز اور مفید شے ہے۔ اس لئے اسکا خروج تمام اخلاط اور مواد کے بعد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نکلنا خطرناک ہے + مترجم

والعطش والنعاس عقیب الاسهال او القیئ دلیل علی النقاء

دستوں اور قے کے بعد پیاس کا لگنا اور نیند کا غلبہ ہونا بدن کے صاف ہو جانے کی دلیل ہے +

ثالثها ان یکون ذلك من جهة میل المادة فالغثیان ینقی بالقی والمغص بالاسهال

سویم :- مواد اسی راستہ سے خارج کرنا چاہئے۔ جس طرف مواد مائل ہوں چنانچہ اگر "متلی" ہو (جو اس امر کی علامت ہے کہ مادہ قے کی طرف مائل ہے) تو مواد کو قے ہی کے ذریعہ خارج کرنا چاہئے۔ اور اگر پیٹ میں "مروڑ ہو" (جو اس امر کی علامت ہے کہ مادہ دستوں سے نکلنا چاہتا ہے) تو مواد کو دستوں ہی کے ذریعہ خارج کرنا چاہئے +

رابعها ان یکون مایخرج منه مخرجا طبیعیا

چہارم۔ جس راہ سے مواد خارج کئے جائیں۔ وہ ان کے خارج ہونے کا "طبعی راستہ" ہو (غیر طبعی راستے سے یا اس راستے سے خارج نہ کریں۔ جدھر سے مواد خارج نہ ہو سکیں) اور جس عضو کی طرف مواد منتقل کئے جائیں۔ وہ ادنیٰ اور

والعضو المنقول اليه المادة أخس وشاركالماؤف كالباسليق الايمن لعلل الكبد والايسر لعلل الطحال وصبورا على مايرد عليه

کم درجہ کا ہو (ایسا نہ ہو کہ وہ بیمار عضو کے برابر یا اِس سے زیادہ شریف ہو) نیز[۲] جس عضو کی طرف مواد منتقل کئے جائیں۔ اُسے بیمار عضو کے ساتھ کچھ تعلق ہونا چاہئے (کیونکہ بے تعلق عضو کی طرف مواد کا منتقل ہونا ہی ناممکن ہے) جس طرح امراض جگر کے لئے دائیں "باسلیق" کی رگ اور امراض طحال (تلی) کے لئے بائیں باسلیق کی رگ۔ نیز[۳] وہ عضو صبر کے ساتھ اُن مواد وغیرہ کو برداشت کرنے کے قابل ہو جو اس کی طرف منتقل ہو کر آئیں گے +

باسلیق وہ رگ ہے۔ جو کہنی کے جوڑ کے اندر کیطرف واقع ہے اور کلائی کے نچلے حصہ سے روانہ ہوتی ہے۔ امراض جگر و طحال میں، ان کا مواد خارج کرنیکے لئے باسلیق کی فصد کر کے خون نکالتے ہیں۔ چنانچہ دائیں ہاتھ کی باسلیق کی فصد جگر میں اور بائیں طرف کی طحال میں اَب دیکھو کہ دائیں باسلیق جگر کے مواد خارج ہونیکا طبعی راستہ بھی ہے جس طرح بائیں باسلیق طحال کے لئے۔ اِس لئے جگر میں دائیں طرف ہی فصد کھولنا چاہئے۔ اور طحال میں بائیں طرف۔ اِسکا اُلٹا نکرنا چاہئے نیز[۲] جگر کی نسبت یہ رگ ادنیٰ درجہ کی ہے۔ نیز[۲] اسکو جگر سے تعلق ہے کیونکہ یہ رگ جگر سے متصل ہے۔ جس طرح بائیں باسلیق طحال سے متصل ہے۔ نیز[۳] یہ رگ جگر وغیرہ سے آئے ہوئے مواد کو صبر کیساتھ برداشت کرنے کے قابل بھی ہے۔ کیونکہ یہ رگ کوئی شریف اعضا میں سے نہیں ہے۔ مترجم +

خامسها ان يكون ذلك بعد الانضاج

پنجم:۔ استفراغ اور اخراج مواد (خواہ بصورت قے ہو۔ یا مسہل وغیرہ) منضج

وجوبا فی الامراض المزمنة و أستحبابا فی الحادة الا ان یکون المادة مهیاجة فیکون ضرر ترکها اکثر من ضرر استفراغها غیر نضیجة

دینے (یعنی مادہ پکانے کے) بعد ہونا چاہیے مزمن اور دیرینہ امراض میں پہلے منضج پلانا واجب ولابدی ہے۔ مگر تیز اور حاد امراض میں ضروری نہیں ہے۔ مگر بہتر اور اچھا ہے ہاں اگر مادہ نہایت جوش میں ہو (جیسا کہ اکثر تیز امراض میں ہوا کرتا ہے۔ تو اس صورت میں اتنی مہلت نہیں ہوتی ہے۔ کہ پہلے منضج پلایا جاوے۔ پھر مسہل دیا جائے اس لئے بلا منضج کے مسہل دیدیا جاتا ہے) کیونکہ اس وقت بغیر پکائے اور منضج پلائے مادہ کو خارج کرنے میں (اگرچہ کسی قدر ضرر ہوتا ہے مگر) اتنا ضرر نہیں ہوتا ہے۔ جتنا کہ مواد کو بحالتِ جوش چھوڑ دینے میں ہوتا ہے (اس وجہ سے بغیر منضج پلائے مادہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور منضج سے پکانے کا انتظار نہیں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ مادہ کے جوش سے بہت سے خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے) +

وقد تجذب المادة عن عضو شریف الی اخس منه مخالف لجهة المادة وان لم یستفرغ کما یفعل بالمحاجم

مواد کو جذب کرنا

گاہے مواد کسی شریف عضو سے (جو بیمار ہوتا ہے) کسی ایسے ادنیٰ درجہ کے عضو کی طرف جذب کئے جاتے ہیں۔ جو مواد کی توجہ سے مخالف جانب ہوتا ہے۔ اگرچہ مادہ خارج نہ کیا جائے۔ جیسا کہ "سنگھیوں" سے کیا جاتا ہے

(جن سے مادہ کھنچ بھی آتا ہے۔ مگر باہر خارج نہیں ہوتا ہے) +

مادہ مخالف جانب اِس وجہ سے جذب کیا جاتا ہے تاکہ وہ اُلٹی طرف کو آجائے۔ اور مرض کی طرف نہ جائے۔ ورنہ اور بھی مرض میں شدت ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر دائیں ہاتھ میں ورم ہو۔ تو اُسکا مادہ بائیں طرف سنگھی لگا کر جذب کیا جاتا ہے + مترجم +

والجذب قد یکون الے الخلاف القریب	اور مادہ گاہے قریب کے مخالف عضو کی طرف جذب کیا جاتا ہے (جیسا کہ دائیں ہاتھ کا مادہ اگر بائیں کی طرف جذب کیا جائے جو پاؤں کی نسبت نزدیک ہے)
وقد یکون الی الخلاف البعید	اور گاہے دور کے مخالف کی طرف جذب کیا جاتا ہے (جیسا کہ اگر دائیں ہاتھ کا مادہ پاؤں کی طرف جذب کیا جائے جو بائیں ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ سے دور واقع ہے)
ویشترط فیه ان لایتباعد فی قطرین بل فی لاطول منهما	مگر دور کے مخالف کیطرف جذب کرنے میں یہ شرط ہے کہ کسی ایسے عضو کیطرف جذب کرنا نہیں چاہیے جو لمبائی اور چوڑائی دونوں قطروں کے لحاظ سے دور واقع ہو (شلاً دائیں ہاتھ کا مادہ بائیں پاؤں کی طرف جذب نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ دائیں ہاتھ سے لمبائی اور چوڑائی دونوں لحاظ سے دور واقع ہے) بلکہ ایسے عضو کیطرف جذب کرنا "بہتر" ہے جو دونوں قطروں (طول وعرض) میں سے زیادہ لمبا قطر ہو۔ شلاً اگر دائیں ہاتھ میں ورم پیدا
فاذا ورمت الید الیمنی	

فلا یجذب الی الرجل الیسریٰ بل الی الرجل الیمنیٰ وھو افضل

ہو جائے۔ تو اُس کا مادہ بائیں پاؤں کیطرف نہ جذب کرنا چاہیئے (کیونکہ وہ دائیں ہاتھ سے دو قطروں کے لحاظ سے دور واقع ہے) بلکہ یا دائیں پاؤں کی طرف جذب کرنا چاہیئے اور یہی "بہتر" ہے (کیونکہ دایاں پاؤں بائیں ہاتھ کی نسبت دائیں ہاتھ سے زیادہ لمبا ہے اور زیادہ لمبے قطر کی طرف جذب کرنے کو "بہتر" سمجھا گیا ہے) یا بائیں ہاتھ کی طرف جذب کرنا چاہیئے +

اوالی الید الیسریٰ

وینبغی ان لا یجذب مع امتلاء ولا مع توجہ مادۃ فیندفع الی العضو مایعسر دفعہ منہ الی حیث یجذب عنہ

اور مناسب ہے کہ کسی عضو کی طرف مادہ کو اس حالت میں ہرگز جذب نہ کریں جبکہ بدن مواد سے بھرا ہوا ہو۔ یا اس عضو کی طرف جدھر مواد جذب کئے جا رہے ہیں مواد کی توجہ ہو۔ کیونکہ ان حالتوں میں اگر کسی عضو کی طرف مواد جذب کئے گئے تو اس عضو کی طرف اس قدر مواد جذب ہو کر چلے جائیں گے کہ اس عضو سے ان مواد کا اُس طرف کو پھر دفع کرنا مشکل ہو جائیگا جدھر سے وہ جذب ہو کر آئے ہیں (یعنی پھر لوٹانا اُن کا دشوار ہوگا) +

ولیکن اولا الوجع فانہ جاذب فیتعارض جذبک وجذبہ

جذب کرتے وقت (اگر کہیں درد ہو تو) پہلے درد کو ٹھہرا لینا چاہیئے۔ کیونکہ درد مواد کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس لئے تمھارا جذب اور درد کا جذب دونوں باہم مقابل ہو جائیں گے (درد اپنی طرف مواد جذب

کریگا۔ اور تم اُس کے مخالف جانب جذب کرنا چاہو گے۔ اس لئے کچھ بھی نہ ہوسکیگا +

واذا وجب الفصد والاستفراغ وکانت الاخلاط علی النسبۃ الطبیعیۃ بدئ بالفصد

جبکہ فصد اور استفراغ دونوں ضروری ہوں (یعنی خون کی زیادتی بھی ہو۔ جس سے فصد کرنا ضروری ہوگیا ہو۔ اور دوسرے اخلاط و مواد کی کثرت بھی ہو۔ جس سے مسہل دینا یا قے کرنا ضروری ہوگیا ہو) اور سارے اخلاط کی مقدار "طبعی نسبت" پر ہو (یعنی ایسا نہ ہو کہ ایک خلط کا غلبہ زیادہ۔ اور دوسری خلط کا غلبہ کم۔ بلکہ سارے اخلاط اپنی اپنی طبعی مقداروں کی نسبت پر بڑھ گئے ہوں اور اس وجہ سے فصد اور استفراغ دونوں کی ضرورت یکساں ہو) تو پہلے فصد کھولنی چاہئے (کیونکہ فصد سے خون کے ساتھ سارے اخلاط خارج ہوجاتے ہیں) اس کے بعد اگر کسی خلط کا غلبہ موجود ہو۔ تو اس خلط کا استفراغ کیا جائے۔ (ورنہ ممکن ہے کہ فصد ہی سے خون اور سارے اخلاط خارج ہوکر ٹھیک ہوجائیں) +

فان غلب خلط فاستفرغ

وان لم یکن کذلک استفرغ الغالب اولا ثم فصد ولیکن بینھما مھلۃ

اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی سارے اخلاط کی زیادتی طبعی نسبت پر اور یکساں نہ ہو۔ بلکہ اُن کا غلبہ کم و بیش ہو۔ اور فصد و استفراغ کی ضرورتیں بالکل برابر نہ ہوں) تو پہلے جس خلط کا غلبہ ہو۔ اُسے خارج کرنا چاہئے پھر فصد کھولنی چاہئے۔ لیکن فصد

اور استفراغ کے درمیان کچھ مہلت ہونی چاہیئے (یعنی ایک ہی روز مثلاً فصد و مسہل نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ درمیان میں ایک دو روز مہلت دیکر تاکہ زیادہ ناتوانی نہ پیدا ہو جائے) +

وكثيرا ما اوقع شرب الدواء الواجب فيه الفصد فى حمى واضطراب

اور اکثر اوقات اس صورت میں استفراغ کی دوا کا پلانا (مثلاً مسہل دینا) جبکہ (خون کے غلبہ کی وجہ سے) فصد کرنا ضروری ہو۔ بخار اور بے چینی پیدا کر دیتا ہے (کیونکہ اس دوا سے خون تو خارج ہو نہیں سکتا ہاں اس سے خون اور اخلاط میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے بخار اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے) +

وقد يومر بالاستفراغ لا لزيادة فى الاخلاط بل لرداءة كيفيتها وللاستظهار وللتقدم بالحفظ لمن يعتاده مرض وخصوصا فى الربيع

گاہے استفراغ اور اخراج مواد کا حکم دیا جاتا ہے۔ نہ اس لئے کہ اخلاط کی کثرت و زیادتی ہوتی ہے۔ بلکہ محض اسلئے کہ اخلاط کی کیفیتیں ردی اور فاسد ہوتی ہیں۔ یا "استظہار" کے لئے یعنی کسی پیدا ہونے والے مرض سے بچنے کے لئے یا "تقدم بالحفظ" کے لئے یعنی پہلے سے ان لوگوں میں بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے جنہیں کسی مرض کی عادت ہو۔ ایسا استفراغ علی الخصوص موسم ربیع (بہار) میں کیا جاتا ہے (کیونکہ اسی موسم میں بعض ساکن مادے متحرک ہو کر امراض پیدا کرتے ہیں۔ اسلئے

پہلے ہی سے مسہل دیکر اُسے خارج کر دیتے ہیں +

اِسْتِظْہار اور تَقَدُّم بالحِفْظ :- دونوں کے معنے "کسی مرض سے بچنے" کے ہیں لیکن اِن دونوں میں فرق صرف اِس قدر ہے کہ اگر وہ مرض عادت کے طور پر ہمیشہ پیدا ہوتا ہو۔ تو اُسکے لئے "تقدم بالحفظ" بولتے ہیں اور اگر وہ عادت کے طور پر نہ پیدا ہوتا ہو۔ بلکہ کسی خاص علامت سے اُس کے پیدا ہونے کا خوف ہو گیا ہو۔ تو اُس سے بچنے کو "استظہار" کہتے ہیں + مترجم

وقد يعاف عن الاستفراغ فليتبدل عنه بالصوم والنوم ويتدارك سوء المزاج يوجبه ذلك الامتلاء

بعض لوگوں کو استفراغ سے (مثلاً قے و مسہل سے) نفرت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں (اگر مادہ کی کثرت کی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہو تو) استفراغ کے عوض مریض سے روزے رکھوانے (یعنی فاقے کرانے) چاہئیں۔ اور اسے خوب سُلانا چاہئے (کیونکہ اِن دونوں صورتوں سے مواد تحلیل ہوتے ہیں) اور پھر مواد کی کثرت سے جو سوء مزاج پیدا ہو گیا ہے۔ اُس کا (کسی اور ذریعہ سے) تدارک کرنا چاہئے +

وقد تستفرغ بالمجففات من خارج كالنوم على الرمل للمستسقى

اور گاہے مادہ اِن ذرائع سے خارج کیا جاتا ہے۔ جو باہر سے خشکی پیدا کرتے اور مادہ کو چوستے ہیں۔ جس طرح مریض استسقاء (کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے وہ) بالو پر سُلایا جاتا ہے +

وقد يحتاج فى الاستفراغ الى

گاہے استفراغ اور اخراج مواد میں

ادوية تناسب المستفرغ في كيفيته فتعدل لها بما يوافقها في الاسهال وتعدل كيفيتها كالهليلج الاصفر لتعديل المحمودة عند استفراغ الصفراء

ایسی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے جن کی کیفیتیں اُس خلط کی کیفیت کے مناسب اور یکساں ہوتی ہیں۔ جن کا خارج کرنا مدنظر ہوتا ہے (مثلاً گرم خلط کے لئے گرم ہی دواء کی ضرورت پڑتی ہے) اسلئے اُن دواؤں کی تعدیل ایسی چیزوں سے کرنی چاہیئے۔ اور انکی کیفیتیں کسی ایسی شئی سے توڑنی چاہئیں۔ جو دست لانے میں اِن دواؤں کے موافق بھی ہوں اور اُنکی کیفیتوں کی تعدیل بھی کردیں۔ جیسا کہ "صفرا" کے اخراج کے وقت جبکہ محمودہ یا سقمونیا استعمال کی جاتی ہے (جو کہ صفراء کے مانند گرم ہے) تو اس کی تعدیل "زرد ہڑ" ملا کر کی جاتی ہے (جو صفراء کو بھی خارج کرتی ہے۔ اور سرد ہونے کی وجہ سے سقمونیا کی گرمی بھی زائل کردیتی ہے) +

وقد ينقلب المسهل مقيئا اما لضعف المعدة او لكون المستفرغ ذا تخمة او ليبوسة الثفل او لكراهية الدواء

گاہے دستوں کی دواء سے "قے" آنے لگتی ہے جس کی وجہ یا[1] یہ ہوتی ہے کہ معدہ کمزور ہوتا ہے۔ یا[2] یہ وجہ ہوتی ہے کہ مسہل لینے والا مریض مرض "تخمہ" (بدہضمی) میں مبتلا ہوتا ہے (جس میں پہلے ہی سے قے آتی رہتی ہے) یا[3] یہ وجہ ہوتی ہے کہ پائخانہ خشک (اور قبض) ہوتا ہے۔ یا[4] یہ دواء مکروہ اور بُری ہوتی ہے (جس کی نفرت سے قے آجاتی ہے)

وقد ینقلب المقیئ مسهلا اما لشدۃ جوع او لکون المقئ ذربا او غیر معتاد للقئ	اور گا ہے قے کی دوا سے دست آنے لگتے ہیں جس کی وجہ یا یہ ہوتی ہے ۔ مریض کو سخت بھوک ہوتی ہے۔ یا قے کرنے والا مریض (پہلے ہی سے) دستوں کے مرض میں مُبتلا ہوتا ہے ۔ یا وہ قے کا عادی نہیں ہوتا ہے ۔
والشاب الیق بالقئ لصفراویتہ المطیعۃ للقئ بخلاف السوداء واما البلغم فبین بین	صفرا جو سودا ، وغیرہ کی نسبت قے کی راہ بآسانی خارج ہونے کے قابل ہے (کیونکہ صفرا سب اخلاط میں ہلکا ہوتا ہے۔ اور اُس کا میلان اوپر کیطرف زیادہ ہوتا ہے) اِس قے کے لئے جوان لوگ زیادہ لایق اور مناسب ہیں (کیونکہ ان میں علی العموم صفرا ہی کی کثرت ہوتی ہے) برخلاف ازیں "سودا" (قے کے راہ بآسانی خارج ہونے کے لائق نہیں ہے ۔کیونکہ یہ سب اخلاط میں بوجھل اور سب سے نیچے ہوتا ہے) اور "بلغم" اس بارے میں یعنی قے کی راہ خارج ہونے میں صفرا اور سودا ، دونوں کے درمیان ہے ۔

مسہل دوا سے جو دست آتے ہیں ۔ اِس میں تین مختلف مذہب ہیں (۱) "صحیح مذہب" یہ ہے کہ دوا ، اپنی خاصیت اور اپنی کشش سے کسی خاص خلط کو جذب کرتی ہے ۔خواہ وہ خلط گاڑھی ہو یا پتلی ۔
(۲) دوسرا مذہب یہ ہے کہ مسہل دوا ، میں کسی خاص خلط کو جذب

کرنے کی خاصیت اور کشش نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ ہر ایک مسہل دوا، پہلے رقیق اخلاط کو خارج کرتی ہے۔ اس کے بعد غلیظ کو۔ اُس کے بعد اُس سے غلیظ کو (۳) "جالینوس" کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک مسہل دوا، اُسی خلط کو جذب کرتی ہے۔ جس سے اس کی مشابہت ہوتی ہے۔ یعنی اپنے مشابہ اور اپنے ہم جنس خلط کو ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب کرتی ہے۔ چنانچہ ذیل میں مصنف کے کلام پر غور کرو + مترجم +

والدواء لیسهل بقوة جاذبة لما یختص بها

مسہل دوا اپنی قوت جاذبہ سے دست لاتی ہے۔ جو فقط اسی خلط کو جذب کرتی ہے۔ جس کے ساتھ اُسے خصوصیت ہوتی ہے (چنانچہ بعض مسہل دواؤں کو بلغم سے اور بعض کو سوداء سے اور بعض کو صفراء سے خصوصیت ہوتی ہے۔ اور فقط انھیں اخلاط کو جذب کر کے خارج کرتی ہیں۔ مثلاً سقمونیا صفراء کو، افتیمون سوداء کو اور تربد بلغم کو دستوں کی راہ خارج کرتا ہے۔ اِس وجہ سے ہر ایک خلط کے علیحدہ علیحدہ مسہل معین ہیں)

لا لانه یجذب الارق اولا

دستوں کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ وہ مسہل دوا "پہلے زیادہ رقیق خلط کو جذب کرتی ہے"۔ (اس کے بعد اِس سے غلیظ کو + کیونکہ ایسا اگر ہو تو ہر ایک خلط کا کوئی علیحدہ مسہل نہو۔ بلکہ جو مسہل دوا بھی کھلائی جائے۔ اُس سے سارے اخلاط خارج ہوں۔ سب سے پہلے

رقیق اخلاط مثلاً صفراء اُس کے بعد غلیظ مثلاً بلغم اور اُس کے بعد اُس سے غلیظ مثلاً سودا خارج ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات صفرا اور بلغم سے پہلے" سودا" جو کہ نہایت غلیظ ہے۔ خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ افتیموں سے ہوتا ہے) اور نہ دست آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ" وہ مسہل دوا رمواد کو اپنے مشابہ اور ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب کرتی ہے"(جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے مثلاً اگر سقمونیا صفرار کو جذب کرتی ہی تو اس کی وجہ جالینوس کے نزدیک یہ ہے کہ صفرار اور سقمونیا دونوں ہم جنس ہوتے ہیں۔ اور دونوں کی کیفیتیں اور حالتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ یہ مذہب بھی صحیح نہیں ہے) کیونکہ مشابہ اور ہمجنس ہونے کی وجہ سے اگر مواد جذب ہوں تو چاہئے کہ ایک سونا جو دوسرے سونے سے زیادہ ہونے کی وجہ سے غالب ہو دوسرے سونے کو (جس کی مقدار کم ہو) اپنی طرف کھینچ لے (حالانکہ تجربہ سے یہ بات ثابت نہیں ہے) جالینوس اسی کا قائل ہے اور اس کا یہ گمان ہے کہ "غیر زہریلی مسہل دوا سے جب دست نہیں آتے ہیں تو وہ مشابہ اور ہم جنس

ولا للمشاکلة والا لجذب الذهب ذهبا یغلبه بالکثرة

وجالینوس یقول ذلك و یزعم ان غیر السمی من الادویة اذا لم یسهل ولد الخلط الذی یجذبه

لاجل المشاکلۃ قال ولذلک یکثر الخلط	ہونے کی وجہ سے اِسی خلط کو پیدا کردیتی ہے جسے وہ جذب کیا کرتی ہے۔" اور وہ کہتا ہے کہ دست نہ آنے پر اِسی وجہ سے وہ خلط اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے (غرض صفراء کا مسہل اگر سقمونیا کھلائی جائے اور اِس سے دست نہ آئیں۔ تو چونکہ سقمونیا صفراء سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسلئے صفراء کی پیدا کش ہو جاتی ہے۔ اور بدن میں صفراء اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے) اور
والحق انہ لیس کذلک وان تلک الکثرۃ لتحرک ذلک الخلط وانتشارہ فی البدن واستحالۃ غیرہ الیہ بسبب غلبتہ	صحیح یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یعنی وہ دوار اِس خلط کو پیدا نہیں کرتی ہے اور مواد کی یہ کثرت جو دست نہ آنے کی حالت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مواد اِس دوار کی وجہ سے حرکت میں آجاتے ہیں۔ اور تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں اور دوسرے اخلاط کو اپنے غلبہ (اور جوش) کی وجہ سے اپنے جیسا کر لیتے ہیں (اور دست نہ آنے کی وجہ سے بدن کے اندر ہی رہتے ہیں)
والحمام قبل الدواء معین علیہ وبعدہ بیوم محلل لما بقی ومعہ قاطع لفعلہ	مسہل دوا کھانے سے پہلے حمام کرنا اُس کی امداد کرتا ہے (یعنی مواد باسانی خارج ہوتے ہیں) اور مسہل لینے کے ایک روز بعد حمام کرنا اُن مواد کو تحلیل کر دیتا ہے۔ جو مسہل سے باقی رہ جاتے ہیں۔ اور مسہل کے ساتھ حمام کرنا یعنی

مسہل کے دن حمام کرنا۔ مسہل کے فعل اور عمل کو بند کر دیتا ہے (یعنی دست نہیں آتے ہیں) +

ولاکل یقطع عمل اکثر الادویۃ لاشتغال الطبیعۃ بھضم الغذاء عن الدفع ولاختلاط الدواء بہ فینکسر قوتہ

مسہل لیکر کھانا کھا لینا اکثر مسہل دواؤں کے عمل کو روک دیتا ہے۔ کیونکہ طبیعت غذا کے ہضم کی طرف متوجہ ہوکر مواد کے دفع کرنے سے روگردانی کر لیتی ہے۔ اور اِس لئے کہ مسہل دوا، غذا کے ساتھ مل جاتی ہے۔ جس سے اُس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے +

ومن لم یصبر علی الاستفراغ علی الریق اخذ قبل شرب الدواء شیئا قلیلا مثل ماء الشعیر و ماء الرمان الحلو وامثہ

جو شخص نہار منہ (یعنی بھوکے ہونے کی حالت میں) مسہل نہ لے سکے (اور دن کے آخر وقت تک بھوکا نہ رہ سکے) تو اُسے چاہیئے کہ دوا پینے سے پہلے "ماء الشعیر" (جو کا پانی) اور انار کے پانی کے مانند کوئی شئے پی لیوے +

وان اخذ عقیب استعمال الدواء مثل الرمان او السفرجل فربما اعان بعصرہ

اور اگر مسہل دواء کھانے کے بعد "انار" کے مانند کوئی شئے کھائی جاوے (جس میں آنتوں کو نچوڑنے کی طاقت ہو) تو علی العموم یہ شئے آنتوں کو نچوڑنے اور مواد خارج کرنے کی وجہ سے مفید پڑتی ہے +

والنوم علی الدواء الضعیف یقطعہ او یضعفہ

ہلکی مسہل دوا کھانے پر سو رہنا اس کے عمل کو بند کر دیتا ہے (اسی وجہ سے املتاس وغیرہ کے مسہل کے دن

وعلى القوى يقوى فعله

نہیں سُلاتے ہیں) اور تیز اور قوی مسہل کھانے پر سونا اوس دوا کے عمل کو زیادہ قوی کر دیتا ہے (اسی وجہ سے جلیب ایارج۔ حب شبیار جیسے تیز مسہلوں کو شب کے وقت کھلا کر سُلا دیتے ہیں) اور

وبعد عملها قاطع

مسہل دوا کا عمل ختم ہونے کے بعد (مثلاً دن کے آخر حصے میں) سُلانا اوسکے فعل کو روک دیتا ہے۔ خواہ مسہل قوی ہو۔ یا ضعیف (یعنی مسہل دوا کی وجہ سے اکثر جو دست جاری رہتے ہیں۔ وہ بند ہو جاتے ہیں) +

ومن عاف الدواء فليمضغ الطرخون وابلغ منه جدا فى التخدير ورق العناب و قد يخدر الذوق بالثلج والجمد

جس شخص کو مسہل دوا سے کراہت و نفرت آتی ہو۔ اُسے چاہیئے کہ (وہ) زبان کی حس کند کرنے کے لئے "طرخون"[1] چبائے۔ اور زبان کی حس کو کُند کرنے کے لئے طرخون سے زیادہ مؤثر عناب کے پتے ہیں۔ اور گاہے قوت ذائقہ کو برف سے بے حس کر دیتے ہیں (یعنی زبان پر برف رکھتے ہیں) +

ومن تنفر عن رائحته وخيف عليه ان يحدث به غثيان و قئ لسبب التنفر سد منخريه

اور جس شخص کو مسہل دوا کی بُو سے نفرت آتی ہو۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے نتھنوں کو بند کر لے +

ومن خاف القذف فشد اطرافه وعضديه ويتناول

اور جس شخص کو قے کا خوف ہو۔ تو چاہیئے کہ اوس کے ہاتھ پاؤں اور بازو

[1] طرخون۔ زبان کو بے حس کرنیوالی ایک بوٹی ہے جو ایران و شیراز میں زیادہ مشہور ہے۔ مترجم +

بعدہ قابضا مقویا للمعدۃ کالرمان والریباس والتفاح والسفرجل والنعناع	کس کر باندھ دیئے جائیں۔ اور دوا مسہل کھانے کے بعد کوئی ایسی شئے وہ کھالیوے جو قابض اور معدہ کو قوت بخشنے والی ہو۔ مثلاً انار۔ ریباس[1]۔ سیب۔ بہی اور نعناع (قسم پودینہ) +
والماء الحار یشرب منہ قدر لیذیب الحب ومایشبہہ	اور گرم پانی گولی وغیرہ کھاکر اسقدر پینا چاہیئے کہ گولی وغیرہ پگھل جائے (یعنی گولی کھاکر تھوڑا سا گرم پانی پینا چاہیئے) +
واما عند قطع عمل الدواء فقدر امایخرجہ	اور جب مسہل دوا کا عمل ختم کرنیکا وقت ہو تو گرم پانی اس قدر پینا چاہیئے کہ وہ دوا (پانی سے بہ کر) خارج ہو جائے
ومن وجد مغصا فلیتجرع ماء حار اولیتمش خطوات	اور جس شخص کے پیٹ میں مروڑ ہو۔ اُسے چاہیئے کہ گرم پانی گھونٹ گھونٹ پیوے اور چند قدم ٹہلے +
وعند قطع الدواء یشرب المرور بزر قطونا بشراب التفاح اوبماء بارد وسکر او بماء ورد والمعتدل المزاج یستعمل ذلک مع بزر ریحان والمبرود قد یقتصر علیہ دون بزر قطونا	اور جب مسہل دوا کا عمل ختم ہو چکے (اور دست آ چکیں) تو (نسخۂ تبرید یعنی ٹھنڈائی پلائیں۔ جو مختلف مزاجوں کے لئے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ) گرم مزاجوں کو شربت سیب کے ساتھ۔ یا پانی اور شکر کے ساتھ یا گلاب کے ساتھ اسپغول کھلائیں۔ اور معتدل مزاجوں کو اسپغول کے ساتھ تخم ریحان (نازبو یا تلسی) کھلائیں اور سرد مزاجوں کو گاہے صرف تخم ریحان کھلاتے ہیں اور اسپغول نہیں دیتے (کیونکہ

[1] ریباس ایک قسم کی ترش بوٹی ہے + مترجم

تخم ریحاں گرم اور اسپغول سرد ہے) +

مُسہل کے بعد ٹھنڈائی کا نسخہ" جس میں لعاب دار چیزیں ہوتی ہیں اِس لئے دیتے ہیں۔ کہ اِس سے آنتوں کا خراش دور ہوتا ہی۔ اور وہ طبعی حالت کی طرح اس سے لیسدار اور چکنی ہوجاتی ہیں نیز انکی عارضی گرمی دُور ہوجاتی ہے۔ اور مزاج درست ہوجاتا ہے بترجم

ولیکن الغذاء بعد الاسہال والقئ شیئا لذیذا جیدالجوھر کالفروج وینقص الاکل فان الاعضاء لخلوھا تجذب الغذاء بقوۃ فان عاونتھا المعدۃ المتقلۃ المالیۃ غذاء بالدفع حدثت السدد وصعب الامر

مسہل اور قے کرانے کے بعد کوئی لذیذ اور عمدہ غذا کھلانی چاہیئے۔ جس سے اچھے اخلاط پیدا ہوں۔ جیسے چوزے اور غذا تھوڑی مقدار میں دینی چاہیئے کیونکہ مسہل اور قے کے بعد تمام اعضار خالی اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ غذا کو قوت اور زور سے جذب کرتے ہیں ایسی حالت میں (اگر غذار کی کثرت کیجائے اور اس سے معدہ پر بوجھ پیدا ہو۔ تو) بوجھل اور ثقیل معدہ بھی غذار کو اعضار کیطرف دفع کر کے انکی امداد کریگا۔ جس سے رگیں بند ہوجائیں گی۔ جو نہایت دشوار اور خطرناک حالت ہے +

ومن شرب الدواء ولم یسھلہ وامکن التسکین فعل والاحرک بالکل القوابض اوبالحقن اللینۃ اوبالفتل المسھلۃ واما جمع المسھلین فی یوم واحد فخطر

اگر کوئی شخص مسہل دوا کھائے۔ اور اُسے دست نہ آئیں تو اس کی دو صورتیں ہیں) اگر تسکین دینی ممکن ہو تو تسکین دیجائے (یعنی اگر مریض کو بے چینی۔ پیاس۔ مروڑ جگر اور دوسری بری علامتیں نہ پیدا ہوئی ہوں۔ تو تسکین دے دینی چاہیئے۔ اور دست اگر نہیں آئے ہیں تو کچھ پرواہ نہ کرنی

	چاہیئے) اور اگر تسکین دینی ممکن نہ ہو (یعنی بُری علامتیں پیدا ہو گئی ہوں) تو قابض دوائیں کھلا کر (جو آنتوں کو نچوڑ کر دست لاتی ہیں) تحریک دینی چاہیئے (یعنی دست لانے چاہئیں) یا ہلکے حقنے (پچکاری) یا دست لانے والے فتیلے (بتیاں) استعمال کرنے چاہئیں (تاکہ دست آ جائیں اور مواد خارج ہو کر بری علامتیں دور ہو جائیں) مگر ایک ہی دن دو مسہلوں کا پلانا خطرناک ہے (یعنی اگر دست نہ آئیں۔ تو ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ ایک اور مسہل پلا دیں بلکہ مذکورہ بالا تدبیروں سے کام لینا چاہیئے)+
وربما احتیج الی الفصد ان حصلت اعراض منکرة ومالت المواد الی عضو رئیس	اور جب مسہل کھانے پر دست نہیں آتے ہیں۔ اور نہایت بُرے اعراض (علامات) پیدا ہو جاتے ہیں اور کسی عضو رئیس کی طرف مواد کی توجہ ہو جاتی ہے تو گاہے ایسی صورت میں فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (تاکہ جلد مواد خارج ہو جائیں۔ اور رئیس عضو پر نہ گریں)+
ومن افرط علیه الدواء فلیشد اطرافه ویسقی القوابض ویضمد بها بطنه ویعرق ویطیب مسکنه بالطیب البارد	اور جس شخص پر مسہل دوا کا اثر زیادہ ہو جائے (یعنی دست بکثرت آنے لگیں) تو چاہیئے کہ اوس کے ہاتھ پاؤں کس کر باندھ دیے جائیں۔ اور قابض چیزیں پلائی جائیں۔ اور انھیں قابض چیزوں کا ضماد پیٹ پر لگانا چاہیئے۔ اور اس شخص کو

القئ واعلم ان القئ ینقے المعدة و یقویها ویجلو البصر ویزیل ثقل الرأس وینفع قروح الکلی والمثانة والامراض المزمنة کالجذام والاستسقاء والفالج والرعشة وینفع الیرقان وینبغی ان یستعمله الصحیح فے الشهر مرتین متوالیتین من غیر حفظ دور لیتدارک الثانی ما قصر الاول وینقی فضلا ینصب بسببه الی المعدة

پسینہ لانا چاہیئے۔ اور اس کے رہائشی مقام کو سرد خوشبوؤں سے خوشبودار کرنا چاہیئے (مثلاً کافور۔ صندل وغیرہ سے)+

قے

واضح ہو کہ "قے" معدہ کو صاف اور قوی کرتی۔ بینائی کو تیز کرتی۔ سر کا بوجھ زائل کرتی۔ گردے اور مثانہ کے زخموں میں۔ مزمن اور دیرپا امراض مثلاً جذام۔ استسقاء۔ فالج اور رعشہ میں فائدہ بخشتی۔ اور یرقان دور کرتی ہے+ مناسب ہے کہ ہر ایک تندرست آدمی مہینہ میں آگے پیچھے دو بار "قے" کرے۔ تاکہ دوسری قے سے پہلی قے کی کمی کا تدارک ہو جائے (یعنی پہلی قے سے جو مواد نہیں نکل سکے ہیں۔ وہ دوسری قے سے خارج ہو جائیں) اور تاکہ وہ فضلات صاف ہو جائیں جو پہلی قے سے معدہ میں گرتے ہیں۔ مگر قے کی دورہ اور انکے دن معین نکریں کبھی مہینے کے اول ہی کریں تو کبھی آخر میں، دورے معین کر لینے میں یہ وقت ہوتی ہے کہ اگر خاص دورے کے دن قے نہ کی جائے۔ تو تکلیف پہونچتی ہے) +

والاکثار من القئ یضر المعدة ویجعلها قابلة للفضول ویضر الاسنان وخصوصا الحامض وکذلک یضر البصر والسمع وربما حصل غ عرقا

قے کی کثرت معدہ کے لئے مضر ہے اور اُسے مواد اور فضلات قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔ دانتوں کے لئے بھی مضر ہے۔ علی الخصوص ترش قے زیادہ مضر ہے۔ علیٰ ہذا بینائی اور

سماعت کے لئے بھی مضر ہے اور کاہے اس سے کوئی رگ پھٹ جاتی ہے +

ویجب ان یجتنبه من به ورم فی الحلق او ضعف فی الصدر او هو دقیق الرقبة او مستعد لنفث الدم او عسر الاجابة

قے سے پرہیز اوس شخص کو کرنا چاہئے جس کے حلق میں ورم ہو۔ یا جسکا سینہ کمزور ہو۔ یا جس کی گردن پتلی ہو۔ یا جو شخص مرض ”نفث الدم“ کے لئے (جس میں منہ سے خون آتا ہے) آمادہ ہو یا جسے مشکل سے قے آتی ہو +

ومن الناس من یحب ان یمتلی طعاما لنهمه ثم یتقیا وذلك یعجل هرمه ویوقعه فی امراض ردیة ویجعل القیئ له عادة

بعض لوگ کھانیکی حرص اور لالچ کی وجہ سے اپنا معدہ کھانے سے بھر لیتے ہیں۔ پھر اوسکو قے کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بڑھاپا جلد آتا ہے۔ اور بُرے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور قے اونکی ”عادت“ ہوجاتی ہے +

والاسهال والقیئ مع النقاء او یبوسة الثفل او ضعف الاحشاء او هزال المراق صعب خطر

”اسہال اور قے“ بدن کے صاف ہونے کی حالت میں۔ یا پائخانہ کے خشک ہونے کی (قبض کی) حالت میں۔ یا احشار (یعنی شکم کے اعضار) کی کمزوری کیحالت میں۔ یا پردۂ مراق کے لاغر ہونے کی حالت میں سخت خطرناک امر ہے (مراق شکم کا ایک پردہ ہے۔ بعض شکم کی جلد کو اور بعض شکم کے عضلات کو مراق کہتے ہیں) +

وقت القیئ هو الصیف والربیع دون الشتاء والخریف

”قے کرنے کا زمانہ“ موسم سرما اور موسم خریف نہیں ہے (جو کہ گرمیوں کے بعد اور سردیوں سے پہلے آتا ہے) بلکہ

اس کا زمانہ موسم گرما اور موسم ربیع (یا موسم بہار) ہے +

والاسهال فی الصیف یجلب الحمی ویعسر لتعارض جذب الدواء وجذب الحر

گرما کے موسم میں مسہل لینا بخار پیدا کرتا ہے۔ اور دستوں کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ دوا کی کشش اور گرمی کی کشش میں باہمی مقابلہ ہوتا ہے (دوا اگر مواد کو اندر کی طرف کھینچتی ہے۔ تو موسم کی گرمی باہر کی طرف۔ اس لئے دستوں کا آنا اور مواد کا خارج ہونا دشوار ہو جاتا ہے)

وفی الشتاء اعسر لجمود الخلط

اور موسم سرما میں دستوں کا آنا اور مواد کا خارج ہونا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔ کیونکہ اس موسم میں (سردی کی وجہ سے) مواد جمے ہوئے ہوتے ہیں +

والربیع یتلوه الصیف المحلل فلا یستعمل فیه الا ما لطف و اما الخریف فهو الوقت

اور موسم ربیع (بہار) کے بعد چونکہ گرما کا موسم آتا ہے۔ جو کہ مواد کو تحلیل کر دیتا ہے۔ اس لئے اس موسم میں سوائے ہلکے اور معمولی مسہل کے سخت مسہل کھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہاں البتہ "خریف کا موسم"، مسہل کے لئے (حقیقی اور اصلی) وقت ہے (اسوقت میں بڑے سے بڑا مسہل دے سکتے ہیں) +

ویجب عند القیئ ان یعصب علی العینین ویقمط البطن فاذا فرغ منه فلیغتسل الوجه

قے کے وقت ضروری ہے کہ آنکھوں پر پٹی اور پیٹ پر تقمیط[1] باندھ لیں۔ اور جب قے سے فارغ ہوں تو چہرہ کو سرد

[1] تقمیط کپڑا لپیٹنے کو کہتے ہیں۔ مترجم +

بماء بارد و قلیل خل لیمنع ثقلا یحدث فی الراس ولیشرب مثل شراب التفاح مع قلیل مصطکی و ماء الورد	پانی اور قدرے سرکے سے دھو ڈالیں۔ تاکہ سر میں بوجھ نہ پیدا ہونے پائے (جو کہ مواد چڑھنے سے اکثر ہو سکتا ہے) اور چاہیئے کہ شربت سیب کے مانند کوئی (مقوی معدہ اور مُفرح) شربت قدرے مصطگی اور گلاب کے ساتھ پی لیویں +
والقیٔ یجذب من تحت والاسھال من فوق	"قے" نیچے سے یعنی نچلے اعضاء سے (مثلاً گردے۔ مثانہ۔ اور پاؤں سے) اور "اسہال" (دست) اوپر سے یعنی اوپر کے اعضاء سے (مثلاً دماغ۔ پھیپھڑے وغیرہ سے) مواد کو جذب کرتے ہیں (جو منہ سے یا پاخانہ کے راستے خارج ہوتے ہیں) +

فصد

ذیل میں "فصد کا بیان لکھا جاتا ہے۔ اس لئے پہلے میں فصد کی رگوں کی تعریف بتلانا مناسب سمجھتا ہوں +
باسلیق وہ رگ ہے جو کہنی کے جوڑ کے پاس اندر کی طرف ظاہر ہوتی ہے۔ اور کلائی کے زیرین حصہ کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے یہ بغل سے ہو کر آتی ہے + قیفال وہ رگ ہے جو کہنی کے جوڑ میں باہر کیطرف معلوم ہوتی ہے یہ مونڈھے اور بازو کے بیرونی جانب سے اترتی ہے + رگ حبل الذراع بھی کہنی کے جوڑ ہی کے پاس ظاہر ہوتی ہے۔ اور کلائی کے وسط سے اوپر کیطرف۔ پھر کلائی کے باہر کی طرف روانہ ہوتی ہے۔ یہ در اصل قیفال کی شاخ ہے + اَکحَل وہ رگ ہے۔ جو قیفال کے پاس۔ کلائی کے اگلے حصے کے وسط سے ذرا اوپر ظاہر ہوتی ہے اس کی اکثر شاخیں شکم کے اعضاء سے متصل ہوتی ہیں یہ باسلیق

اور قیفال کی شاخوں سے ملکر بنتی ہے۔ اُسَیلم ہاتھ کی چھوٹی انگلی
اور اس کے پاس کی انگلی کے درمیان جو رگ نظر آتی ہے عِرقُ النّسا
وہ رگ ہے جو ران کے بیرونی جانب سے روانہ ہو کر پاؤں کے ٹخنوں
تک پہنچتی ہے۔ صافن وہ رگ ہے جو پنڈلی کے اندر کیطرف
نظر آتی ہے۔ مترجم

قیفال

باسلیق

حبل الذراع

اکحل

وفصد الباسلیق ینقی تنور
البدن والقیفال و حبل
الذراع للرقبة وما فوقها

رگ باسلیق کی فصد دو تنور بدن"
کو یعنی شکم کے اعضاء کو صاف کرتی ہے
اور "قیفال" اور "حبل الذراع" کی فصد گردن

متن	ترجمہ
والاکحل مشترک والاسیلم الایمن لاوجاع الکبد و الایسر لاوجاع الطحال	اور گردن سے اوپر کے اعضاء کو صاف کرتی ہے۔ اور "اکحل" کی فصد ان دونوں (یعنی تنور بدن اور سر و گردن) کے لئے مشترک ہے۔ دائیں ہاتھ کی "اسیلم" کی فصد جگر کے دردوں میں (مرضوں میں) اور بائیں ہاتھ کی اسیلم کی فصد طحال کے دردوں میں (یعنی طحال کے مرضوں میں) مفید ہوتی ہے۔
وفصد عرق النسا لاوجاع عرق النسا عظیم النفع وللدوالی والنقرس وداء الفیل	اور "عرق النسا" کی فصد درد "عرق النسا" میں نہایت مفید ہے (یہ درد بقول اکثر اطبا اسی رگ "عرق النسا" میں ہوتا ہے جو ران سے شروع ہو کر گٹوں کی طرف روز بروز اترتا جاتا ہے) نیز اس کی فصد مرض دَوالی کے لئے (جس میں پنڈلی کی رگیں پھول کر گرہ دار ہو جاتی ہیں) اور درد نقرس کے لئے (جو پاؤں کے انگوٹھے میں نہایت شدت کے ساتھ ہوتا ہے) اور مرض "فیلپا" کے لئے مفید پڑتی ہے۔
والصافن لادرار الحیض ولمنافع عرق النسا	اور "صافن" کی فصد حیض جاری کرنے کے لئے اور ان فوائد کے لئے نفع بخش ہوتی ہے۔ جو فوائد رگ "عرق النسا" کی فصد سے حاصل ہوتے ہیں +

الحجامة

حجامت یا سنگھیاں کھچوانی

سینڈ یونہر / سنگھیاں

متن	ترجمہ
والحجامة علی الساقین تقارب الفصد وتدر الطمث وتنقی الدم	کھچوانی فصد کے قریب قریب فائدہ مند ہوتی ہیں۔ بند حیض کو جاری کرتی ہیں خون

صاف کرتی ہیں +

سنگھیاں گاہے آگ سے لگائی جاتی ہیں (جنہیں "گلھیہ لٹکانا" بھی کہتے ہیں) اور گاہے آگ کے بغیر صرف منہ سے چوسی جاتی ہیں۔ اور گاہے اسکے ساتھ پچھنے لگائے جاتے ہیں۔ اور گاہے سادہ ہوتی ہیں۔ مترجم+

وعلى القفاء للرمد والبخر والقلاع والصداع خاصة ما كان في مقدم الراس لكنها تورث النسيان واكثر الناس يكرهون الحجامة في مقدم الراس لانها تضعف الحس

گُدی پر سنگھیوں کا کھچوانا آشوب چشم (آنکھ آنا) منہ کی گندگی۔ منہ آنے اور درد سر میں مفید پڑتا ہے۔ علی الخصوص اُس درد سر میں جو سر کے اگلے حصے میں ہو۔ لیکن اس مقام پر سنگھیوں کے لگانے سے مرض نسیان (بھول) پیدا ہو جاتا ہے (اس لئے کہ اس سے دماغ کے پچھلے حصہ پر صدمہ پہونچتا ہے۔ جو ان کے خیال میں "حافظہ" کا مقام ہے) بعض لوگ سر کے اگلے حصہ میں سنگھی لگانے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس سے حس کی قوت (یا حس مشترک) کمزور ہو جاتی ہے +

فوائد الحجامة

وللحجامة فوائد احدها تنقية العضو نفسه وثانيها قلة استفراغها الجوهر الروح وثالثها قلة تعرضها للاعضاء الرئيسة

سنگھیوں کے فائدے

سنگھی کھچوانے کے چند فائدے ہیں اوّل یہ کہ اس سے خاص اس عضو کی صفائی ہوتی ہے (جس پر یہ لگائی جاتی ہے) دوئم اس سے روح کا جوہر کم خارج ہوتا ہے (جیسا کہ فصد سے بکثرت خارج ہوتا ہے) سوئم یہ کہ اعضاء رئیسہ کو اس سے کم صدمہ پہنچتا ہے (جیسا کہ فصد سے زیادہ پہونچتا ہے کیونکہ یہ

الحقنة

والحقنة معالجة فاضلة فی نفض الفضول والجذب من اعلی البدن وفی القولنج ووقتها الابردان

الوصایا

ولنختم هذا الفن بوصیة فی امر المعالجات

ینبغی للمعالج ان لایعود الطبیعة الکسل بان یعالج کل انحراف عن الصحة

ولا ان یجعل شرب المسہل و

محض باریک باریک رگوں سے مواد خارج کرتی ہے۔ جسکا اثر قلب وغیرہ تک ہرگز نہیں پہونچ سکتا) +

حقنہ یا عمل

فضلات اور مواد پھینکنے اور خارج کرنے۔ اور انھیں اوپر سے نیچے کی طرف جذب کرنے میں اور مرض قولنج میں حُقنہ نہایت عمدہ علاج ہے۔ "حقنہ کا وقت" دونوں "سردی کے وقت" (یعنی صبح و شام) ہیں (دوپہر یا شب کو شدید ضرورت کے بغیر حقنہ نہ کرنا چاہیئے) +

علاج کی وصیتیں

ہم اس "فن اول" کو چند وصیتوں پر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جن کا تعلق معالجات سے ہوگا +

(۱) طبیب اور معالج کو چاہئے کہ طبیعت کو سُستی اور کاہلی کا عادی نہ ہونے دے جس کی صورت یہ ہے کہ ذرا ذرا سی صحت بگڑنے پر علاج نہ کرے۔ (بلکہ چھوٹی چھوٹی بیماریوں کا مقابلہ طبیعت ہی کو کرنے دے اور خود بخود اچھا ہونے دے۔ اسی وجہ سے ہلکے بخار اور معمولی کھانسی زکام کا علاج کرانا درست نہیں ہے۔ ہاں اگر خود بخود زائل نہ ہو تو علاج کرنا ضروری ہے) +

(۲) مسہل اور قے کی عادت نہ کرنی

المقي دبل ما

چاہیے +

وحيث امكن التدبير باسهال الوجوه فلا يعدل على اصعبها

(۳) جہاں تک سہل اور آسان طریقوں سے تدبیر و علاج ہو سکے۔ مشکل اور سخت طریقے اختیار نہ کرنے چاہئیں (مثلاً اگر "بدہضمی" صرف غذا میں تغیر و تبدل کرنے سے اور بھوکا رہنے سے درست ہو جائے تو دوا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے)

ويتدرج من الاضعف الى الاقوى اذا المريض الاضعف الا ان يخاف فوت القوة فحينئذ يجب ان يبدأ بالاقوى

(۴) جب کمزور طریقوں اور ضعیف تدبیروں سے کام نہ چلے تو قوی اور سخت طریقوں کی طرف باہستگی بڑھنا چاہیے (دفعۃً سخت تدابیر اور قوی علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ پہلے ہلکی اوس کے بعد اوس سے سخت اور اس کے بعد اوس سے سخت اور اس کے بعد اس سے زیادہ سخت دوا دینی چاہیے) ہاں اگر قوت کے زائل ہونے کا خوف ہو (یعنی یہ خیال ہو کہ اگر سخت طریقے بتدریج اور بآسانی بڑھائے جائیں گے تو زمانہ زیادہ صرف ہوگا۔ اور اتنے عرصہ میں مریض کی قوتیں زائل ہو جائیں گی) تو ایسی حالت میں ضروری ہے کہ ابتدا ہی سے قوی طریقے اور سخت علاج استعمال کئے جائیں +

ولا يقيم في المعالجة على دواء واحد فتالفه الطبيعة

(۵) علاج میں طبیب کو چاہیے کہ ایک ہی دوا پر قائم نہ رہے (یعنی ہمیشہ ایک ہی

ويقل انفعالها عنه

دوا نہ کھلائے) کیونکہ طبیعت اس دوا سے مالوف (عادی) ہو جاتی ہے۔ اور اسکا طبیعت پر اثر کم پڑتا ہے (بلکہ اسی قسم کی اور اسی فائدہ کی دوا بدلتے رہیں) +

ولا يدوم على الغلط

(۶) ہمیشہ غلطی پر قائم نہ رہے (اگرچہ اس سے بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہو

ولا يهرب عن الصواب لتاخر اثرهما

(۷) صحیح طریقے اور درست علاج سے گریز نہ کرے (اگرچہ اس سے بظاہر نقصان معلوم ہو رہا ہو) کیونکہ "غلطی پر قائم رہنے" کا اور "درست علاج کو چھوڑنے کا" (برا) اثر دیر میں ظاہر ہو سکتا ہے +

ولا يجترء على الادوية القوية في الفصول القوية

(۸) سخت موسموں میں (مثلاً سخت گرما میں۔ یا سخت سرما میں) سخت اور تیز دوائیں (خواہ گرم ہوں۔ یا سرد) استعمال کرنے کی جرارت نکرنی چاہئے (ورنہ دوا کی مثلاً گرمی موسم کی گرمی سے ملکر نہایت خطرناک حالت پیدا کر سکتی ہے) +

وحيث امكن التدبير بالاغذية فلا يعدل الى الادوية

(۹) علاج اور تدبیر جہانتک غذاؤں سے ہو سکے۔ دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں +

واذا اشكل عليك المرض احار هوام بارد فلا تجربن بمفرط

(۱۰) جب تم پر یہ امر مشکل اور دشوار ہو جائے کہ آیا مرض گرم ہے یا سرد تو اُس کے تجربہ کرنے (اور اسے معلوم کرنے) کے لئے کوئی زیادہ گرم یا زیادہ سرد دوا، ہرگز استعمال نہ کرو (کیونکہ تجربہ کے لئے

جس قسم کی تمنے گرم۔ یا سرد دوا ء کھلائی ہو ممکن ہے کہ مرض اوسی قسم کا ہو۔ تو ایسی حالت میں مرض کے بڑھ جانے اور نہایت ضرر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے معمولی گرم یا سرد دوا ء سے تجربہ کرنا چاہیے) +

واحذر من تغلیط التاثیر العرضی

(۱۱) کسی شے کے عارضی اثر سے تم غلطی میں نہ پڑ جاؤ۔ بلکہ اُس سے بچو (کیونکہ عارضی اثر کا اعتبار نہیں ہے۔ مثلاً گاہے سرد پانی کے غسل سے بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو تم گرمی پہونچانے کے لئے مریض کو سرد پانی کا غسل ہرگز نہ بتاؤ کیونکہ اسکا اثر عارضی ہے۔ اور اس گرمی کا اعتبار نہیں ہے) +

واذا اجتمعت امراض فابدأ بما یخصہ احدی ثلث خواص

(۱۲) جبکہ چند مرض ایک مریض میں جمع ہو جائیں۔ تو پہلے اس مرض کا علاج کرو جس میں مندرجہ ذیل تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جاتی ہو +

احدہا ان یکون برء الاخر موقوفاً علی برئہ کالورم والقرحۃ فابدأ بازالۃ الورم

(الف) ایک کا اچھا ہونا دوسرے پر موقوف ہو (تو پہلے دوسرے مرض کا علاج کرو جس کے تندرست ہونے سے پہلا بھی تندرست ہو جائیگا) مثلاً ورم اور قرحہ یعنی زخم ہو۔ تو پہلے ورم کا علاج کرنا چاہیے (کیونکہ زخم کا اچھا ہونا ورم کے اچھے ہونے پر موقوف ہے) +

وثانيها ان يكون احدهما سببا للآخر كالسدة والحمى العفنية فابدأ بازالة السبب فان لم يغن بمثل السكنجبين فلا بأس عليك باستعمال المسخنات فنفعها في التبريد اعظم من ضرر تسخينها

(ب) ایک مرض دوسرے مرض کا سبب ہو (تو پہلے سبب کا علاج کرنا چاہیئے) جس طرح سُدّہ (رگوںکا بند ہو جانا) اور حُمّیٰ عَفَنِیَّہ (وہ بخار جو اخلاط کے گندہ ہونے سے پیدا ہوتا ہی) میں پہلے "سدہ" کا علاج کرنا چاہیئے (کیونکہ رگوں کے بند ہونے ہی سے اخلاط گندہ ہو جاتے ہیں اور بخار کا سبب یہی ہوتا ہی) چنانچہ اگر ان دواؤں سے سدہ نہ کھل سکے جو سکنجبین کے مانند ہوں (یعنی ان دواؤں سے رگیں نہ کھل سکیں جو سکنجبین کی طرح کم گرم ہوں اور بخار کے لئے مفید ہوں) تو گرم دواؤں کے استعمال میں کوئی خوف نہیں ہے (اگرچہ ان کی گرمی سے بخار شدید ہو جائے) کیونکہ انکی گرمی سے بالفعل جو ضرر پہونچے گا۔ سُدّہ کھلنے کے بعد اس سے زیادہ فائدہ پہونچے گا۔ اور زیادہ سردی پیدا ہو جائیگی (کیونکہ جب رگیں کھل جائیں گی تو بخار کی گرمی کی شدت بھی دور ہو جائے گی)۔

وثالثها ان يكون احدهما أهمّ من الآخر كالحاد والمزمن فابدأ بالحاد ومع هذا فلا تغفل عن الآخر

(ج) ایک مرض دوسرے مرض سے زیادہ اہم اور قابل توجہ ہو (تو پہلے زیادہ اہم اور قابل توجہ مرض کا علاج کرنا چاہیئے) مثلاً ایک مرض شدید ہو۔ اور دوسرا مرض مزمن (دیرپا) تو پہلے شدید مرض کا

علاج شروع کرنا چاہیئے (کیونکہ یہ زیادہ اہم اور قابل توجہ ہوتا ہے) مگر اس کے ساتھ ہی دوسرے مرض سے غفلت بھی نہ کرنی چاہیئے (بلکہ حتی الامکان اوسکا خیال اور اس کی رعایت بھی کرنی چاہیئے)*

واذا اجتمع مرض وعرض فابدأ بالمرض

(۱۳) جب مرض اور عرض اکٹھے ہو جائیں۔ تو پہلے مرض کا علاج کرنا چاہئے*

عرض اس حالت کو کہتے ہیں۔ جو کسی مرض سے پیدا ہو جاتی ہے جس طرح "درد" مرض قولنج میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح "دردسر" مرض بخار سے ہو جاتا ہے۔ مترجم +

الا ان یکون العرض اقوی کالقولنج فسکن الوجع اولا ثم عالج السدۃ +

ہاں اگر "عرض" اصل مرض سے بھی زیادہ قوی اور سخت ہو (تو مرض کو چھوڑ کر پہلے عرض ہی کا علاج کرنا چاہیئے) جس طرح مرض قولنج میں (بعض دفعہ "درد" نہایت شدید پیدا ہو جاتا ہے) تو پہلے درد ہی کو تسکین دینی چاہیئے۔ اوس کے بعد آنتوں کا "سدہ" کھولنا چاہیئے۔ جو اس مرض میں پیدا ہو جاتا ہے +

تمت

مختصر فہرست
مطبوعات المسیح

افادۂ کبیر ترجمہ و شرح موجز القانون مع طبی لغات و اختلافی مسائل اور کلیات کے مباحث ضروری قیمت ۸/

ترجمہ شرح اسباب (چار حصوں میں) حصہ اول ۲/، حصہ دوم للعہ، حصہ سوم ۲/، حصہ چہارم ۲/۔ مکمل کی قیمت لعہ،

تشریح کبیر تشریح انسانی کی سب سے واضح اور معتبر دری کتاب ہے (دو حصوں میں) حصہ اول باتصویر صہ، بلا تصویر سے، حصہ دوم باتصویر ۶/، بلا تصویر سے، ۔

منافع کبیر علم افعال الاعضاء کی بہترین کتاب ہے قیمت للعہ۔

علم الادویہ حصہ اول علم الادویہ نفیسی کا بہترین ترجمہ۔ قیمت ۲/،

علم الادویہ حصہ دوم ضمیمہ علم الادویہ نفیسی قیمت ۳/

علم الجراحت (باتصویر) جدید فن جراحی کی بے نظیر کتاب۔ قیمت صہ،

حمیات قانون شیخ بوعلی سینا کی مشہور کتاب "القانون" کے سب سے زیادہ ضروری اور اہم حصے کا ترجمہ، قیمت للعہ،

دہلی کا مطب (بیاض کبیر حصہ اول) اطبائے دہلی کے معمولات مطب۔ قیمت ۲/،

دہلی کے مرکبات (بیاض کبیر دوم) دہلی دواخانوں کے معتبر مرکبات قیمت ۲/،

دہلی کی دواسازی (بیاض کبیر سوم) دواسازی کے اصول و قواعد قیمت ۱۲/

لغات اصطلاحات طبیہ یونانی طبی اصطلاحات کا معتبر لغت ہے قیمت سے

لغات الادویہ دواؤں کے عربی، فارسی، سنسکرت وغیرہ ناموں کی توضیح۔ قیمت ۳ ؍

کتاب التشخیص علم التشخیص کی جامع اور بہتر کتاب۔ ۳ ؍

قانون نسل امراض مخصوصہ کے اصول علاج اور مجربات باہ کا بہترین ذخیرہ ۱۲ ؍

ہدیہ ذکور امراض مخصوصہ کا علاج ۳ ؍

آسان نسخے تمام امراض کی آسان نسخی ۲ ؍

کتاب التکلیس علم کشتہ جات کی بنیظر کتاب ۱۲ ؍

عمل اختقان اس میں انجکشن کرنے کے طریقہ اور ادویہ وغیرہ تحریر کیا ۲ ؍

امراض صبیان بچوں کے امراض وعوارض جسمانی کا بیان ہے۔ ۱۲ ؍

علمی جنگ اس میں ڈاکٹروں کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیے گئے ہیں جو وہ طب یونانی پر کیا کرتے ہیں ۶ ؍

تشریح صغیر یہ تشریح کبیر کا خلاصہ ہے ۲ ؍

طبی فرہنگ طبی اصطلاحات کا مختصر لغت ۲ ؍

طبی لغاتچہ یہ مختصر مگر ضروری لغت ہے ۸ ؍

رسالہ مقیاس الحرارت اس میں تھرمامیٹر کے استعمال کا طریقہ درج ہے ۴ ؍

رسالہ مسماع الصدر آلہ سٹیتھسکوپ کے استعمال کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ۶ ؍

رسالہ قارورہ (جدید) قیمت ۸ ؍

رسالہ قارورہ (قدیم) ۸ ؍

رسالہ دیدان امعاء شکم کے کیڑوں کا بیان اور انکا علاج ۴ ؍

رسالہ مدار آک کے افعال وخواص ۵ ؍

رسالہ سوزاک مرض سوزاک کا مفصل بیان اور علاج ہے۔ ۸ ؍

رسالہ آتشک آتشک کا مفصل بیان اور علاج دونوں طبوں کی رو سے لکھا گیا ہے ۶ ؍

رسالہ سل ودق اس میں سل ودق کا مفصل بیان اور علاج ہر دو طبوں کی رو سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۶ ؍

رسالہ ذیابیطس ۶ ؍

رسالہ بواسیر ۶ ؍

رسالہ جدری (چیچک) ۶ ؍

رسالہ طاعون قیمت ۶ ؍

مباحث ضروری ۸ ؍

تشریحی تصاویر خرد اس میں اعضائے مرکبہ کی تقریباً ستر تصاویر ہیں ۱۲ ؍

تشریحی نقشہ رنگین اس میں دیوار پر لٹکانے کے لئے دماغ، حرام مغز، آنکھ، کان اور زبان کی رنگین تصاویر ہیں ۱۲ ؍

ترجمہ علاج الامراض ۶ ؍

ترجمہ میزان الطب ۱۲ ؍

ترجمہ مخازن التعلیم ۶ ؍

ترجمہ قانونچہ مع اصل عربی عبارت ۱۲ ؍

تمام قدیم وجدید قرابادینوں کا بہترین انتخاب

القرابادین

یہ موجودہ زمانہ کی بے نظیر جدید قرابادین ہے، جس کو حال ہی میں دفتر انسیح نے خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرتے ہوئے تمام قدیم وجدید قرابادینوں مثلاً علاج الامراض، قرابادین اعظم واکمل، قرابادین کبیر، قرابادین قادری، قرابادین بقائی، وغیرہ سے بہترین اور معمول مطلب مرکبات کا انتخاب کر کے ترتیب دیا ہے، اور اس میں حتی الامکان ان مرکبات کے اندراج سے احتراز کیا گیا ہے، جن کے اجزا کا حصول آج کل تقریباً محال ہے، اور جن کے ذکر سے کتاب کے وزنی ہونے کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے +

علاوہ ازیں ادویہ کے اوزان کو متعارف اوزان مثلاً تولوں اور ماشوں میں لکھا گیا ہے، تاکہ بوقت ضرورت غیر متعارف اور غیر مروج اوزان مثلاً اوقیہ، مثقال، اور درہم وغیرہ کے معلوم کرنے کی زحمت و پریشانی نہ اٹھانی پڑے +

سب سے بڑی اور زبردست خصوصیت اس قرابادین [illegible]
مرکبات کو حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دینے کے علا[illegible]
بھی خیال رکھا گیا ہے، جو اعضاء کے لحاظ [illegible]
[illegible] ہیں، ان سب کو ایک جگ[illegible]

امام فن شیخ بوعلی سینا کی مشہور و معروف کتاب

القانون کے سب سے زیادہ ادق اور اہم حصے

کلیات قانون

کا

ترجمہ و شرح

حضرات! طبی دنیا میں القانون قانون طب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے نہ صرف ہمارے اطبا روا قف ہیں، بلکہ یہ بے نظیر علمی ذخیرہ یورپ میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے، اور مدت ہائے دراز تک یورپ کی درسگاہوں میں مختلف زبانوں میں ترجمہ ہونے کے بعد سرمایۂ نصاب تعلیم رہا ہے +

اس سے قبل قانون کے سب سے زیادہ ضروری اور اہم حصے حمیات قانون کا ترجمہ دفتر المسیح شائع کر چکا ہے، جو ملک میں خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے، اور طبیہ کالج دہلی نیز دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری طبی مدارس کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ ملک کی بہت بڑی خواہش تھی کہ تمام قانون کا اردو ترجمہ اگر اسی مخصوص طرز بیان سے شائع کیا جائے، تو فن طب کی بہت بڑی خدمت حاصل ہو گی۔ چنانچہ اسی خواہش کی تکمیل جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے اس طرف توجہ فرمائی اور سب سے پہلے کلیات [ترجمہ] مع ضروری شرح کے اپنی مخصوص شان اور مقبول عام طرز

[...]

بھی ہو کہ صفحہ کے ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے،

[...] یہ ظاہر ہو کہ یہ صورت [...]